گلدستۂ شریعت





فیضِ روحانی

شہنشاہ الٰہ آباد قطب الاقطاب فرد الافراد شیخ العالم نائب غوث اعظم

حضور سید منور علی شاہ قادری بغدادی

ثم الٰہ آبادی علیہ الرحمۃ

مؤلف

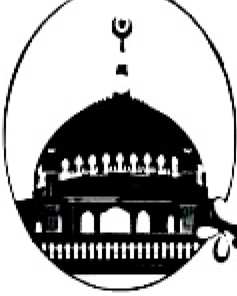
حضرت مولانا محمد خضر الاسلام حبیبی نظامی

استاذ: مدرسہ فیضان اعلیٰ حضرت پورے کشن گیری، شیخ پور پٹی، پرتاپ گڑھ، یوپی

سبحان بک ڈپو

۴۲۲ مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی-۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم





بفیض روحانی

شہنشاہ الہ آباد قطب الاقطاب فرد الافراد شیخ العالم نائب غوث اعظم

حضور سید منور علی شاہ قادری بغدادی

ثم الہ آبادی علیہ الرحمہ

گلدستۂ شریعت

مؤلف

حضرت مولانا محمد خضر الاسلام حبیبی نظامی

استاذ: مدرسہ فیضان اعلیٰ حضرت، پورے کشن گیری، شیخ پور

پوسٹ برہوں پور، تحصیل پٹی، ضلع پرتاپ گڑھ، یوپی، الہند

مقام: دیبر باڑی، پوسٹ سنگھیا، تھانہ: پہاڑ کٹہ، ضلع کشن گنج بہار (الہند)

ناشر

سبحان بک ڈپو

۴۲۲، مٹیا محل، جامع مسجد دہلی-۶

نام کتاب : گلدستۂ شریعت

مؤلف : حضرت مولانا محمد حضرالاسلام حبیبی نظامی غفرلہٗ
استاذ مدرسہ فیضان اعلیٰ حضرت پورے کشن گیری
شیخ پور پٹی، پرتاپ گڑھ، یوپی

نظر ثانی : زینت درسگاہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سفیرالحق رضوی صاحب قبلہ
وپیر طریقت خلیفۂ حضور اسرائیل ملت حضرت علامہ ومولانا الحاج مفتی
محمد نظام الدین قادری صاحب قبلہ

کمپوزنگ : حضرت مولانا وحافظ محمد عظیم الدین حبیبی، بکسروی
رابطہ نمبر:7488913796

طباعت : سبحان بک ڈپو، ۴۲۲ مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۔۶

سال اشاعت: ۱۰ محرم شریف ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۹ جولائی ۲۰۲۳ء

تعداد : ۱۱۰۰

صفحات : ۲۸۰

قیمت : ۲۵۰ روپے

ای میل : hazrulislam70@gmail.com

رابطہ نمبر : 8084729570, 7860932763

انتباہ

اغلاط کی درستگی کا خاص خیال رکھا گیا ہے، باوجود اس کے اگر کوئی خامی نظر آئے تو مطلع فرمائیں۔

ملنے کے پتے:

☆۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رضوی بکڈ پو منصور علی پارک الہ آباد
☆۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نیّر بک سیلر ۵۶ نخاس کہنہ الہ آباد
☆ حافظ جنرل بک اسٹور تین پل ماٹی کنڈا روڈ اسلام پور بنگال
☆ ۔۔۔۔۔چاند بکڈ پو شاہ گنج پولیس چوکی کے بغل سلطان پور
☆۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حجاز بکڈ پو، سیف آباد بازار پڑتاپ گڑھ
☆۔۔۔ ازہری بکڈ پو، پڑتاپ مارکیٹ مدافرپور پڑتاب گڑھ
☆ ۔۔۔دیہر باڑی، پوسٹ سنگھیا، تھانہ پہاڑ کٹھ، ضلع کشن گنج
☆۔۔۔۔۔۔۔ حبیبی پرنٹنگ پریس، جھریا، دھنباد، جھارکھنڈ

برائے طباعت اشاعت

☆ محمد عارف خان بن حکیم خان ☆ صغیر خان بن بشیر خان
☆مقیم خان بن محمد علی خان ☆ عبدالقدوس خان بن طاہر خان
☆ عمر شیخ بن مبین شیخ ☆ زبیر خان بن معین خان مرحوم
☆عتیق خان بن الحاج نسیم خان ☆ سونو خان بن بقریدن خان
☆ صدام خان بن تعریف خان ☆ آصف خان بن تحمل خان
☆ ماسٹر اسرار خان دیوئیں

صفحہ نمبر	فہرست مضامین گلدستۂ شریعت	نمبر شمار

☆ تراویح کا بیان

نمبر شمار	فہرست مضامین گلدستۂ شریعت	صفحہ نمبر
118	تہجد اور تراویح میں فرق کیا ہے؟	102
119	تراویح میں قرآن مجید ختم کرنے کا کیا حکم ہے؟	103
120	تراویح کا شرعی لحاظ سے کیا حکم ہے؟	103
121	کیا تراویح صرف مردوں کے لیے سنت مؤکدہ ہے یا عورتوں کے لئے بھی یہی حکم ہے؟	103
122	تراویح کی ادائیگی کا درست طریقہ کیا ہے؟	104
123	کیا تراویح کی جماعت واجب ہے؟	104
	☆ جمعہ کا بیان	
124	ممبر کی کس سیڑھی پر خطبہ دینا افضل ہے؟	105
125	جمعہ کے خطبہ کے وقت خطبہ اولیٰ میں لوگ ہاتھ باندھ لیتے ہیں اور خطبہ ثانی میں ہاتھ چھوڑ دیتے ہیں کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟	105
126	امام خطبہ پڑھتا ہو اس وقت نماز یا وظیفہ پڑھنا کیسا ہے؟	106
	☆ عیدین کا بیان	
127	نماز جمعہ اور عیدین کی نماز میں کیا فرق ہے؟	107
128	عید کے دن کون سے امور بجالانا مسنون اور مستحب ہے؟	107
129	عیدین کی نماز کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟	108
130	نماز عید کا طریقہ کیا ہے؟	109
131	اگر امام زائد تکبیرات بھول جائے تو کیا حکم ہے؟	110
132	اگر امام مکمل چھ زائد تکبیرات بھول جائے یا غیر محل میں تکبیرات کہے تو کیا ان صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہوگا؟	110
133	کیا نماز عید مسجد میں ادا کی جاسکتی ہے؟	110

☆ صدقہ فطر کا بیان

نمبر شمار	فہرست مضامین گلدستۂ شریعت	صفحہ نمبر
186	مدارس میں اگر زیادہ مال جمع ہوئے اور وہ نصاب کو پہنچ جائے تو کیا اس پر بھی زکاۃ ہے؟	136
187	زمین کی کن کن پیداوار پر عشر ہے؟	136
188	کن چیزوں پر زکاۃ نہیں؟	137
189	کیا زکاۃ اور ٹیکس میں فرق ہے یا ٹیکس دینے سے زکاۃ ادا ہو جائے گی؟	138

☆ روزہ کا بیان

نمبر شمار	فہرست مضامین گلدستۂ شریعت	صفحہ نمبر
228	نکاح کے وقت دولہا اور دلہن کو کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت پڑھنا ضروری ہے یا نہیں؟------------------	162
229	بچوں کو کتنی مدت تک دودھ پلایا جائے ؟--------------	163
230	کیا تجدید نکاح کے لیے گواہوں کا ہونا ضروری ہے؟------	164
	☆ طلاق کا بیان	
231	ایک شادی شدہ آدمی کو طلاق کے مسائل سیکھنا ضروری ہے یا نہیں؟	165
232	کیا بلا وجہ عورت کو طلاق دینا جائز ہے؟--------------	165
233	عورت کو کن حالات میں طلاق دینا گناہ نہیں؟------------	166
234	کیا طلاق کے علاوہ بھی کوئی صورت ہے جس سے عورت نکاح سے نکل جاتی ہے ؟---------------------	166
235	نشے والے کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟-------------	167
236	نیند کی حالت میں طلاق دے دی تو طلاق واقع ہوجائے گی یا نہیں؟	168
237	کیا عورت بذات خود کورٹ سے طلاق لے سکتی ہے؟	168
238	طلاق کسے کہتے ہیں اوران کی کتنی قسمیں ہیں؟----------	169
239	اگر دوستوں سے یا بیوی سے مذاق کرتے ہوئے بیوی کو طلاق دیدی تو ہوجائے گی یا نہیں؟------------------	170
240	طلاق دینے کا بہتر اور سنت طریقہ کیا ہے؟--------------	170
241	رجعت کا سنت طریقہ کیا ہے؟------------------	173
242	حلالہ کی صورت کیا ہے؟---------------------	173
	☆ عدت کا بیان	
243	کیا عدت کے اندر بھی نکاح ہوسکتا ہے؟--------------	174

نمبر شمار	فہرست مضامین گلدستۂ شریعت	صفحہ نمبر

نمبر شمار	فہرست مضامین گلدستۂ شریعت	صفحہ نمبر
316	مزارات اولیاء پر عورتوں کا جانا کیسا ہے؟-------------	204
317	کیا پیر کے لئے سید ہونا ضروری ہے؟--------------	206
318	حفاظت آسیب کے لیے بزرگوں کے نام پر چراغ روشن کرنا کیسا ہے؟	207
319	بزرگوں کی تصویریں گھروں میں رکھنا کیسا ہے؟---------	207
320	اپنے اور اپنے بچوں کے گلے میں ٹائی لگانا کیسا ہے؟------	208
321	اسلام میں داڑھی رکھنے کا کیا حکم ہے؟--------------	209
322	چہرے کے کون سے بال داڑھی میں شمار ہوتے ہیں؟------	209
323	داڑھی میں ایک دو بال سفید ہوں تو ان کو اکھیڑنا کیسا ہے؟----	210
324	کسی شخص کے مرنے کے بعد چالیس دن تک اس کے لواحقین میں سے کوئی عورت مہندی نہیں لگا سکتی شرعی کیا حکم ہے؟----	210
325	حلال جانوروں کے وہ کون سے اجزاء ہیں جنہیں کھانے سے شریعت نے منع کیا ہے؟---------------------	211
326	تعزیہ بنانے والوں کو تعزیہ بنانے کے لیے چندہ دینا یا تعزیہ بنانے میں مدد کرنا کیسا ہے؟------------------	211
327	شہدائے کربلا کے روضوں کی تصویریں اور نقشے گھروں اور دکانوں میں آویزاں کر سکتے ہیں یا نہیں؟----------------	212
328	ابو طالب نے ایمان قبول کر لیا تھا یا نہیں؟-------------	212
329	شرط لگانا کیسا ہے؟------------------------	214
330	اسقاط حمل کے لیے دوا کا استعمال کرنا کیسا ہے؟---------	214
331	کس صورت میں جھوٹ بولا جا سکتا ہے اور اس پر گناہ بھی نہیں ہے؟	215
332	حلال اور حرام جانوروں اور پرندوں کی نشانیاں کیا ہیں؟----	215

نمبر شمار	فہرست مضامین گلدستۂ شریعت	صفحہ نمبر
368	قل کا جو ختم انسان کے مرنے کے بعد تیسرے دن کیا جا تا ہے اس تیسرے دن کی کیا وجہ ہے؟ ــــــــــــــــــــــــ	238
369	کیا بغیر وضو کے فاتحہ درست نہیں ہے؟ ــــــــــــــــــــــــ	243
370	☆ **متفرقات کا بیان**	
371	زمین میں زلزلہ کیسے آتا ہے؟ ــــــــــــــــــــــــ	244
372	کیا جنات انسانی جسم میں تصرف کر سکتے ہیں؟ ــــــــــــ	244
373	انسان کے جسموں میں کتنی بار روح داخل ہوئی اور داخل ہوں گی؟	245
374	مرنے کے بعد ارواح کہاں رہتی ہیں؟ ــــــــــــــــــــ	246
375	آدمی کے مرنے کے بعد اسے خوشبو کیوں لگاتے ہیں؟ ــــــ	246
376	عذاب فقط روح پر ہوتا ہے یا جسم پر بھی؟ ــــــــــــــــ	247
377	ہر ایک کے ساتھ کتنی روحیں ہیں؟ ــــــــــــــــــــــ	247
378	طلب اور بیعت میں کیا فرق ہے؟ ــــــــــــــــــــــــ	247
379	کسی شخص سے بیعت کر کے دوسرے سے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟	248
380	بچوں کی بیعت کس عمر میں ہو سکتی ہے؟ ــــــــــــــــــ	250
381	شوہر کا انتقال ہو جائے تو عورت کتنے دن تک سوگ منائے گی؟	250
382	مرنے کے بعد ہمزاد کہاں جاتا ہے؟ ــــــــــــــــــــــ	250
383	حضرت آدم علیہ السلام کا مزار کہاں واقع ہے؟ ــــــــــــ	251
384	حضرت حوا رضی اللہ تعالی عنہا کی قبر کہاں واقع ہے؟ ــــــــ	251
385	اللہ تعالی کی زیارت آخرت میں نصیب ہوگی دنیا میں نصیب نہ ہونے کی کیا حکمت ہے؟ ــــــــــــــــــــــــ	251
386	کیا خواتین بھی جنت میں اللہ تعالی کی زیارت سے مشرف ہونگیں؟	252

﴿ شـــــرف انتـــــساب ﴾

محبوب سبحانی قطب ربانی قندیل نورانی شہباز لامکانی غوث صمدانی شیر یزدانی حضور پیر ان پیر دستگیر میراں محی الدین ابو محمد الشیخ السید عبد القادر جیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ عنہ

تاج الاولیاء، سید الاصفیا، وارث النبی، عطائے رسول، سلطان الہند حضرت سیدنا خواجہ غریب نواز معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ والرضوان

تاجدار اہلسنت مجدد دین وملت امام عشق ومحبت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت الحاج الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان

سلطان التارکین قدوۃ الواصلین امام المناظرین امیر المجاہدین حضرت علامہ الحاج الشاہ حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ قادری عباسی اڑیسوی علیہ الرحمۃ والرضوان

پیر طریقت نائب وشبیہ مجاہد ملت حضرت علامہ مفتی عبد الرب حبیبی علیہ الرحمہ خلیفۂ اوّل سرکار مجاہد ملّت علیہ الرحمہ و امیرِاول انڈیا تحریک خاکسارانِ حق و بانی دار العلوم سعدیہ عربیہ اہلسنت ڈینگر پور، ضلع مرادآباد، یوپی

نازش علم وفن خطیب البراہین سلطان المناظرین خطیب مشرق پاسبان ملت حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمۃ والرضوان

پیرومرشد وارث علوم اعلیٰ حضرت نبیرۂ حجۃ الاسلام جانشین حضور مفتی اعظم ہند شہزادہ مفسر اعظم ہند حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری علیہ الرحمۃ والرضوان

اُستاذ العلماء زبدۃ المناطقہ ناقد الفلاسفہ عاشق رضویات مخزن نوریات حضرت علامہ مولانا مشتاق احمد نوری علیہ الرحمۃ والرضوان

اُستاذ الاساتذہ واقف شریعت وطریقت رہبر قوم ملت جامع معقول ومنقول بحر الفنون والعلوم حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد مجاہد حسین رضوی مصباحی صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ

ماہر علوم وفنون ممتاز العلماء استاذ الاساتذہ وحید عصر حضرت علامہ مولانا محمد اسباط حسین مصباحی صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ

اپنی مشفقہ، محسنہ ماں کے نام جس نے مجھے اپنا خون جگر پلایا اور سرد وگرم حالات میں اپنی آغوش محبت کو میری پناہ گاہ بنایا اور اپنے مشفق ومہربان باپ کے نام جس نے ہمیشہ مجھے سنوارنے کی کوشش کی اور مصائب وآلام کی بھٹی میں سلگتے ہوئے بھی مجھے طلب علم کیلئے آزاد رکھا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے طفیل ان کے سایۂ شفقت ومحبت کو میرے سر پر تادیر قائم رکھے۔ آمین گر قبول افتذ زہے عز وشرف

منجانب: فقیر مولانا محمد حضر الاسلام حبیبی نظامی غفرلہ
اُستاذ: مدرسہ فیضان اعلیٰ حضرت پورے کشن گیری شیخ پور پٹی پڑتاب گڑھ یوپی

﴾عــرض مــؤلــف﴿

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اصطفٰے وسلام علی حبیبہ المصطفٰے

اما بعد

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے جو مرتبہ کمال تک پہنچانے والا ہے سارے جہانوں کا، اور صلوۃ وسلام اللہ کریم کے پیارے حبیب لبیب سیدالعالمین رحمۃ للعالمین ﷺ پر جن کو ختم بنوت کا تاج پہنا کر دنیا میں مبعوث فرمایا۔

سلام ان نفوس قدسیہ صحابہ کرام، محدثین عظام، تابعین، تبع تابعین، رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جنکے ذریعے دین اسلام دنیا بھر میں پھیلا، دین متین اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو دین اسلام کی روشنی پھیلانے کیلئے اس دنیائے فانی میں مبعوث فرمایا، حضور ﷺ نے پوری دیانت داری کے ساتھ مکمل دین پہنچایا، یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا حق بھی ادا کر دیا، حضور ﷺ نے شرعی مسائل کا حل صحابہ کرام علیہم الرضوان کو بتایا، صحابہ کرام علیہم الرضوان ہر دینی مسئلہ سرکار اعظم ﷺ سے دریافت کیا کرتے تھے، تابعین ہر دینی مسئلہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے دریافت کیا کرتے تھے، جوں جوں وقت گزرتا گیا مسائل بڑھتے گئے، اس امت میں علم وحکمت کی شاہکار اور عظیم ہستیاں پیدا ہوئیں جنہوں نے قرآن وحدیث کو سامنے رکھ کر لوگوں کے مسائل کا حل نکالا، انہیں عظیم ہستیوں میں سب سے بڑا نام ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے پوری زندگی لوگوں کے مسائل کو حل کیا، علوم کے دریا بہائے، ایسے ایسے مسائل جن کا جواب دینے والا کوئی دوسرا نہ تھا، امام اعظم ابوحنیفہ

رضی اللہ عنہ نے ان مسائل کو بھی حل فرمایا، امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ قرآن وحدیث کو چھوڑ کر اپنی رائے نہیں دیتے تھے بلکہ قرآن وحدیث کو سامنے رکھ کر غور وفکر کر کے اپنی رائے دیتے تھے، امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے قرآن وحدیث کو سامنے رکھ کر جن مسائل کو حل کیا ان کی تعداد بارہ لاکھ سے زائد ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا ہی صدقہ ہے کہ جن کی برکت سے ہمیں لاکھوں مسائل کا حل مل گیا۔ یہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا فیض ہے کہ ہمیں عالمگیری جیسی معتبر کتاب ملی، اسکے بعد درمختار وردالمحتار وفتاویٰ رضویہ، بہار شریعت، احکام شریعت، عرفان شریعت، قانون شریعت اور دیگر فقہی مسائل کا گلدستہ ہمیں میسر آیا، یہ تمام پھول امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے گلشن سے نکلے ہوئے ہیں جن کو پڑھ کر ہمیں مسائل کا حل نکالنا آسان ہوجاتا ہے۔

الحمد للہ زیرنظر کتاب بھی فقہی مسائل کے حل پر مبنی ہے، اس میں سینکڑوں مسائل کا حل پیش کیا گیا ہے، اس کتاب میں آسان زبان استعمال کی گئی ہے تاکہ عوام اہلسنت بہ آسانی اس کا مطالعہ کر کے اس کو سمجھ سکیں، اس کتاب میں عالمگیری درمختار وردالمحتار، فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت، فتاویٰ فیض الرسول، اور دیگر مستند کتب سے مسائل اخذ کر کے پیش کئے گئے ہیں۔

عوام اہلسنّت اس کتاب کا خود بھی مطالعہ کریں اور دوسروں تک بھی پہنچائیں بندہ کا میدان تالیف میں یہ پہلا قدم ہے اس لئے ناظرین کرام سے درخواست ہے کہ بندہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں، اورناچیز اپنے لحاظ سے کافی حدتک صحیح اور درست لکھنے کی کوشش کی ہے، پھر بھی بتقاضائے بشری کہیں خامی یا نقص نظر آئے تو

فقیر کو مطلع کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کردی جائے

فقیر اس کا شکر گزار رہوگا، اللہ رب العزت جل جلالہ سے دُعاء ہے

کہ وہ ہماری کوششوں کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرمائے۔

انہیں ہمارے لئے وسیلۂ بخشش بنائے اور دین اسلام کی مزید خدمت کرنے کی ہمت وتوفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

طالبِ دُعـــــا

حضرت مولانا محمد حضرالاسلام حبیبی نظامی غفرلہ
اُستاذ: مدرسہ فیضان اعلیٰ حضرت پورے کشن گیری (شیخ پور) پٹی، پڑتاپ گڑھ، یوپی

مقام: دیہر باڑی، پوسٹ سنگھیا، تھانہ پہاڑ کٹہ، ضلع کشن گنج، بہار
۲۲؍رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ مطابق ۱۴؍اپریل ۲۰۲۳ء

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿ تقـــــــریظ جلـــیل ﴾

از

پیر طریقت حضرت علامہ مفتی ڈاکٹر غلام جیلانی حبیبی صاحب
امیر کل ھند تحریک خاکساران حق مومینٹ آف انڈیا
بانی وناظم اعلی: جامعۃ المومنات، دارالعلوم اسلامیہ اہلسنت ڈ ینگر پور ضلع مرادآباد یوپی

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام اعلى رسوله الامين وعلى آله واصحابه اجمعين. امابعد

اللہ کا فرمان ہے: **فـلـولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهو فى الدين** پھران کے ہر فرقے سے ایک گروہ دین میں سمجھ حاصل کرنے کے لئے کیوں نہیں نکلتا۔

حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: کہ میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، کہ وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ھوئے سنا

مـن يردالله به خيرا يفقهه فى الدين وانما انا قاسم ، والله يعطى ولن نـزال هـذه الامة قـائمةعلى امر الله لا يضرهم من خالفهم حتى ياتى امر الله.

اللہ تعالیٰ جب بندے کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کردیتا ہے، میں تو تقسیم کرنے والا ہوں، عطا کرنے والا اللہ ہے، اور یہ امت اللہ کے امر (دین) پر قائم رہے گی۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **مـن يردالله به خيرا يفقهه فى الدين** جس شخص سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرمالے اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔ زندگی کیا ہے اور کس لئے عطا کی گئی ہے؟ ہم نے ان سوالات پر کبھی غور نہیں کیا۔ ہمارے سر مدتوں سے محراب غفلت میں

پڑے ہوئے ہیں۔اور ہمیں اپنے فرائض حیات کا سرے سے کوئی احساس ہی نہیں۔ نتیجہ ہمیں مکافات عمل نے گھیر لیا ہے اور طرح طرح کی پریشانیاں اور مصیبتیں ہمارا مقدر بن گئی ہیں۔زندگی کی حقیقت اور اس کے بالیدہ مقاصد کے بارے میں ہمارے دین قیم نے چودہ سو سال پہلے ہی سب کچھ بتا دیا تھا اور یہ حقیقت اچھی طرح روشن کر دی تھی کہ زندگی کا چراغ اس لئے بخشا تھا کہ ہم خود بھی روشن ہوں اور دوسروں کو بھی منور کردیں۔یعنی ہم خود بھی اچھے انسان بنیں اور دوسروں کو بھی آ گاہی، اچھائی، بھلائی ، خیر خواہی ، اور پارسائی کی راہ دکھا کر اچھے انسان بنانے کی جدوجہد کریں اور انہیں رب العزت کی بندگی اور معاشرے کی خدمت پر معمور کریں۔

کتنے مبارک اور کس قدر معزز اور محبوب ہیں وہ لوگ جو زندگی کا اصل مقصد سمجھ کر اپنی متاع علم وعمل سے بنی آدم کی زندگی میں علم وعمل کی جوت روشن کرتے ہیں اور اللہ کی رضا کا تاج پہن لیتے ہیں۔

اس مبارک سلسلے کے جلیل القدر عالم دین مولانا محمد حضر الاسلام حبیبی سلمہ ہیں آپ ایک ایسے عالم دین ہیں جو لوگوں کو قرآن وسنت کے علوم سے مالا مال کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔

زیر نظر کتاب: **"گلدستۂ شریعت"** جو سوال وجواب کی شکل میں ہے۔ یہ کتاب مخزن علوم ہے جو ایمان کو جلا بخش کر ذوق عمل پیدا کرنے کی تاثیر سے لبریز ہے۔مقدمۃ الکتاب، فہرست اور مضامین پر ایک نظر ڈالتے ہی اس کتاب کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔

درس وتدریس اور تبلیغ ودعوت میں مصروف حضرات وخواتین اور علوم شرعیہ کے طلبہ کے لئے یہ کتاب انتہائی مفید ہے۔فقہ اسلامی اور اس کے صحیح ترین دلائل اور مختلف آراء فتاویٰ میں سے راجح کا انتخاب اور ان کے حوالے جات کا اہتمام اس کتاب کی امتیازی خوبی ہے۔

نیز: اس کتاب میں مؤلف نے ایسے تمام جدید مسائل کو جن کا تعلق عبادات معاشرت، معاملات اور اجتماعی مسائل سے ہے یکجا کیا اور نہایت اختصار وہ اعجاز کے ساتھ سہل عام فہم زبان اور دلنشین اسلوب میں مسائل پر گفتگو کی ہے اور ہر مسئلہ مستند کتابوں سے حوالے اور نظائر کی روشنی میں لکھا ہے۔

دُعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور یہ کتاب نہ صرف طلبہ، مبلغین، اور اماموں وعام مسلمانوں کے لئے نفع بخش ثابت ہو بلکہ ان کے قدموں کو صراط مستقیم پر گامزن فرمائے۔ **آمین بجاہ النبی المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم**

فقیر: غلام جیلانی حبیبی عفی عنہ
پی، ایچ، ڈی، اعلیٰ حضرت کی شاعری
۱۱رمئی ۲۰۲۳ء

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿تـــأ ثـــــر اتی کلـــمات﴾

از

زینت درسگاہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سفیر الحق رضوی نظامی صاحب قبلہ
استاذ و مفتی دارالعلوم غریب نواز مرزا غالب روڈ الہ آباد یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد

پیش نظر کتاب **''گلدستۂ شریعت''** نظر ثانی کیلئے پہنچی، فقیر راقم الحروف نے کتاب مذکور کا بالاستیعاب مطالعہ کیا اور اُسے علما، طلبہ اور عوام اہلِ سنت کیلئے مفید تر پایا، اس کتاب میں نماز، روزہ، زکاۃ، نکاح، طلاق اور معاشرت و معاملات وغیرہ کے بہت ضروری اور کثرت سے پیش آنے والے مسائل کو بہت خوبصورت اور دل نشیں انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

یقیناً حضرت مولانا محمد حضر الاسلام حبیبی نظامی صاحب زید شرفہ اُستاذ مدرسہ فیضانِ اعلیٰ حضرت پورے کشن گیری شیخ پور پوسٹ برہوں پور، تحصیل پٹی ضلع پرتاب گڑھ یوپی، الہند، کا یہ کارنامہ لائق صد تحسین ہے۔

مولانا موصوف جہاں ایک باصلاحیت عالم دین اور نکتہ سنج خطیب ہیں وہیں شریف النفس اور اعلیٰ اخلاق کے پیکر بھی ہیں۔

مولاعزوجل کی بارگاہ اقدس میں دُعا ہے کہ کتاب مذکور کو مقبول خواص وعوام

بنائے اور فاضل موصوف کو اسی طرح مزید تصنیفی خدمات جلیلہ کی توفیق عطا فرما کر دارین کی سعادتوں سے ہم کنار و سرفراز فرمائے۔ آمین

بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ و علی الہ افضل الصلوات و التسلیم

کتبہ: محمد سفیر الحق رضوی نظامی
استاذ و مفتی و افتا دار العلوم غریب نواز مرزا غالب روڈ الہ آباد یوپی
۱۶/ذوالقعدہ ۱۴۴۴ھ مطابق ۶/جون ۲۰۲۳ء بروز منگل
رابطہ نمبر: 7860587171

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿ تقـــــــریظ جمـــیل ﴾

پیر طریقت خلیفہ حضور اسرائیل ملت حضرت علامہ و مولانا الحاج مفتی محمد نظام الدین صاحب قادری سربراہ اعلیٰ دار العلوم حضرت بلال گریڈیہہ جھارکھنڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلواۃ والسلام علی اشرف الانبیاء و المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد

حضرت مولانا محمد حضر الاسلام حبیبی نظامی اُستاذ مدرسہ فیضانِ اعلیٰ حضرت شیخ پور، پٹی، پرتاپ گڑھ یوپی، نے درس وتدریس افہام وتفہیم خطابت وارشاد اور دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ تحریری کام بھی بڑی محنت ولگن سے سرانجام دیتے ہیں، جس کا ثبوت یہ مجموعہ دستہ ''**گلدستۂ شریعت**'' ہے بندہ ناچیز کے پاس ''گلدستۂ شریعت'' نظر ثانی کیلئے ارسال کی گئی دوران نظر ثانی پوری کتاب کا مطالعہ کیا تو نہایت ہی عمدہ الفاظ سے مزین اور ہر سوال کے جواب کو دلائل سے آراستہ پایا جہاں کہیں بھی کچھ کمیاں تھیں میں نے اسے اپنی بساط کے مطابق پوری کرنے کی بھرپور کوشش کی، پھر بھی اگر کہیں کچھ کمی رہ گئی ہو تو قارئین کرام آگاہ فرمائیں، میں اسکی تصدیق کرتا ہوں اور **سبحان اللہ الحمدللہ** مولانا موصوف نے ایسی کتاب کا انتخاب فرمایا جو مسلمانوں کی رہنمائی کا سدا بہار مہکتا ہوا پھول اور گلستان ہے اور مسلمانوں کیلئے علمی وایمانی روحانی سرمایہ ہے دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے ''گلدستۂ شریعت'' قبول خاص وعام بھی فرمائے۔

کتبہ: الحقیر محمد نظام الدین قادری ۲۷؍مئی ۲۰۲۳ء

habibiprintingpress@gmail.com

﴿ تأثراتی کلمات ﴾

از

خلیفہ تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ مفتی محمد فخر الدین حشمتی مشاہدی
المعروف حضور فخر ملت صاحب قبلہ نائب قاضی شہر بھیونڈی:
بانی و مہتمم دار العلوم حشمت الرضا، رضا نگر، مہاڈا کالونی، بھیونڈی، ممبئی، مہاراشٹر

محترم المقام حضرت مولانا حضر الاسلام صاحب قبلہ اطال اللہ تعالیٰ عمرہ مع الصحۃ والعافیہ کی طرف سے ارسال کردہ کتاب **''گلدستۂ شریعت''** نظر نواز ہوئی۔ دیکھتے ہی آپ کے لئے ڈھیروں دُعائیں نکلیں۔ کافی مصروفیات کے باوجود چند اوراق دیکھنے کا موقع ملا دل بڑا مسرور وشاد کام ہوا۔

الحمد اللہ: زیرنظر کتاب اپنی افادیت کے پیش نظر بہت عمدہ اور قابل مطالعہ ہے۔ مرتب موصوف نے مسائل کو سوال و جواب کی روشنی میں سہل انداز میں پیش کیا ہے تاکہ قاری کے ذہن و دماغ میں بآسانی مسائل کا استحضار ممکن ہو سکے۔

کتاب کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوئی کہ مولانا موصوف نے کتاب کی ترتیب میں کافی محنت اور جد و جہد کیا ہے علمائے اہل سنت کی مستند کتابوں کے حوالے جات سے مسائل کو مزین کیا ہے۔ جس نے کتاب کی اہمیت کو دوبالا کر دیا ہے۔

ماشاء اللہ آپ علم دوست اور محنت کش ہیں۔ اور دین وسنیت کی خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں۔ دُعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب B کے صدقے میں ان کی یہ

کاوش اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر مفید انام بنائے۔اور مولانا کے علم وفضل اور تصلب دینی میں دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

نائب قاضی شہر بھیونڈی:
محمد فخر الدین حشمتی مشاہدی
بانی ومہتم دار العلوم حشمت الرضا، رضا نگر، مہاڈا کالونی، بھیونڈی
۱۷؍شوال المکرّم ۱۴۴۴ھ مطابق ۸؍مئی ۲۰۲۳ء بروز پیر

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿ تحسین کلمات ﴾

از

مفکر اسلام ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ ومولانا محمد رفیق عالم قادری صاحب
خطیب وامام مسجد عطائے رسول، اجمیر نگر، بھیونڈی، ممبئ، مہاراشٹر

باسمہٖ سبحانہ مااعظم شانہ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم

اما بعد فالحمد للہ علی احسانہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ علم فقہ باعظمت وبابرکت علم ہے۔اس کی رفعت و بلندی بہت اعلیٰ ہے۔علم فقہ تمام علوم وفنون میں قدر ومنزلت کے اعتبار سے بہت بلند و بالا ہے۔ وہ آنکھوں کو نور وجلا، دلوں کو سکون وقرار، افکار کو شعور وآگاہی، اور زندگی کو فرحت و جمال بخشتا ہے اور اسی سے شرح صدر بھی ہوتا ہے۔ دنیا میں چاہے جتنا بھی عروج وزوال ہو غلامانِ مصطفیٰ ﷺ شریعت مصطفیٰ کی بہترین سپاہی بن کر حفاظت کرتے ہیں۔اور ہمارے محترم ومعظم علمائے کرام علم کے سمندر میں سے لعل وگوہر چن کر اُمت مسلمہ تک پہنچاتے ہیں۔

حضور سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاوے کا مجموعہ تقریباً 30 جلدوں پر مشتمل ہے۔ان میں سے وہ مسائل جو لوگوں کے اصلاح عمل سے متعلق ہیں۔فاضل جلیل عزیز گرامی حضرت علامہ مولانا محمد حضرالاسلام حبیبی صاحب نے بڑی عرق ریزی اور جانفشانی سے یکجا کر کے مناسب تبصرہ کے ساتھ ترتیب وتنسیق کا کام انجام دیا ہے جو بلاشبہ عوام وخواص کے لئے مفید ونفع بخش

ثابت ہوگا۔

علامہ موصوف کو علم فقہ سے خاص لگاؤ اور گہری وابستگی ہے۔ موصوف کے مرتب کردہ **"مجموعہ گلدستۂ شریعت"** میں سے میں نے چند مقامات کے مسائل کا بنظرہ غائر مطالعہ کیا اور مسائل کے سلسلہ میں ان کے حسن انتخاب سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

دُعا ہے کہ اللہ کریم موصوف کے اس کاوش کو قبول فرمائے اور اسے مقبول عوام وخواص بنائے۔ **آمین یا رب العالمین**

فقیر: محمد رفیق عالم قادری
مسجد عطائے رسول، اجمیر نگر، بھیونڈی، ممبئی، مہاراشٹر
۱۴رمئی ۲۰۲۳ء

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿دُعائیہ کلمات﴾

از

خطیب ملت مبلغ اہلسنت نباض قوم حضرت علامہ ومولانا محمد مظہر رضا قادری صاحب قبلہ خطیب وامام مسجد احمدیہ، جامع مسجد کاناپور تحصیل سنادو ضلع اندور، ایم، پی

نحمده ونصلي على رسوله الكريم اما بعد

اس خاکسار نے **"گلدستۂ شریعت"** کے چند اوراق کا مطالعہ کیا بڑی خوشی ہوئی مگر اس دور میں جو شوشل میڈیا کا دور ہے، آج بھی ہمارے نوجوان طبقہ بنیادی تعلیم سے کوسوں دُور ہے اور مولانا محمد حضرالاسلام حبیبی نظامی نے اپنی مصروفیات سے فارغ ہوکر چند کتابوں سے کچھ مسائل کو اَخذ کی اور ایک عمدہ کتابچہ کی شکل میں مرتب کیا۔

لہذا: ہم اورآپ کو چاہئے کہ اس سے استفادہ کریں اور ہمارا آئڈیل اس دور پرفتن میں مسلک اعلیٰ حضرت ہے جو اسلام اور سنیت کا صحیح ترجمان ہے۔

میں دُعا گو ہوں۔ اللہ حضرت کے علم وعمل میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے۔

فقط: جزاک اللہ خیرا واحسن الجزا

محمد مظہر رضا قادری

۱۲ر مئی ۲۰۲۳ء

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں غلام جیلانی حبیبی عفی عنہ ابن حضرت علامہ قاری مفتی عبدالرب حبیبی علیہ الرحمہ جناب مولانا حضرالاسلام ابن محمد شمس الدین کوسلسلہ حبیبیہ قادریہ کی اجازت وخلافت عطا کرتا ہوں، اوراعمال واشغال کی بھی اجازت دیتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ خدمت خلق میں سارے معاملات کوصرف کریں ،اور دین وسنیت کی خدمت انجام دیں ساتھ ہی ساتھ سلسلہ کے فروغ کے لئے بھی کوشاں رہیں۔

فقط والسلام
فقیر: غلام جیلانی حبیبی عفی عنہ
۲۹ر نومبر ۲۰۲۳ء

خلافت واجازت

از

شہزادۂ خلیفۂ حضور مجاہد ملت پیر طریقت عالم شریعت حضرت علامہ الحاج ڈاکٹر غلام جیلانی حبیبی قادری دامت برکاتہم العالیہ
امیر کل ھند تحریک خاکساران حق مومینٹ آف انڈیا
بانی وناظم اعلیٰ: جامعۃ المومنات، دارالعلوم اسلامیہ اہلسنت ڈینگر پور ضلع مراد آباد یو پی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صاحبِ کتاب ایک نظر میں

ازقلم: محمد اشتیاق احمد نظامیؔ ابن محمد سلیم صاحب
266/33 پتر کر کالونی، نزد ارچنا پارک، اشوک نگر، الہ آباد یوپی

نام مؤلف: محمد حضر الاسلام حبیبیؔ، نظامیؔ، رضویؔ، ابن محمد شمش الدین ابن محمد شرف الدین مرحوم

مقام: دیہر باڑی، پوسٹ سنگھیا، تھانہ پہاڑ کٹہ، ضلع کشن گنج بہار (الہند)

تاریخ پیدائش: 24 جون 1993ء مطابق 3 محرم الحرام 1413ھ

تعلیم وتربیت: دارالعلوم اصلاح المسلمین دیہر باڑی، مدرسہ فیض الغرباء داملباڑی، دارالعلوم فدائیہ نورئیہ پاچھورسیا بنگال، دارالعلوم غریب نواز الہ آباد یوپی

تعلیمی لیاقت: مولوی، عالم، فاضل، دارالعلوم غریب نواز الہ آباد یوپی وسطانیہ، فوقانیہ مولوی، عالم، فاضل، مولانا مظہر الحق عربی وفارسی یونیورسٹی پٹنہ بہار منشی، منشی کامل مولوی، عالم، اردو بورڈ یوپی

سن فراغت: 3 مارچ 2012ء مطابق 9 ربیع الثانی 1433ھ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بیعت: 18 دسمبر 2014ء مطابق 25 صفر المظفر 1436ھ از حضور تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان بریلی شریف

رشتۂ ازدواج: 4 مارچ 2020ء مطابق 8 رجب المرجب 1441ھ

خلافت واجازت: 29 دسمبر 2022ء مطابق 6 جمادی الآخرہ 1444ھ
از حضور مجاہد ملت کے روحانی پوتے علامہ ڈاکٹر غلام جیلانی حبیبی مراد آباد، یوپی

تدریسی خدمات: مدرسہ تعلیم الاسلام کولامنی کشن گنج 3 سال 6 مہینہ
مدرسہ مصباح العلوم گواباڑی خبر گاوں، اسلام پور بنگال 1 مہینہ
مدرسہ فیضان اعلیٰ حضرت پورے کشن گیری (شیخ پور) پٹی، پرتاپ گڑھ یوپی
از 2016 تا حال

طالب دُعا
مولانا محمد اشتیاق احمد نظامی
266/33 پتر کر کالونی، نیئر ارچنا پارک، اشوک نگر الہ آباد یوپی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿ ہدیہ تشکر ﴾

(۱) پیر طریقت، عالم شریعت حضرت علامہ مفتی ڈاکٹر غلام جیلانی حبیبی دامت برکاتہم القدسیہ: پی، ایچ، ڈی، یعنی محقق اشعار اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں جنہوں نے احقر کی گزارش پر تقریظ جلیل ارقام فرما کر اس کتاب کے مستند و معتبر ہونے پر مہر ثبت فرمائی۔

(۲) خلیفہ تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد فخر الدین حشمتی مشاہدی المعروف حضور فخر ملت دامت فیوضہم المبارکہ کے حضور میں جنہوں نے عدیم الفرصتی کے باوجود بعض مقامات سے کتاب کا مطالعہ فرمایا اور اپنے نورانی تأثرات و دُعائے برکات سے نوازا۔

(۳) پیر طریقت خلیفہ حضور اسرائیل ملّت حضرت علامہ و مولانا الحاج مفتی محمد نظام الدین صاحب قادری کی بارگاہ میں جنہوں نے احقر کی گزارش پر **"گلدستۂ شریعت"** کی نظر ثانی فرمائی، اور مجھے علمی نکات کے تعلق سے اَہم اَہم مشورے دے کر میرے پست حوصلوں کو بلند کیا۔

(۴) زینت درسگاہ حضرت علامہ و مولانا مفتی محمد سفیر الحق رضوی صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ اُستاذ دار العلوم غریب نواز مرزا غالب روڈ الہ آباد کی بارگاہ میں جنہوں نے اپنے مصروف ترین اوقات میں سے کچھ موقع نکال کر اس کتاب پر بالاستیعاب نظر ثانی اور پروف ریڈینگ فرمائی اور اپنے مفید مشوروں سے نواز کر میری ہمت افزائی فرمائی۔ اللہ عزوجل انہیں دارین کی نعمتوں سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین

(۵) حضرت علامہ مولانا محمد رفیق عالم قادری صاحب اور حضرت علامہ مولانا محمد مظہر رضا قادری صاحب کی بارگاہ میں جنہوں نے تحسین کلمات و دُعائیہ کلمات لکھ کر کتاب کی اہمیت کو دوبالا کر دیا۔

(۶) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد افضل حسین رضوی کی بارگاہ میں جنہوں نے کتاب کے تمام حوالہ جات کو اصل کتاب سے ملا کر نہایت باریک بینی کے ساتھ تصحیح کتابت کا فریضہ بحسن وخوبی انجام دیا۔

(۷) حضرت مولانا محمد صابر عالم نظامی صاحب کی بارگاہ میں جنہوں نے کتاب کا نام گلدستہ شریعت منتخب فرمایا۔

(۸) حضرت مولانا محمد اشتیاق احمد نظامی صاحب کی بارگاہ میں جنہوں نے ناچیز کا سوانحی خاکہ اپنے حسن ظن کے اعتبار سے تحریر کیا ہے۔

(۹) حضرت مولانا وحافظ محمد عظیم الدین حبیبی بکسروی صاحب کی بارگاہ میں جنہوں نے اپنی محنت اور لگن سے **"گلدستۂ شریعت"** کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ کمپوزنگ اور ڈیزائنگ کر کے ہمارا بھرپور تعاون فرمایا، دُعا ہے کہ اللہ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے میں حبیبی پرنٹنگ پریس کو دن دوگنی رات چوگنی اعلیٰ ترقی عطا فرمائے۔ آمین

(۱۰) حضرت مفتی محمد توصیف رضا نظامی، حضرت مولانا صبر عالم واسطی صاحب، حضرت حافظ وقاری محمد جنید عالم صاحب، حضرت حافظ وقاری محمد اظہار عالم صاحب کی بارگاہ میں کہ ان سب نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

اور ساتھ ہی میں ان تمام کرم فرماؤں کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی طباعت واشاعت میں خوشی خوشی حصہ لیا اور اس کو منظر عام پر لانے میں میرا بھرپور تعاون فرما کر شاد کام کیا۔

دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے ان کرم فرماؤں کو ہمیشہ خوش حال رکھے ان کی تجارت ومعیشت میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے اور ان کے جملہ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ آمین

فقیر: محمد حضر الاسلام حبیبی نظامی

اُستاذ: مدرسہ فیضان اعلیٰ حضرت پورے کشن گیری شیخ پور پٹی پرتاب گڑھ یوپی

۱۱/ذی الحجہ ۱۴۴۴ھ مطابق ۳۰/جون ۲۰۲۳ء

عقـــائـــد کا بیـــان

سوال: شریعت کی توہین کرنا کیسا ہے؟

جواب: شریعت کی توہین کرنا کفر ہے فقہائے کرام فرماتے ہیں: جس شخص نے شریعت یا اسکے مسائل کی توہین کی اس نے کفر کیا۔ (منح الروض صفحہ ۴۷۳)

سوال: اسلام اور ایمان میں کیا فرق ہے؟

جواب: کلمہ پڑھنا، نماز پڑھنا، روزہ رکھنا زکوٰۃ دینا اور صاحب استطاعت ہو تو حج کرنا یہ اسلام ہے اور اللہ تعالیٰ پر، اسکے رسولوں پر، اس کی کتابوں پر، اور آخرت پر، اچھی بری تقدیر پر مکمل یقین رکھنا یہ ایمان ہے۔

سچ پوچھو تو حضور ﷺ ہی اصلِ ایمان ہیں اور صرف ایمان ہی نہیں بلکہ جان ایمان ہیں۔ حضور ﷺ کی تعظیم وادب اور آپ سے عشق ومحبت ہی ایمان ہے۔ ایمان اصل ہے، اعمال اس کی فرع، ایمان جڑ ہے، اعمال اس کی شاخیں، جس طرح کسی درخت کی جڑ کو کاٹ دینے سے اس کی شاخیں خود بخود مرجھا جاتی ہیں۔

بالکل اسی طرح حضور ﷺ کی شان اقدس میں ادنیٰ سی گستاخی ایمان کی کھیتی کو تباہ وبرباد کر دیتی ہے۔ ایمان کی بنیاد خوش عقیدگی پر ہے، اگر عقیدہ بگڑ گیا تو تمام اعمال برباد وبے کار ہے، اسی لئے اعمال سے زیادہ عقیدے کی اصلاح ودرستگی ضروری ہے اور مدارنجات بھی ایمان ہی پر ہے۔ عمل پہ نہیں، لوگ ایمان کی وجہ سے جنت میں جائیں گے اور درجے انکے اعمال کے مطابق بلند کیئے جائیں گے۔

(مشکواۃ شریف)

سوال: حضور ﷺ کے والدین مومن تھے یا نہیں؟

جواب: حضرت آدم علیہ اسلام سے لے کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تک حضور کے سلسلہ نسب میں کوئی مشرک نہیں۔ آپ کے آبا واجداد سب مومن موحد ہیں۔ اعلیٰ موتی قیمتی ڈبے میں رکھا جاتا ہے، نور محمدی اعلیٰ چیز تھی اسکے لئے پاک پیٹھ طیب وطاہر پیٹ لازم وضروری ہے۔

سوال: بھارت ماتا کی جئے بولنا کیسا ہے۔

جواب: بھارت ماتا کی جئے بولنا کفر ہے جو لوگ یہ جئے بولیں ان پر توبہ تجدید ایمان اور نکاح لازم ہے۔ یہ ہندوؤں کے شرکیہ اعتقاد کی ترجمانی ہے، اُن کے اعتقاد کے مطابق ایک دیوی ہے جس کو بھارت ماتا کہتے ہیں جو ہندوستان کی مالک و مختار اور اس میں متصرف ہے جیسے گنگا جمنا کے بارے میں ان کا اعتقاد یہ ہے کہ یہ دونوں دریا نہیں دو دیوی ہیں۔ (فتاوی شارح بخاری جلد۲ رصفحہ ۵۹۹)

سوال: خدا کو ہر جگہ موجود کہنا کیسا ہے؟

جواب: یہ جملہ کہنا کہ خدا ہر جگہ موجود ہے سخت حرام ہے اور اپنے ظاہری معنیٰ کے لحاظ سے کفر ہے۔ (فتاویٰ شارح بخاری جلد ۱ رصفحہ ۱۱۳)

سوال: مسلمانوں کو وَندے ماترم کا نعرہ لگانا کیسا ہے؟

جواب: وندے ماترم کے معنیٰ یہ ہیں، اے ماں، ہم تیرے پجاری ہیں، یہ زمین سے خطاب ہے، مشرکین ھند کے کروڑوں دیوتاؤں میں ایک دیوی زمین بھی ہے۔ اس سے خطاب کرتے ہوئے اس گیت میں کہا گیا ہے کہ اےئ زمین، اےئ

دھرتی ماتا ہم تیرے پجاری ہیں۔ پجاری کے معنیٰ عبادت کرنے والے کے ہیں۔ اس وجہ سے یہ جملہ خالص مشرکانہ، کافرانہ ہے۔

مسلمانوں کو ہرگز ہرگز جائز نہیں کہ وہ یہ نعرۂ لگائیں، جو مسلمان یہ نعرۂ لگائے گا، یہ گیت گائے گا وہ کافر، مشرک، مرتد ہوکر اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ اس کی زوجہ اسکے نکاح سے نکل جائے گی۔ اس پر فرض ہوگا کہ فوراً توبہ کرے۔ پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو اور اگر اس کی بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو اس سے پھر سے نکاح کرے۔

(فتاویٰ شارح بخاری جلد دوم صفحہ ۵۸۹/۵۹۰)

سوال: ہندوؤں کے مذہبی تہواروں مثلاً ہولی، دیوالی، گن پتی وغیرہ پر مبارک باد دینا کیسا ہے؟

جواب: ہندوؤں کے مذہبی تہواروں پر ان کو مبارکباد، دینا سخت حرام بلکہ کفر انجام ہے۔

جیسا کہ فتاویٰ شارح بخاری میں ہے: ان مشرکانہ مذہبی تہواروں پر ہندوؤں کو مبارکباد دینا اشد حرام ہے بلکہ منجر الی الکفر ہے جو مسلمان ایسا کرتے ہیں ان پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔

(فتاویٰ شارح بخاری جلد ۲/صفحہ ۵۶۷)

سوال: بت پرستی کی ابتداء کس چیز سے ہوئی؟

جواب: بزرگوں کی تصویروں سے ہوئی، واقعہ یہ ہوا کہ ود، سواع یغوث، یعوق نسر جو حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے بندگان صالحین سے تھے جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے اعزہ و احباب کو بہت زیادہ صدمہ پہنچا اور وہ اتنے غمگین ہوئے کہ سب کاروبار چھوڑ کر انہیں یاد کرنے لگے۔ تو ایک دن ابلیس لعین نے انسانی شکل میں آ کر

ان کے ماننے والوں سے کہا کہ تم ان کی تصویریں بنا کر ان کی مجلسوں میں نصب کردو اور انہیں ان کے نام سے پکارو تا کہ تمہارا غم دور ہو۔

پس ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اور یہ معاملہ مدتوں چلتا رہا پھر جب اس زمانہ کے لوگ وفات کر گئے اور ان کے بارے میں کوئی بتانے والا نہ رہا تو ابلیس لعین نے موقع غنیمت سمجھ کر ان کی اولادوں سے کہا کہ یہ تمہارے آباؤ اجداد کے معبود ہیں تمہارے آباؤ اجداد ان کی عبادت کرتے تھے یہ سن کر ان لوگوں نے انہیں معبود سمجھ لیا اور ان کی عبادت شروع کردی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰/ نصف اوّل صفحہ ۱۴۵)

سوال: شیعہ، رافضی کسے کہتے ہیں، اور شیعہ فرقے کے عقائد و نظریات کیا ہیں؟

جواب: شیعہ ایک گمراہ فرقہ ہے، جو خلفائے ثلاثہ یعنی حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی خلافت راشدہ کو خلافت غاصبہ کہتے ہیں اور حضرات شیخین ابوبکر و عمر و دیگر صحابہ کرام کو گالیاں دیتے ہیں اور مولیٰ علی کو تمام صحابہ سے افضل بتاتے ہیں۔ فتاویٰ عزیزیہ جلد اوّل صفحہ ۱۸۸/ شیعہ فرقے کے عقائد و نظریات انہیں کی کتابوں سے ملاحظہ کریں۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ کبھی کبھی جھوٹ بھی بولتا ہے اور غلطی بھی کرتا ہے۔ (**معاذ اللہ**)

(بحوالہ: اصول کافی جلد اوّل صفحہ ۳۲۸/ یعقوب کلینی)

عقیدہ: موجودہ قرآن تحریف شدہ ہے۔ (بحوالہ: حیات القلوب جلد ۳/ صفحہ ۱۰/ مصنف مرزا بشارت حسین)

عقیدہ: جمع قرآن جو بعد از رسول اللہ ﷺ کیا گیا اصولاً غلط ہے۔ **معاذ اللہ**

(بحوالہ: ہزار تمہاری دس ہماری صفحہ ۵۶۰/ عبدالکریم مشتاق کراچی)

عقیدہ: امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب آئیں گے تو اصلی قرآن لے کر آئیں گے۔ **معاذ اللہ**

(بحوالہ: احسن المقال جلد ۲/ صفحہ ۳۳۶/ صفدر حسین نجفی)

عقیدہ: حضور اکرم نور مجسم ﷺ حضرت عائشہ سے حالت حیض میں جماع کرتے تھے۔

(بحوالہ: تحفہ حنفیہ صفحہ ۷۲/غلام حسین نجفی جامع المنتظر)

عقیدہ: تمام پیغمبر زندہ ہوکر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ماتحت ہوکر جہاد کریں گے۔ **معاذاللہ**

(بحوالہ: تفسیر عیاشی جلد اوّل صفحہ ۱۸۱)

عقیدہ: حضرت یونس علیہ السلام نے ولایت علی کو قبول نہ کیا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں ڈال دیا۔ **معاذاللہ**

(بحوالہ: حیاءالقلوب جلد اوّل صفحہ ۴۵۹/مصنف ملا باقر مجلسی)

عقیدہ: مرتبہ امامت مرتبہ پیغمبری سے بالاتر ہے۔ **معاذاللہ**

(بحوالہ: حیاءالقلوب جلد ۳/صفحہ ۲)

عقیدہ: بارہ امام حضور ﷺ کے علاوہ بقیہ تمام انبیاء کے استاد ہیں۔ **معاذ اللہ**

(بحوالہ: مجموعہ مجالس صفحہ ۲۹/صفدر ڈوگر)

عقیدہ: جب امام مہدی ظاہر ہوں گے تو خدا فرشتوں کے ذریعہ ان کی مدد کرے گا اور سب سے پہلے ان سے بیعت کرنے والے محمد ﷺ ہوں گے اور آپ ﷺ کے بعد دوسرے نمبر پر حضرت علی بیعت کریں گے۔ **معاذاللہ** (بحوالہ: حق الیقین مطبوعہ: ایران صفحہ ۱۳۹)

عقیدہ: حضرت ابو بکر و عمر و عثمان غنی رضی اللہ عنہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت ترک کردینے کی وجہ سے مرتد ہو گئے۔ **معاذاللہ**

(بحوالہ: اصول کافی جلد اوّل صفحہ ۴۲۰/مطبوعہ: تہران طبع جدید)

عقیدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بڑے بے حیا اور بے غیرت تھے۔ **معاذ اللہ**

(بحوالہ: نور الایمان صفحہ ۷۰/امامیہ کتب خانہ لاہور)

عقیدہ: حضرت ابو بکر و عمر و عثمان کی خلافت کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے یہ خلافت حق ہے وہ عقیدہ بالکل گدھے کے عضو تناسل کی مثل ہے۔ **معاذاللہ**

(بحوالہ: حقیقت فقہ حنفیہ صفحہ ۷۲/غلام حسین نجفی)

عقیدہ: حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد تین صحابہ کے علاوہ باقی سب مرتد ہو گئے۔ **معاذالله**

(بحوالہ: روزہ کافی جلد ۸/ صفحہ ۲۴۵/ حدیث ۳۴۱)

عقیدہ: حضرت عباس اور حضرت عقیل ذلیل النفس اور کمزور ایمان والے تھے۔ **معاذالله**

(بحوالہ: حیات القلوب جلد ۲/ صفحہ ۶۱۸)

عقیدہ: معاویہ کی ماں کے چار یار تھے اس لئے سنی چار یار کا نعرہ لگاتے ہیں۔ **معاذالله**

(بحوالہ: خصائل معاویہ صفحہ ۴۷/ حسن غلام حسین نجفی)

عقیدہ: عائشہ طلحہ و زبیر واجب القتل ہیں۔ **معاذالله**

(بحوالہ: کتاب بغاوت بنو امیہ و معاویہ صفحہ ۴۷)

عقیدہ: حضرت عائشہ کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔ **معاذالله** (بحوالہ: شریعت و شیعیت صفحہ ۴۵)

عقیدہ: ہمارے مذہب کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے کہ ہمارے امام اس مقام و مرتبہ کے مالک ہیں جن تک کوئی فرشتہ مقرب اور نبی مرسل نہیں پہنچ سکا۔ (الحکومت الاسلامیہ صفحہ ۵۲)

عقیدہ: خدا نے جبریل کو علی کی طرف بھیجا وہ غلطی سے محمد ﷺ کی طرف چلے گئے۔

(بحوالہ: تذکرۃ الائمہ صفحہ ۲۷/ مصنف محمد باقر مجلسی)

عقیدہ: اصلی قرآن حضرت علی کے پاس تھا ابوبکر نے قبول نہ کیا۔

(تذکرۃ الائمہ صفحہ ۸/ جلد ۱۰/ مصنف محمد باقر مجلسی)

عقیدہ: حضرت علی تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ (جلاء العیون جلد دوم صفحہ ۲۲/ ملا باقر مجلسی)

عقیدہ: حضرت علی کی ولایت کی وجہ سے طواف کعبہ واجب ہوا وہ نہ آتے تو طواف نہ ہوتا۔

(وجہ اللہ در بیت اللہ جلد ۴/ صفحہ ۸۲)

عقیدہ: امام کے لئے معصوم ہونا شرط ہے بارہ اماموں کے علاوہ کوئی معصوم نہیں۔
لہذا: ان کے علاوہ کوئی امام بھی نہیں ہوسکتا۔ (توضیح المسائل صفحہ ۵)

عقیدہ: تمام انبیاء کا علم مولیٰ علی کے مقابلے میں صرف قطرہ اور ذرّہ ہے۔

(کشف العقائد صفحہ ۲۲۰/ مصنف سید باقر نثار زیدی)

عقیدہ: جس نے ایک دفعہ متعہ کیا اس کا درجہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر جس نے دو دفعہ متعہ کیا اس کا درجہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر، جس نے تین دفعہ متعہ کیا اس کا درجہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر، جس نے چار دفعہ متعہ کیا اس کا درجہ حضرت محمد ﷺ کے برابر ہو جاتا ہے۔ **معاذاللہ**

(بحوالہ: برہان متعہ ثواب متعہ صفحہ ۵۲)

عقیدہ: متعہ پروردگار کی سنت ہے۔ **معاذاللہ**

(منہج الصادقین مصنف ملا فتح اللہ کاشانی جلد دوم صفحہ ۴۹۴)

عقیدہ: شیعہ مذہب کا کلمہ اسلامی کلمہ کے خلاف ہے شیعہ مذہب کا کلمہ یہ ہے۔ **لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل** ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد اللہ کے رسول، یہی علی اللہ کے ولی اور رسول کے بلافصل خلیفہ ہیں۔

یہ کفریات شیعہ مذہب کی کچھ کتابوں سے لئے ہیں ورنہ شیعہ فرقے کی کتاب لاتعداد کفریات سے بھری ہوئی ہیں جن کو لکھتے ہوئے ہاتھ کانپتے ہیں۔

(۶۵/زہریلے سانپ صفحہ ۲۲/۲۴/۲۵/۲۶)

سوال: کیا اللہ کے نبی اور رسول اپنی قبروں میں زندہ ہیں؟

جواب: جی ہاں زندہ ہیں۔

حضرت ابو دردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے زمین پر انبیاء "نبی اور رسول" علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام فرما دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں، رزق دیئے جاتے ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۲۱)

سوال: ایمان کسے کہتے ہیں؟

جواب: خدا کی طرف سے جن باتوں کو لے کر تشریف لانا حضور ﷺ سے قطعی ویقینی طور پر ثابت ہو۔ان باتوں کی تصدیق کرنا ایمان ہے۔(شرح فقہ اکبر معلٰی قاری)

سوال: کفر کسے کہتے ہیں؟

جواب: خدا کی طرف سے جن باتوں کو لے کر تشریف لانا حضور ﷺ سے قطعی ویقینی طور پر ثابت ہے ان میں سے کسی ایک کا انکار کرنا کفر ہے۔(بیضاوی شریف صفحہ ۳۴)

سوال: شرک کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ کے سوا کسی دوسرے کو واجب الوجود ماننا یا کسی غیر خدا کو لائق عبادت سمجھنا شرک ہے۔(شرح عقائد نسفی صفحہ ۶۱)

سوال: اللہ تعالٰی کو اللہ میاں کہنا کیسا ہے؟

جواب: منع ہے،لفظ میاں کے تین معنیٰ ہیں (۱) مولا (۲) شوہر (۳) زنا کا دلال ان میں بعد والے دو معنیٰ ایسے ہیں جن سے شان الوہیت پاک ہے اور پہلے والے معنیٰ کا صدق ہوسکتا ہے مگر جب لفظ دو خبیث معنوں اور ایک اچھے معنیٰ میں مشترک ہو تو اس کا اطلاق ذات باری کے لئے ممنوع ہوگا۔

(الملفوظ صفحہ ۱۶۰)

سوال: اہل سنت کسے کہتے ہیں؟

جواب: حضور ﷺ صحابہ کرام، اور تابعین، و تبع تابعین، کے طریقہ پر

چلنے والوں کو اہل سنت کہتے ہیں۔(تطہیر الجنان واللسان صفحہ ۹)

سوال: وندے ماترم کہنا اسلام میں حرام کیوں ہے؟

جواب: وندے ماترم کے معنیٰ ہیں اے زمین ہم تمہارے پجاری ہیں یہ زمین سے خطاب کرنا ہے ہنود کے کروڑوں دیوتاؤں میں سے ایک دیوتا زمین بھی ہے اور اس کو مخاطب ہو کر کہا جاتا ہے کہ ہم تمہارے پجاری ہیں، پجاری بمعنیٰ عبادت کرنے کے ہیں یہ خالص مشرکانہ لفظ ہے جو مسلمان یہ نعرہ لگائے گا اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

اگر شادی شدہ ہے تو بیوی نکاح سے نکل جائے گی دوبارہ تجدید ایمان کر کے اسلام میں داخل ہو اور اگر شادی شدہ ہے تو تجدید نکاح بمہر جدید کرے۔

(بحوالہ: فتاویٰ شارح بخاری جلد 2 صفحہ 915)

سوال: پیر کو خدا کہنا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی بزرگ وولی یا انبیاء ومرسلین علیہم التحیۃ والتسلیم کو خدا کہنا یا خدا کا شریک سمجھنا صریح کفر ہے۔ایسا کہنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا۔اسے تجدید ایمان وتجدید نکاح کرنا ضروری ہے۔ جب تک وہ توبہ نہ کرے پھر سے اسلام قبول نہ کرے اور اگر شادی شدہ ہے تو دوبارہ نکاح نہ کرے تو مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے شخص سے سلام، کلام میل، جول قطعی طور پر ترک کر دیں۔

قرآن حکیم میں تمہارا رب ارشاد فرماتا ہے: **واما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین** اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (پارہ 7 رکوع نمبر 14)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمت بالخیر

طـــهــارت کا بیـــان

سوال: مستعمل پانی کسے کہتے ہیں؟

جواب: امام اہلسنت مجدد دین وملّت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ مستعمل پانی کی تعریف یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

مائے مستعمل وہ قلیل پانی ''دہ دردہ یعنی سو ہاتھ 25 گز 225 فٹ سے کم پانی'' ہے جس نے یا تو تطہیر نجاست حکمیہ سے ''یعنی نجاست حکمیہ کو دور کر کے'' کسی واجب کو ساقط ''ادا'' کیا یعنی انسان کے کسی ایسے پارہ جسم ''بدن کے حصہ'' کو مس کیا جس کی تطہیر ''پاکی'' وضو یا غسل سے بالفعل لازم تھی یا ظاہر بدن پر اس کا استعمال خود کار ثواب تھا اور استعمال کرنے والے اپنے بدن پر اس امر ثواب کی نیت سے استعمال کیا اور یوں اسقاط واجب تطہیر یا اقامت قربت کر کے یعنی وضو یا غسل کا واجب ادا ہونے یا ثواب کی نیت سے استعمال ہونے کے بعد جیسے وضو پر وضو کرنا عضو سے جدا ہو، اگرچہ ابھی تک کسی جگہ مستقر ''ٹھہرا'' نہ بلکہ روانی ''بہاؤ'' میں ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲ / صفحہ ۴۳)

سوال: پانی کب مستعمل ہوتا ہے؟

جواب: اس کی کئی صورتیں ہیں! (۱) اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہو۔ بقصد یا بلا قصد ''یعنی ارادے سے یا بغیر ارادہ'' دہ دردہ سے کم پانی میں بے دھوتے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے لائق نہیں رہا۔ (بہار شریعت حصہ ۲ / صفحہ ۵۵)

(۲) جس شخص پر نہانا فرض ہے اسکے جسم کا کوئی بے دھلا حصہ پانی سے چھو

جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا۔ اگر ڈھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حرج نہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۲ رصفحہ ۵۵)

(۳) اگر ہاتھ دھلا ہوا ہے مگر پھر دھونے کی نیت سے ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو جیسے کھانے کے لئے یا وضو کے لئے تو یہ پانی مستعمل ہو گا یعنی وضو کے کام کا نہ رہا اور اس کو پینا بھی مکروہ تنزیہی ہے۔ (بہار شریعت)

(۴) چلو میں پانی لینے کے بعد حدث ہوا، یعنی ریح وغیرہ خارج ہوئی وہ چلو والا پانی بے کار ہو گیا وضو و غسل میں کسی عضو کے دھونے میں کام نہیں آ سکتا۔

(بہار شریعت حصہ ۲ رصفحہ ۳۴)

(۵) مستعمل پانی اگر اچھے پانی میں مل جائے مثلاً وضو یا غسل کرتے وقت لوٹے یا گھڑے میں ٹپکے تو اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو یہ وضو اور غسل کے کام کا ہے ورنہ سب بیکار ہو گیا۔ (بہار شریعت حصہ ۲ رصفحہ ۶)

سوال: بغیر وضو نماز پڑھنا کفر ہے یا گناہ؟

جواب: اگر جائز سمجھ کر بغیر وضو نماز پڑھی یعنی یہ سمجھ کر کہ نماز پڑھنے کے لئے وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو یہ کفر ہے اور اگر کسی نے غلطی سے پڑھ لی تو گناہ بھی نہیں ہے۔

البتہ: وضو کر کے نماز دوبارہ پڑھنی ہو گی۔ (بہار شریعت حصہ ۱ رصفحہ ۷۰۵)

سوال: کن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: مندرجہ ذیل چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے مثلاً:

(۱) خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وضو جاتا رہا۔

(۲) گوشت میں انجکشن لگانے میں صرف اسی صورت میں وضو ٹوٹے گا جبکہ بہنے کی مقدار میں خون نکلے۔

(۳) جبکہ نس کا انجکشن لگا کر پہلے اوپر کی طرف خون کھینچتے ہیں جو کہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے۔لہذا: وضوٹوٹ جاتا ہے۔

(۴) آنکھ کی بیماری کے سبب جو آنسو بہا وہ ناپاک ہے اور وضو بھی توڑ دے گا۔

(۵) چھالا نوچ ڈالا اگر اس کا پانی بہہ گیا تو وضوٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔

(٦) کھانے پانی یا صفرا ''یعنی پہلے رنگ کا کڑوا پانی'' کی وہ قے منہ بھر ہو وضو کو توڑ دیتی ہے۔

(۷) رکوع وسجود والی نماز میں بالغ نے قہقہہ لگا دیا یعنی اتنی آواز سے ہنسا کہ آس پاس والوں نے سنا تو وضو بھی گیا اور نماز بھی گئی۔اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ صرف خود سنا تو نماز گئی وضو باقی ہے۔مسکرانے سے نہ نماز جائے گی نہ وضو۔(مراقی الفلاح صفحہ ٦١)

سوال: غسل فرض ہونے کے کتنے اور کون کون سے اسباب ہیں؟

جواب: غسل فرض ہونے کے پانچ اسباب ہیں۔

(۱) منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا۔

(۲) احتلام یعنی سوتے میں منی کا نکل جانا۔

(۳) شرمگاہ میں حشفہ ''سپاری'' داخل ہو جانا خواہ شہوت ہو یا نہ ہو، انزال ہو یا نہ ہو۔دونوں پر غسل فرض ہے۔

(۴) حیض سے فارغ ہونا۔

(۵) نفاس یعنی بچہ جننے پر جو خون آتا ہے اس سے فارغ ہونا۔

(بہار شریعت حصہ ۲ / صفحہ ۳۲۱)

سوال: جسے پیشاب کا قطرہ آتا رہتا ہے وہ نماز کیسے پڑھے؟

جواب: جس شخص کو پیشاب کا قطرہ آتا رہتا ہے کہ اس پر ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وضو کر کے فرض نماز ادا نہ کر سکا وہ صاحب عذر ہے اس کا حکم یہ ہے کہ وقت کے اندر وضو کرے اور وقت کے اخیر حصہ تک جتنی نمازیں اس وضو سے پڑھنا چاہے پڑھے۔ قطرہ کے مرض سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (ردالمحتار جلد ۱ر صفحہ ۳ر فتاویٰ فقیہ ملت جلد اوّل صفحہ ۱۰۰)

سوال: غسل کرتے وقت کلمہ و درود پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: غسل کرتے وقت کلمہ و درود شریف پڑھنا منع ہے اور خلاف سنت ہے اس وقت کسی قسم کا کلام کرنا اور دعاء پڑھنے کی بھی اجازت نہیں۔

(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ ۳۷)

سوال: کیا وضو کے بعد نماز سے پہلے یا وضو کرنے میں بات کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔ (فتاویٰ مصطفویہ صفحہ ۳۱)

سوال: فجر کے وقت میں احتلام ہو گیا اور جماعت بھی کھڑی ہے اگر غسل کرتا ہے تو جماعت چھوٹ جاتی ہے تو کیا کرنے کا حکم ہے؟

جواب: تیمّم کر کے نماز پڑھ لے اور غسل کر کے پھر ادا کرے۔

(احکام شریعت حصہ دوم صفحہ ۱۷۲)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: وضو کے بچے ہوئے پانی کو پھینک دینا کیسا ہے؟
جواب: پھینک دینا حرام ہے اور کھڑے ہو کر پینا ثواب ہے۔
(انوارالحدیث صفحہ ۱۲۷)

سوال: ناخن پالش استعمال کیا جس سے ناخنوں پر ہلکی تہ جم گئی تو وضو ہوا یا نہیں؟
جواب: صاف کیئے بغیر وضو کیا تو وضو نہ ہوا۔ (انوارالحدیث صفحہ ۱۲۷)

سوال: استنجاء کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا جائز ہے یا نہیں؟
جواب: وضو کرنا جائز ہے اُسے پھینک دینا سخت ناجائز و گناہ ہے۔
(انوارالحدیث صفحہ ۱۲۷)

سوال: نفاس والی عورت اگر دوسرے کمرے میں چلی جائے تو کیا وہ کمرہ ناپاک ہو جاتا ہے؟
جواب: نفاس والی عورت اگر کسی دوسرے مکان میں چلی جائے تو اس سے وہ مکان ناپاک نہیں ہوگا۔ چنانچہ فتاویٰ بریلی میں ہے: نفاس والی عورت کا دوسرے مکان میں جانے سے وہ مکان ناپاک نہ ہوگا۔ (فتاویٰ بریلی صفحہ ۱۲۲)

سوال: کیا عورت حیض و نفاس کی حالت میں نیاز کا کھانا نہیں پکا سکتی؟
جواب: عورت حیض و نفاس کی حالت میں نیاز کا کھانا پکا سکتی ہے شرعاً کوئی حرج نہیں۔ فتاویٰ جامعہ اشرفیہ میں ہے: حیض کی حالت میں حائضہ عورت جس طریقے

سے عام کھانا پکا سکتی ہے اس طریقے سے نیاز فاتحہ کیلئے شیرینی پکا سکتی ہے۔

(فتاویٰ جامعہ اشرفیہ جلد ۵ صفحہ ۸۹)

سوال: ایک حاملہ عورت کو مسلسل خون آتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ ایک نماز بھی خون آئے بغیر نہیں پڑھ سکتی، ایسی حالت میں اس خاتون کے روزے اور نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: دوران حمل عورت کو جو خون آئے وہ استحاضہ میں شمار ہوتا ہے، اور استحاضہ کی حالت میں نماز روزہ وغیرہ احکام ساقط نہیں ہوتے اس لئے مستحاضہ عورت نماز ادا کرے گی اور روزہ بھی رکھے گی تاہم حصول طہارت کے سلسلے میں وہ معذورین کے حکم میں ہے۔

لہذا: ہر وقت کی نماز کے لئے الگ الگ وضو کرے گی پھر اس وضو سے فرض و نفل ہر قسم کی عبادت ادا کر سکتی ہے۔

جیسا کہ البحر الرائق کتاب الطہارہ فی احکام النفاس جلد اوّل صفحہ ۳۸۶ / میں ہے: اور حاملہ عورت کا خون استحاضہ ہے کیونکہ دوران حمل بچے کی وجہ سے رحم کا منہ بند رہتا ہے اس لئے اس سے خون نہیں نکلتا، پھر بچے کے نکلنے سے رحم کا منہ کھلنے کی وجہ سے خون نکل آتا ہے۔

اور الدر المختار کتاب الطہارت باب الحیض جلد ۱ / صفحہ ۴۹۵ / میں ہے: اور استحاضہ کے خون کا حکم دائمی نکسیر کی طرح ہے جو نماز کے پورے وقت میں جاری ہو۔

لہذا: استحاضہ کا خون نہ روزہ کیلئے مانع ہے اور نہ نماز کیلئے چاہے نفل کیوں نہ ہو اور نہ جماع کیلئے مانع ہے۔

(البحر الرائق جلد ۱ / صفحہ ۳۸۶ / الدر المختار جلد ۱ / صفحہ ۴۹۵)

سوال: شیر خوار بچے کی قے اگر کپڑوں یا بدن پر لگ جائے تو اس کے ساتھ نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: واضح رہے کہ جو قے معدہ سے ہو وہ اندرونی گندگی اور نجاست پر مشتمل ہوتی ہے اسلئے وہ نجس ہے، چنانچہ اگر کوئی چیز کھانے یا پینے کے فوراً بعد معدہ تک پہنچنے سے پہلے پہلے قے ہوجائے تو یہ نہ ناقض وضو ہے نہ نجس۔

لہذا: شیر خوار بچے اگر دودھ پینے کے فوراً بعد قے کرلیں تو یہ ناپاک نہیں ہے اور اگر دودھ پی کر تھوڑا وقفہ گزرنے کے بعد قے کرلیں اور یہ اندازہ ہوسکے کہ یہ منہ بھر کے ہے تو نجس شمار ہوگا اور کپڑوں یا بدن پر قدر درہم سے زیادہ لگ جائے تو ان کا دھونا فرض ہے۔

جیسا کہ البحر الرائق جلد اوّل صفحہ 68 میں ہے: امام حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی کھانا کھا کر یا پانی، پی کر اسی وقت قے کرے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اسلئے کہ متغیر نہ ہونے کی وجہ سے یہ پاک ہے اور اس کے ساتھ تھوڑا سا قے لگا ہوگا۔

لہذا: یہ حدث نہیں اور جب حدث نہیں تو ناپاک بھی نہ ہوگا۔اسی طرح شیر خوار بچہ جب دودھ پی لے اور اسی وقت قے کرلے تو بھی یہی حکم ہے۔

(البحر الرائق جلد اوّل صفحہ ۶۸)

سوال: جس پر غسل فرض تھا وہ کلی کرنا بھول گیا پھر بعد میں اس نے کلی کی تو پاک ہوا یا نہیں؟

جواب: بعد میں اس نے کلی کرلی تو پاک ہوگیا دوبارہ غسل کی حاجت نہیں ،جیسا کہ فتاویٰ امجدیہ میں ہے: اگر بکر جنب تھا یعنی اس پر غسل فرض تھا اور کلی کرنا بھول

گیا تو طاہر نہ ہوا کہ غسل کا ایک فرض اس کے ذمہ باقی رہ گیا پھر اگر غسل کے بعد وضوئے جدید کیا جیسا کہ اکثر لوگ کر لیتے ہیں اور اس وضو میں کلی کر لی تو پاک ہو گیا تمام نمازیں ہوگئی اور اگر کلی نہ کی تو اب بھی ناپاک ہی ہے جب تک کلی نہ کر لے گا پاک نہ ہوگا اور جب کلی کر لے گا جنابت دور ہو جائے گی۔

بہرحال اگر کلی ہوگئی غسل ہو گیا نمازیں اس کی بعد کی ادا ہو گئیں پھر سے جدید غسل کی حاجت نہیں۔(فتاویٰ امجدیہ جلد ۱ رصفحہ ۱۰)

سوال: کھڑے ہو کر پیشاب کرنا کیسا ہے؟

جواب: بلا عذر و مجبوری کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ و ناپسندیدہ ہے اور اس میں کافی نقصانات بھی ہیں اسی طرح بہار شریعت جلد ۱ رحصہ ۲ رصفحہ ۴۰۹ رمیں ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ سوال ہوا تو آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں چار 4 حرج ہیں۔

(۱) بدن اور کپڑوں پر چھینٹیں پڑنا جسم و لباس بلا ضرورت شرعیہ ناپاک کرنا ہے اور یہ حرام ہے۔

(۲) ان چھینٹوں کے باعث عذابِ قبر کا استحقاق اپنے سر پر لینا۔

(۳) رہگزر پر ہو یا جہاں لوگ موجود ہوں تو باعثِ بے پردگی ہوگا بیٹھنے میں رانوں اور زانوؤں کی آڑ جاتی ہے اور کھڑے ہونے میں بالکل بے ستری اور یہ باعثِ لعنتِ الٰہی ہے۔

(۴) یہ نصاریٰ سے تشبّہ اور ان کی سنّتِ مذمومہ میں اُن کا اتباع ہے آج کل جن کو یہاں یہ شوق جاگا ہے اس کی یہی علّت اور یہ موجبِ عذاب وعقوبت ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے لا تتبعو خطوٰتِ الشّیطٰنِ شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔

(فتاویٰ رضویہ مترجم ج4 ص585 تا586)

مزید تحریر فرماتے ہیں کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا مکروہ وسنت نصاریٰ ہے رسول ﷺ فرماتے ہیں **من الجفاء ان یبول الرجل قائما** بے ادبی وبدتہذیبی ہے یہ کہ آدمی کھڑے ہوکر پیشاب کرے۔

(رواہ البزار بسند صحیح عن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اسے بزار نے بسند صحیح حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ مترجم جلد 4 صفحہ 599)

خلاصہ کلام یہ کہ اگر کسی مجبوری کے سبب کھڑے ہوکر پیشاب کیا اور کھڑے ہوکر ہی پاکی حاصل کی تو اس طرح سے بھی پاک ہو جائے گا، مگر خیال رہے کہ کسی ایسی جگہ پیشاب کرے تا کہ پیشاب کے چھینٹے جسم پر نہ پڑے، کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اکثر عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے کہ جو پیشاب کی چھینٹوں سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے۔

سوال: کسی جگہ زخم پر پٹی بندھی ہوئی ہو تو کیا وضو اور غسل کرتے وقت اُسے کھولنا ضروری ہے؟

جواب: زخم پر پٹی وغیرہ بندھی ہو اور اُسے کھولنے میں نقصان یا حرج ہو تو پٹی پر ہی مسح کر لینا کافی ہے نیز کسی جگہ مرض یا درد کی وجہ سے پانی بہانا نقصان دہ ہو تو اس پورے عضو پر مسح کر لیجئے۔

پٹی ضرورت سے زیادہ جگہ کو گھیرے ہوئے نہیں ہونی چاہئے ورنہ مسح کافی نہ ہوگا۔ ہاں اگر ضرورت سے زیادہ جگہ گھیرے بغیر پٹی باندھنا ممکن نہ ہو مثلاً بازو پر زخم ہے مگر پٹی بازو کی گولائی میں باندھی ہے جس کے سبب بازو کا اچھا حصہ بھی پٹی کے اندر چھپا ہوا ہے۔ تو اگر کھولنا ممکن ہو تو کھول کر اس حصے کو دھونا فرض ہے۔ اگر نا ممکن ہے یا کھولنا تو ممکن ہے مگر پھر ویسی نہ باندھ سکے گا اور یوں زخم وغیرہ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو ساری پٹی پر مسح کر لینا کافی ہے۔ بدن کا وہ اچھا حصہ بھی دھونے سے معاف ہو

جائے گا۔　(بہار شریعت جلد اوّل صفحہ ۳۱۸)

سوال: جب عورت حیض سے فارغ ہو تو کیا خون بند ہوتے ہی ہم بستری کرسکتے ہیں یا غسل کرنا ضروری ہے؟

جواب: اس مسئلے کی مختلف صورتیں ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

اگر حیض پورے دس دن مکمل ہونے پر بند ہوا تو پاک ہوتے ہی صحبت کرنا جائز ہے اگرچہ ابھی غسل نہ کیا ہو۔ البتہ: مستحب یہ ہے کہ غسل کے بعد صحبت کی جائے۔ اگر دس دن سے کم میں پاک ہوئی لیکن عادت کے دن پورے ہو چکے تھے تو صحبت اس وقت جائز ہے جب عورت غسل کرلے اور اگر مرض یا پانی نہ ہونے کی وجہ سے تیمّم کرنا ہو تو تیمّم کر کے نماز بھی پڑھ لے۔ یا پھر نماز کا وہ وقت جس میں پاک ہوئی ختم ہو جائے اگر وقت اتنا کم تھا کہ غسل کر کے کپڑے پہن کر الله اکبر نہ کہہ سکے تو پھر اگلی نماز کا وقت بھی گزر جائے اس صورت میں بغیر طہارت بھی اس سے صحبت جائز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

واضح رہے کہ غسل میں اتنی تاخیر کرنا کہ نماز قضاء ہو جائے حرام و گناہ ہے۔ اگر عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی حیض ختم ہو گیا تو غسل کر کے نماز شروع کردے گی لیکن اس سے صحبت کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک عادت کے دن پورے نہ ہو جائیں۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملّت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں دس دن سے کم میں حیض بند ہونے والی عورت سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا: جو حیض اپنی پوری مدت یعنی دس دن کامل سے کم میں ختم ہو جائے اس میں دو صورتیں ہیں یا تو عورت کی عادت سے بھی کم میں ختم ہوا یعنی اس سے پہلے مہینے میں جتنے دنوں آیا تھا اتنے دن بھی ابھی نہ گزرے اور خون بند

ہو گیا جب تو اس سے صحبت ابھی جائز نہیں۔

اگر چہ نہا لے اور اگر عادت سے کم نہیں مثلاً پہلے مہینے سات دن آیا تھا اب بھی سات یا آٹھ روز آ کر ختم ہوا یا یہ پہلا ہی حیض ہے جو اس عورت کو آیا اور دس دن سے کم میں ختم ہوا تو اس سے صحبت جائز ہونے کے لئے دو باتوں سے ایک بات ضروری ہے یا تو عورت نہا لے اور اگر بوجہ مرض یا پانی نہ ہونے کے تیمّم کرنا ہو تو تیمّم کر کے نماز بھی پڑھ لے۔ خالی تیمّم کافی نہیں یا طہارت نہ کرے تو اتنا ہو کہ اس پر کوئی نماز فرض ہو جائے یعنی نماز پنجگانہ سے کسی نماز کا وقت گزر جائے جس میں کم سے کم اس نے اتنا وقت پایا ہو جس میں نہا کر سر سے پاؤں تک ایک چادر اوڑھ کر تکبیر تحریمہ کہہ سکتی تھی اس صورت میں بے طہارت بھی اس سے صحبت جائز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۴ / صفحہ ۳۵۲)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ اس مسئلے کی صورتیں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

پورے دس دن پر ختم ہوا تو پاک ہوتے ہی جماع جائز ہے۔ اگر چہ اب تک غسل نہ کیا ہو مگر مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد جماع کرے۔ دس دن سے کم میں پاک ہوئی تو جب تک غسل نہ کر لے یا وہ وقت نماز جس میں پاک ہوئی گزر نہ جائے جماع جائز نہیں اور وقت اتنا نہیں تھا کہ اس میں نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے تو اس کے بعد کا وقت گزر جائے یا غسل کرے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ عادت کے پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا اگر چہ غسل کر لے جماع ناجائز ہے جب تک کہ عادت کے دن پورے نہ ہو لیں۔

جیسے کسی کی عادت چھ دن کی تھی اور اس مرتبہ پانچ ہی روز آیا تو اسے حکم ہے کہ نہا کر نماز شروع کر دے مگر جماع کے لئے ایک دن اور انتظار کرنا واجب ہے۔

(بہار شریعت جلد اوّل صفحہ ۳۸۲)

سوال: عورت کو حیض کیوں آتا ہے؟ اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ حیض آنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

عورت بالغہ کے بدن میں فطرۃً ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانہ میں ہی خون دودھ ہو جائے اور ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پلانے کے زمانہ میں اس کی جان پر بن جائے۔ یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیرخوارگی میں خون نہیں آتا اور جس زمانہ میں نہ حمل ہو نہ دودھ پلانا وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں ہو جائیں۔

(بہار شریعت جلد اوّل صفحہ ۳۷۱)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمت بالخـــــــــــیر

اذان کا بیـــــان

سوال: داڑھی منڈانے والا اذان کہہ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: داڑھی منڈانے والا فاسق ہے۔ درمختار جلد پنجم صفحہ ۲۶۱ر میں ہے۔ محرم علی الرجل قطع لحیة داڑھی منڈانے والے کی اذان مکروہ ہے اس لئے کہ وہ فاسق ہے۔ اوور درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۲۸۹ میں ہے یکرہ اذان فاسق اھ اور حضرت صدرالشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں خنثیٰ و فاسق اگرچہ عالم ہی ہو اور نشہ والے اور پاگل اور ناسمجھ بچے اور جنب کی اذان مکروہ ہے۔ ان سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے۔

(بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۳۱ر فقیہ ملت جلد ار صفحہ ۸۶)

سوال: وقت سے پہلے اذان دے دی تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وقت ہونے سے پہلے اذان دے دیا تو وقت ہونے کے بعد اذان کو دُہرایا جائے یعنی پھر سے دینا ہوگا۔

جیسا کہ بہار شریعت میں ہے۔ وقت ہونے کے بعد اَذان کہی جائے، قبل از وقت کہی گئی یا وقت ہونے سے پہلے شروع ہوئی اور اَثنائے اَذان میں وقت آ گیا تو اعادہ کی جائے۔ (متون، درمختار، بہار شریعت جلد اوّل حصہ سوم صفحہ نمبر ۴۶۵)

سوال: ہر نماز سے پہلے اذان کیوں دی جاتی ہے؟ اس کی حکمت اور سبب کیا ہے؟

جواب: ہر نماز سے پہلے اذان اس لئے دی جاتی ہے کہ یہ شریعت کا حکم ہے

جس طرح ہمیں یہ حکم ہے کہ دن میں پانچ وقت نماز پڑھیں۔اسی طرح یہ بھی حکم ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے پہلے اذان دی جائے۔اگر چہ نماز فرض اور اذان سنت ہے لیکن اذان کی اہمیت اس بنا پر بھی ہے کہ یہ شعائر دین اور شعائر اسلام میں سے ہے۔یعنی دین اسلام کی علامتوں اور پہچانوں میں سے ایک اہم علامت ہے۔

جیسا کہ ترمذی شریف میں ہے: حضور ﷺ صحابہ کرام کو جہاد پر روانہ کرتے وقت مجاہدین اور امیر لشکر کو جو اہم ہدایات اور نصیحتیں فرماتے تھے۔ان میں ایک یہ بھی تھی کہ اگر کسی علاقے میں اذان کی آواز سنائی دے تو وہاں حملہ نہ کیا جائے۔

(ترمذی شریف)

سوال: اگر کوئی فجر کی اذان میں الصلاۃ خیر من النوم کہنا بھول گیا تو اذان ہو جائیگی یا دوبارہ دی جائے گی؟

جواب: فجر کی اذان میں الصلاۃ خیر من النوم کہنا مستحب ہے اگر کوئی فجر کی اذان میں یہ کہنا بھول گیا تو اذان ہو جائے گی دوبارہ دینا ضروری نہیں۔

(بہار شریعت حصہ اوّل صفحہ ۴۷۰)

سوال: کیا اشراق وچاشت کے لئے بھی اذان ہوگی؟

جواب: فرائض کے سوا باقی نمازوں مثلاً وتر، جنازہ، عیدین، نذر "یعنی منت کی نماز" سنن تراویح، استسقاء "یعنی بارش طلب کرنے کی نماز" چاشت، کسوف "یعنی سورج گہن کی نماز"، خسوف "یعنی چاند گہن کی نماز" نوافل میں اذان نہیں۔

(بہار شریعت جلد اوّل صفحہ ۴۶۵)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: اگر بے وضو نے اذان دی تو کیا حکم ہے؟

جواب: بے وضو کی اذان صحیح ہے مگر بے وضو شخص کا اذان کہنا مکروہ تنزیہی ہے۔

(فتاویٰ فقیہ ملت)

سوال: عورت اگر اذان کی آواز سُن کر سَر نہ ڈھانپے شرعاً اس پر کوئی حکم ہے؟

جواب: عورتوں کو گھروں میں عام حالات میں بھی سر پر دوپٹہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہئے لیکن اگر عورت گھر میں ہو اور کسی قسم کی بے پردگی کا اندیشہ نہ ہو اور اذان کے وقت سر پر رکھنے کے لئے دوپٹہ یا چادر دستیاب نہ ہو تو شرعاً وہ گناہگار نہ ہوگی کہ اذان کے وقت عورت کیلئے سر ڈھانپنا ضروری نہیں۔

لہذا: اگر کوئی خاتون اذان کے وقت سر نہ ڈھانپے تو وہ گناہ گار نہ ہوگی۔ ادب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے عورت سر پہ دوپٹہ آنچل, چادر رکھ لیں یہ اچھی بات ہے تاکہ اس کی برکت سے مستفید ہو سکیں۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد ۵/صفحہ ۳۱۶/کتاب الکراھیۃ, الباب الاربع)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمت بالخـــــــــیر

نمــــاز کا بیـــــان

سوال: نمازی کے آگے سے گزرنا کیسا ہے؟

جواب: نمازی کے آگے سے گزرنا بہت سخت گناہ ہے۔نمازی کے آگے سے گزرنے والا گناہگار ہوتا ہے،اور نمازی کی نماز میں کوئی خلل نہیں آتا۔

(فتاویٰ رضویہ جلد۳ صفحہ ۴۰۱)

سوال: کیا نمازی کے سامنے سے ہٹنا بھی منع ہے؟

جواب: نہیں۔نمازی کے سامنے سے ہٹنا منع نہیں ہے۔(بہار شریعت حصہ۳ صفحہ ۱۰۹)

سوال: حالت نماز میں شدت سے پاخانہ یا پیشاب کی حاجت معلوم ہو یا ریاح کا غلبہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نماز کے دوران یہ حالت پیدا ہو جائے اور وقت میں گنجائش ہو تو نماز توڑ دینا واجب ہے،اور اگر نماز پڑھ لی تو گہنگار ہوگا اور نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔(بہار شریعت جلد۳ صفحہ ۱۶۶)

سوال: رومال،شال،چادر وغیرہ لیکر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: رومال،شال،چادر یا رضائی وغیرہ کے دونوں کنارے لٹکے ہوئے ہوں یہ ممنوع اور مکروہ تحریمی ہے۔اور اگر ایک کنارہ دوسرے شانہ پر ڈال دیا اور دوسرا کنارہ لٹک رہا ہے تو حرج نہیں لیکن اگر چادر یا رومال صرف ایک ہی مونڈھے پر اس طرح ڈالا کہ ایک کنارہ آگے یعنی سینہ کی طرف لٹک رہا ہے۔اور دوسرا کنارہ پیٹھ کی جانب لٹک رہا ہے تو بھی نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد۳ صفحہ ۴۴۷ بہار شریعت جلد۲ صفحہ ۱۶۶)

سوال: نماز جماعت سے کیوں پڑھی جاتی ہے؟ اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: جماعت سے نماز ادا کرنے میں بہت سی دینی حکمتیں ہیں، دینی فائدہ یہ ہے کہ اگر جماعت میں ایک کی نماز قبول ہوگئی تو سب کی قبول اور با جماعت نماز پڑھنے سے ۲۷ رگناہ ثواب زیادہ ملتا ہے۔

جماعت کیلئے آنے جانے میں ہر قدم پر دس نیکیاں ملتی ہے اور دُنیاوی حکمتیں یہ ہیں کہ جماعت کی برکت سے قوم منظّم رہتی ہے۔ آپسی اتفاق بڑھتا ہے روزانہ پانچ بار کی ملاقات سے دعا سلام دل کی عداوت ،نفرت، کینہ، رنجش گلے شکوے دور ہوتے ہیں۔ جماعت سے متکبرین کا غرور ٹوٹتا ہے۔ مساویانہ نظام قائم ہوتا ہے جس میں نہ کوئی امیر ہوتا ہے نہ غریب نہ کوئی غلام ہوتا ہے نہ آقا بلکہ یہاں بادشاہ کو بھی غریب فقیر کے ساتھ کھڑا ہونا پڑتا ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب محتاج وغنی ایک ہوئے
تری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

سوال: عورت اور مرد کی نماز میں فرق کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ مرد اور عورت کی پیدائش میں واضح فرق رکھا ہے، یہ کہنا کہ عورت اور مرد میں کوئی فرق نہیں یہ فطرت کے خلاف بغاوت ہے۔ چنانچہ شریعت نے عبادت میں بھی عورت کو ایام مخصوص میں نماز معاف کیا، روزے قضا کرنے کی اجازت دی۔ نماز میں بھی دونوں کے جسمانی فرق کی وجہ سے کھڑے ہونے جھکنے اور بیٹھنے میں رعایت کا لحاظ رکھا۔ جو حسب ذیل ہے۔

۔۔۔عورت۔۔۔	۔۔۔مرد۔۔۔
(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھائے ۔	(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے ۔
(۲) ہاتھ چادر کے اندر یا دوپٹہ سے کندھوں تک اٹھائے۔	(۲) ہاتھ آزاد رہے یعنی کسی چادر کے اندر چھپے نہ رہے۔
(۳) دائیں ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے۔	(۳) دائیں ہتھیلی بائیں کلائی پر رکھے انگوٹھا اور چھوٹی اُنگلی سے بائیں کلائی کو پکڑے۔
(۴) سینے پر ہاتھ باندھے نظر سجدہ گاہ پر ہو۔	(۴) ہاتھ ناف کے نیچے باندھے نظر سجدہ کی جگہ رہے۔
(۵) رکوع میں اتنا جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائے۔	(۵) رکوع میں اتنا جھکے کہ پیٹھ بالکل سیدھی رکوع میں ہاتھوں پر زور دے کر اپنے بدن کا وزن گھٹنوں پر ڈالیں۔
(٦) رکوع میں ہاتھ کی انگلیاں ملی ہوئی ہوں۔	(٦) رکوع میں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی رہے۔
(۷) رکوع میں کسی قدر گھٹنوں کو جھکائے رکھیں یعنی کسی قدر خم رہے۔	(۷) رکوع میں گھٹنوں کو خوب سیدھا رکھیں خم نہ آنے دے۔
(۸) رکوع میں صرف گھٹنوں پر ہاتھ رکھے گھٹنوں کو پکڑے نہیں۔	(۸) رکوع میں گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لے۔
(۹) رکوع میں سمٹی رہے۔	(۹) رکوع میں کشادہ رہے۔
(۱۰) سجدہ میں اپنی بغلوں کو خوب سمٹے رکھے۔ مردوں کی طرح سرین اٹھا کر سجدہ نہ کریں پیر دائیں بازو رہے۔	(۱۰) سجدہ میں دونوں پاؤں کی انگلیوں کا رُخ قبلہ جانب رہے اور ان کا پیٹ زمین سے لگا رہے۔

(۱۱) سجدہ میں دونوں ہاتھ کہنیوں تک زمین پر بچھا دے اور دونوں ہاتھوں کی بغلوں کو ملا کر رکھیں۔	(۱۱) سجدہ میں ہتھیلیاں زمین پر بچھی ہوئی رکھے۔ کہنیاں زمین سے اونچی اور بغلیں کشادہ رہے۔
(۱۲) قعدہ میں دونوں پاؤں داہنی جانب نکال کر سرین پر بیٹھے۔	(۱۲) قعدہ میں داہنا پاؤں کھڑا، اور بایاں پاؤں بچھا کر بیٹھے۔
(۱۳) قعدہ اور سجدہ میں انگلیاں ملی ہوئی رہے۔	(۱۳) قعدہ اور سجدہ میں انگلیاں کسی قدر کشادہ رہے۔
(۱۴) قعدہ میں دونوں ہاتھ اپنے زانوں کے درمیان رکھے۔	(۱۴) قعدہ میں دونوں ہاتھ کی انگلیوں کے کنارے اپنے گھٹنوں کے آخری حصوں سے ملائے رکھے۔
(۱۵) عورتوں پر جمعہ کی نماز نہیں ہے وہ اپنے گھر میں اس وقت ظہر ادا کرے۔	(۱۵) مردوں پر جمعہ واجب ہے۔
(۱۶) عورتوں پر نماز عید واجب نہیں۔	(۱۶) مردوں پر نماز عیدین واجب ہے۔

نوٹ: ان تمام باتوں میں بعض باتیں واجب، بعض سنت اور بعض مستحب ہیں۔

لہذا: عورت کو ان مسائل کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

(عورتوں کا زیور شریعت صفحہ ۶۸/۶۹)

سوال: نماز کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو قبلہ رو دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کان تک لے جائیں کہ انگوٹھے کان کی لو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے نہ خوب کھولے ہوئے بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں نیت کر کے **اللہ اکبر** کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ

لے یوں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیاں کلائی کے اغل بغل اور ثناء پڑھے۔

سبحانک اللھم وبحمدک و تبارک اسمک و تعالی جدک ولااله غیرک پھر تعوذ یعنی **اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم** پڑھے پھر تسمیہ یعنی **بسم اللہ الرحمن الرحیم** کہے پھر **الحمد** پڑھے اور ختم پر آمین آہستہ کہے اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھے یا ایک آیت کہ تین کے برابر ہو اب **اللہ اکبر** کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے، اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں ایک طرف خوب پھیلی ہوں اور نہ یوں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف ایک فقط انگوٹھا اور پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو اونچا نیچا نہ ہو اور کم سے کم تین بار **سبحان ربی العظیم** کہے پھر **سمع اللہ لمن حمدہ** کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور منفرد ہو تو اس کے بعد **اللھم ربنا ولک الحمد** کہے پھر **اللہ اکبر** کہتا ہوا سجدہ میں جائے یوں کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے نہ یوں کہ صرف پیشانی چھو جائے اور ناک کی نوک لگ جائے۔

بلکہ پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے اور بازوؤں کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو جمے ہوں اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کو ہوں اور کم از کم تین بار **سبحان ربی الاعلیٰ** کہے پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے ان کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں۔ پھر **اللہ اکبر** کہتا ہوا سجدے کو جائے اور اسی طرح سجدہ کرے۔ پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے۔ اب صرف **بسم اللہ الرحمن الرحیم** پڑھ

کر قرأت شروع کر دے۔ پر اسی طرح رکوع اور سجدہ کر کے داہنا قدم کھڑا کر کے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور **التحیات للہ والصلوۃ والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد عبدہ ورسولہ۔** پڑھے اور اس میں کوئی حرف کم وبیش نہ کرے اور اس کو تشہد کہتے ہیں۔

اور جب کلمہ **لا** کے قریب پہنچے داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیاں اور اسکے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ **لا** پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر اس کو جنبش نہ دے اور کلمہ **الا** پر گرادے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لے اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کھڑا ہو اور اسی طرح پڑھے مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں **الحمد** کے ساتھ سورت ملانا ضروری نہیں، اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کریگا۔ اس میں تشہد کے بعد درود ابراہیمی پڑھے پھر دُعاء ماثورہ پڑھ کر دائیں شانے کی طرف منہ کر کے **السلام علیکم ورحمۃ اللہ** کہے پھر بائیں طرف منہ کر کے **السلام علیکم ورحمۃ اللہ** کہے یہ طریقہ امام یا تنہا مرد کے پڑھنے کا ہے مقتدی کے لئے یہ جائز نہیں کہ امام کے پیچھے فاتحہ یا اور کوئی سورت پڑھے۔

(بہار شریعت حصہ ۸/صفحہ ۹۰۶)

سوال: اگر دوران نماز موبائل فون کی ٹون بجے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: اگر موبائل فون جیب میں ہے تو ایک ہاتھ سے عمل قلیل کے ذریعے موبائل بند کر دیں، تا کہ دوسروں کی نماز میں خلل واقع نہ ہو، اگر موبائل فون مصلے پر ہے اور عمل قلیل کے ذریعے بند کرنا ممکن نہ ہو اور لوگوں کی نماز میں خلل آرہا ہو تو نمازی کو چاہئے کہ نماز توڑ کر موبائل بند کر دے اور دوبارہ نماز میں شامل ہو۔ ہمارا مشورہ تو یہی ہے کہ مسجد میں داخل ہونے سے قبل ہی اپنا موبائل بند کر دیں، سائلنٹ پر بھی نہ رکھیں،

ورنہ دھیان موبائل کی طرف ہی ہوگا، اپنے رب سے ایسی محبت ہو کہ مسجد میں داخل ہوتے ہی سارے رابطے منقطع کر کے صرف اور صرف اپنے رب سے لو لگا لیں۔

(۲۰۰/سوالات کے جوابات صفحہ۳)

سوال: اگر وقت ختم ہو جانے کا اندیشہ ہو تو چلتی ٹرین میں نماز ادا کرنا کیسا ہے؟

جواب: چلتی ہوئی ٹرین میں نفل نماز پڑھنا جائز ہے مگر فرض واجب اور سنت فجر پڑھنا جائز نہیں۔ اسلئے کہ نماز کیلئے شروع سے آخر تک اتحاد مکان اور جہت قبلہ شرط ہے اور چلتی ہوئی ٹرین میں شروع نماز سے آخر تک قبلہ رخ رہنا اگر چہ بعض صورتوں میں ممکن ہے لیکن اختتام نماز تک اتحاد مکان یعنی ایک جگہ رہنا کسی طرح ممکن نہیں اس لئے چلتی ہوئی ٹرین میں نماز پڑھنا صحیح نہیں۔ ہاں اگر نماز کے اوقات میں نماز پڑھنے کی مقدار ٹرین کا ٹھہرنا ممکن نہ ہو تو چلتی ہوئی ٹرین میں نماز پڑھ لے پھر موقع ملنے پر اعادہ کرے۔

بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ ۱۹/ میں ہے۔ چلتی ریل گاڑی پر بھی فرض واجب اور سنت فجر نہیں ہوسکتی اور اس کو جہاز و کشتی کے حکم میں تصور کرنا غلطی ہے کہ کشتی اگر ٹھہرائی بھی جائے جب بھی زمین پر نہ ٹھہرے گی اور ریل گاڑی ایسی نہیں اور کشتی پر بھی اسی وقت نماز جائز ہے جب وہ بیچ دریا میں ہو۔ کنارہ پر ہو اور خشکی پر آ سکتا ہو تو اس پر بھی جائز نہیں ہے۔

لہذا: جب اسٹیشن پر گاڑی ٹھہرے اس وقت یہ نمازیں پڑھیں۔ اور اگر دیکھے کہ وقت جاتا ہے تو جس طرح بھی ممکن ہو پڑھے پھر جب موقع ملے اعادہ کرے کہ جہاں من جهة العباد کوئی شرط یا رکن مفقود ہو اس کا یہی حکم ہے۔ اور کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھے اور بیٹھ کر رکوع و سجدہ نہ کر سکے تو اشارہ سے پڑھے مگر سجدہ

میں رکوع سے زیادہ جھکے اور ایسی پڑھی ہوئی نمازیں موقع ملنے پر دوبارہ پڑھے۔

(فتاویٰ فقیہ ملت جلد ا/صفحہ ۹۶/۷۹)

سوال: ایک مٹھی سے کم داڑھی والے کو امام بنانا کیسا ہے؟

جواب: ایک مٹھی سے کم داڑھی رکھنے والوں کی امامت جائز نہیں اور اس کو امام بنانا گناہ اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی پڑھ لی ہو تو لوٹانا ضروری ہے۔

(فتاویٰ بحرالعلوم جلد ۳/صفحہ ۲۶۸)

سوال: نماز کی حالت میں ایک ہی جگہ تین بار کھجلانا کیسا ہے؟

جواب: ایک رکن میں تین بار کھجلانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

(قانون شریعت حصہ اوّل صفحہ ۱۱۵)

سوال: نماز میں ایک ہی سورہ کو دوبارہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: سہواً ہو تو مضائقہ نہیں اگر قصداً ہو تو ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے ہاں اگر دوسری صورت یاد نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (انوار شریعت صفحہ ۶۰)

سوال: نماز میں اگر ٹوپی گر جائے تو اُٹھانا چاہئے یا نہیں؟

جواب: نماز میں اگر ٹوپی گر پڑی تو اُٹھا لینا افضل ہے۔ جب کہ عمل کثیر کی حاجت نہ ہو اور اگر بار بار اٹھانی پڑے تو چھوڑ دے اور نہ اٹھانے میں خشوع وخضوع مقصود ہو تو نہ اٹھانا افضل ہے۔ (احکام شریعت)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: نماز پڑھنے کی جگہ میں تصویر ہو تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نمازی کے آگے دائیں بائیں تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے اور پیچھے ہونا بھی مکروہ ہے۔ پھر سے نماز ادا کرنا واجب ہے۔ (بہارشریعت)

سوال: نماز میں کُرتا کا بٹن کھلا ہونے سے نماز ہو جائے گی یا کوئی خرابی لازم آئیگی؟

جواب: بٹن نہ لگانا اگر اُس سے نیچے کرتا وغیرہ نہیں اور سینہ کھلا رہا تو ظاہر کراہت تحریمی اور نیچے کرتا وغیرہ ہے تو مکروہ تنزیہی ہے۔

(بہارشریعت حصہ ۳ / صفحہ ۱۲۴)

سوال: جس کپڑے پر جاندار چیز کی تصویر ہو تو اس کو پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(قانون شریعت حصہ اوّل صفحہ ۱۳۴)

سوال: نماز میں زور سے ہنسا تو کیا نماز ٹوٹ گئی یا وضو بھی ٹوٹ گیا؟

جواب: زور سے قہقہہ لگانے میں نماز اور وضو دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔

(قانون شریعت حصہ اوّل صفحہ ۴۹)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: حالت نماز میں سامنے سانپ یا بچھو آ گیا تو نماز توڑنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نماز میں سامنے بچھو یا سانپ آ جائے تو مارنے کی اجازت ہے اگر چہ نماز ٹوٹ جائے۔ (قانون شریعت حصہ اوّل صفحہ ۱۳۰)

سوال: حافظ نے تراویح میں پورے قرآن کی تلاوت کی اور کبھی سجدہ تلاوت نہ کیا مگر اس پر ایک بھی سجدہ تلاوت واجب نہ رہا اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: اس کی صورت یہ ہے کہ سجدہ کی آیتوں کو پڑھنے کے بعد فوراً نماز کا سجدہ کر لیا یعنی آیت سجدہ کے بعد تین آیتوں سے زیادہ نہ پڑھی اور رکوع کر کے سجدہ کیا تو اگر چہ سجدہ تلاوت کی نیت نہ ہوا دا ہو گیا اب اسکے ذمہ سجدہ تلاوت واجب نہیں رہا۔

(بہار شریعت حصہ ۲ر صفحہ ۶۹)

سوال: ایک رکعت میں دو بار سورہ فاتحہ پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہے یا نہیں؟

جواب: فرض کی پہلی دو رکعت میں اور نفل و وتر کی کسی رکعت میں سورت سے پہلے دو بار سورۂ فاتحہ پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے البتہ: **الحمد** کے بعد سورت پڑھی اسکے بعد پھر **الحمد** پڑھی تو سجدہ سہو واجب نہیں یوں ہی فرض کی پچھلی رکعتوں میں فاتحہ کی تکرار سے مطلقاً سجدہ سہو واجب نہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۴ر صفحہ ۵۰)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: جو سیاہ خضاب لگانے کا عادی ہے اسکی امامت کیسی ہے؟

جواب: سیاہ خضاب کا عادی ہو تو اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔

(فتاویٰ امجدیہ جلد اوّل صفحہ ۱۶۰)

سوال: عوام میں مشہور ہے کہ صبح کی نمار کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج زرد ہونے تک کوئی نماز جائز نہیں یہ کہاں تک درست ہے؟

جواب: یہ مسئلہ غلط مشہور ہے صحیح مسئلہ یہ ہے کہ صبح صادق کے بعد سے سورج طلوع ہونے تک اور عصر کی نماز کے بعد سے آفتاب زرد ہونے تک نفل نماز پڑھنا منع ہے۔لیکن قضا نماز بغیر کسی کراہت کے جائز ہے۔(ھندیہ جلد ا/صفحہ ۵۲۶)

سوال: جماعت میں شامل ہونے کیلئے دوڑ کر جانا کیسا ہے؟

جواب: جماعت میں شامل ہونے کیلئے دوڑ نا منع ہے بلکہ حدیث شریف میں ہے کہ جب نماز قائم ہو جائے تو دوڑ کر نہ آؤ بلکہ چل کر آؤ اور اطمینان اپنے اوپر لازم رکھو جو امام کے ساتھ مل جائے پڑھ لو اور جو باقی رہے اسے پورا کر لو کہ جب کوئی شخص نماز کا ارادہ کرتا ہے تو گویا وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ جلد ا/صفحہ ۱۶۳)

سوال: لنگوٹ پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: بلا کراہت جائز ہے۔(فتاویٰ امجدیہ جلد ا/صفحہ ۱۹۳)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: امام سے غلطی ہوئی مقتدی نے لقمہ دیا صحیح لقمہ دیا اور امام نے قبول کرلیا تو لقمہ دینے اور لینے کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوا یا نہیں؟

جواب: مقتدی کے صحیح لقمہ دینے اور امام کے قبول کر لینے کی وجہ سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (فتاویٰ امجدیہ جلد ۱ر صفحہ ۲۷۷)

سوال: رمضان المبارک میں وتر جماعت سے پڑھی جاتی ہے تو اگر کسی کی ایک رکعت چھوٹ گئی اور وہ دوسری رکعت میں شامل ہوا تو وہ امام کے پیچھے دعاء قنوت پڑھے گا یا اپنی چھوٹی ہوئی رکعت میں پڑھے گا؟

جواب: جب وتر کی دوسری رکعت میں شامل ہو تو دعاء قنوت امام کے ساتھ پڑھے گا اپنی چھوٹی ہوئی رکعت میں نہیں پڑھے گا کہ دوبارہ پڑھنے کی اجازت نہیں۔

(فتاویٰ فقیہ ملّت ج دوم صفحہ ۲۰۶)

سوال: ظہر وعصر میں آہستہ اور مغرب وعشاء اور فجر میں زور سے قرأت کی وجہ کیا ہے؟

جواب: شروع زمانہ اسلام میں کفار کا غلبہ تھا وہ قرآن شریف سن کر اللہ تعالیٰ قرآن مقدس حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضور ﷺ کو گالیاں دیتے تھے۔ چونکہ ظہر وعصر میں وہ آوارہ گھومتے تھے اسلئے ان دو نمازوں میں آہستہ قرأت کا حکم ہوا۔ اسکے برخلاف مغرب میں کھانے میں مشغول ہوتے۔ عشاء میں سو جاتے اور فجر میں جاگتے نہ تھے اسلئے ان نمازوں میں جہری قرأت کا حکم ہوا، اب اگر چہ وہ حالت نہ رہی مگر حکم وہی رہا کہ مسلمان مغلوبیت کو یاد کر کے اب غلبہ اسلام پر خدا کا شکر ادا کریں۔

(ماہنامہ کنزالایمان صفحہ ۱۸ر ستمبر ۲۰۱۵)

سوال: امام سے قرأت میں بھول ہوئی مقتدی نے لقمہ دیا مگر امام نے نہ لیا تو ایسی صورت میں لقمہ دینے والے کی نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: اگر امام نے غلطی ایسی کی تھی کہ لقمہ لئے بغیر معنیٰ درست نہ ہوتے ہوں تو کسی کی نماز نہ ہوئی نہ امام کی اور نہ ہی مقتدی کی لیکن اگر غلطی ایسی تھی جس سے معنیٰ فاسد نہ ہوتے ہوں تو جس کا لقمہ امام نے نہ لیا اس کی نماز پر کوئی اثر نہ پڑا۔

(فتاویٰ امجد جلد اوّل صفحہ ۱۸۹)

سوال: تراویح یا پنجگانہ نماز میں امام بقدر کفایت تلاوت کر چکا تھا اسکے بعد قرأت میں اسے بھول ہوئی مقتدی نے لقمہ دیا امام نے لے لیا لقمہ لینے کی وجہ سے امام کو سجدہ سہو بھی کرنا پڑے گا؟

جواب: جی نہیں امام پر اس صورت میں سجدہ سہو نہیں۔ سجدہ سہو اس وقت ہوتا ہے کہ جب کوئی نماز کا واجب بھولے سے رہ جائے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے سجدہ سہو واجب کو چھوڑنے یا اس میں تاخیر کرنے سے ہی واجب ہوتا ہے آگے مزید ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ سجدہ سہو کا وجوب صرف ایک ہی صورت میں ہوتا ہے وہ ہے واجب کا ترک کرنا۔ (فتاویٰ ھندیہ جلد اوّل صفحہ ٦٥)

سوال: امام کی نیت چار فرضوں کی تھی پہلی دو رکعت ختم کر چکا تھا بیچ میں التحیات بھول گیا اور اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو گیا بعد کو مقتدی نے بتایا وہ بیٹھ گیا، التحیات پڑھی۔ اور آخر میں سجدہ سہو کیا، اب مقتدی اور امام کی نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: اگر امام ابھی پورا سیدھا کھڑا نہ ہونے پایا تھا کہ مقتدی نے بتایا اور

وہ" یعنی امام بیٹھ گیا تو سب کی نماز ہوگئی اور سجدہ سہو کی حاجت نہ تھی اور اگر امام پورا کھڑا ہو گیا تھا اس کے بعد مقتدی نے بتایا تو مقتدی کی نماز اسی وقت جاتی رہی اور جب اس کے کہنے سے امام لوٹا تو اسکی بھی گئی اور سب کی گئی اور اگر مقتدی نے اس وقت بتایا تھا کہ امام ابھی پورا سیدھا نہ کھڑا ہوا تھا کہ اتنے میں پورا سیدھا ہو گیا اسکے بعد لوٹا تو مذہب احمد میں نماز ہو تو سب کی گئی مگر مخالفت حکم کے سبب مکروہ ہوئی کہ سیدھا کھڑا ہونے کے بعد قعدہ اولیٰ کے لئے لوٹنا جائز نہیں، نماز کا اعادہ کریں خصوصاً ایک مذہب قوی پر نماز ہوئی ہی نہیں تو اعادہ فرض ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۸/صفحہ ۲۱۴)

سوال: اگر امام نے آہستہ والی نماز میں یعنی ظہر اور عصر میں آواز سے قرأت کر دی تو سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب: اگر آہستہ والی نماز میں یعنی ظہر اور عصر میں امام نے بلند آواز سے قرأت کر لی تو آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔ (ردالمحتار جلد ۲/صفحہ ۸۱)

سوال: آدھی آستین کا کرتا یا ہاف شرٹ پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اگر پوری آستین کا کوئی دوسرا کپڑا موجود ہے تو آدھی آستین کا کرتا یا ہاف شرٹ پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے ورنہ بلا کراہت جائز ہے۔ فتاویٰ امجدیہ میں ہے جس کے پاس کپڑے موجود ہوں اور صرف نیم آستین یا بنیائن پہن کر نماز پڑھتا ہے تو کراہت تنزیہی ہے اور اگر کپڑے موجود نہیں تو کراہت بھی نہیں معاف ہے اور اگر کرتے یا اچکن کی آستین چڑھا کر نماز پڑھتا ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہے۔

(عوام میں مشہور غلط فہمیوں کی اصلاح صفحہ ۹۹)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: کیا نماز تہجد کیلئے سونا شرط ہے جو لوگ رات بھر شب بیداری کرتے ہیں وہ تہجد کس طرح ادا کریں۔ کئی بزرگوں کے واقعات ملتے ہیں کہ وہ رات بھر یادالٰہی کرتے تھے وہ کس طرح نماز تہجد ادا کرتے تھے؟

جواب: ایسے لوگوں کو چاہئے کہ نماز عشاء کے بعد سو جائیں پھر اُٹھ کر تہجد پڑھیں اب جو بھی نفل پڑھیں تہجد ہوگی۔ اور جن بزرگوں کے متعلق شب بیداری کرنے کے ساتھ ساتھ تہجد پڑھنے کے واقعات ملتے ہیں، ان حضرات کا یہی حال تھا کہ نماز عشاء کے بعد تھوڑی ہی دیر سہی سو رہتے تھے پھر اُٹھ کر نوافل ادا کرتے تھے۔ یہ اور بات ہے کہ ان کا سونا ایسی حالت پر ہوتا کہ جس میں وضو ٹوٹنے کا حکم نہیں لگایا جاسکتا تھا۔

(فتاویٰ علمیہ جلد اوّل صفحہ ۲۴۶)

سوال: جو امام داڑھی منڈاتا ہو یا کترواکر ایک مٹھی سے کم کرواتا ہو اُس کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اُس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے، یعنی پڑھنا گناہ اور پڑھ لی تو اس کا لوٹانا واجب، کیونکہ داڑھی منڈانے والا فاسق معلن ہے اور فاسق معلق کے پیچھے نماز کا یہی حکم ہے۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ جو شخص داڑھی اپنی مقدار شرح سے کم رکھتا ہے اور ہمیشہ ترشواتا ہے اس کا امامت کرنا نماز میں شرعاً کیا حکم رکھتا ہے، تو جواباً ارشاد فرمایا: وہ فاسق معلن ہے اور اسے امام بنانا گناہ اور اسکے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ تحریمی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۶ / صفحہ ۵۶۶)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: سارے داڑھی منڈے جمع ہو جائیں تو کیا ایک داڑھی منڈے کو امام بنا کر با جماعت نماز ادا کریں یا اکیلے اکیلے نماز ادا کریں؟

جواب: سارے داڑھی منڈے ہوں تو اکیلے اکیلے نماز پڑھیں، اگر ایک داڑھی منڈے کو امام بنا کر اُسکے پیچھے نماز پڑھی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور اس کا اعادہ واجب ہے، امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جب مبتدع فاسق معلن کے سوا کوئی امام نہ مل سکے تو فرداً تنہا تنہا پڑھیں، کہ جماعت واجب ہے اور اس کی تقدیم ممنوع بکراہت تحریم اور واجب ہے ومکروہ تحریمی، دونوں ایک مرتبہ میں ہیں۔ **درؤ المفاسد اهم من جلب المصالح** (فاسد کو دور کرنا مصالح کے حصول سے اہم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۳ / صفحہ ۲۷۳ ج)

فتاویٰ فیض الرسول میں ہے، داڑھی منڈانے والے فاسق معلن کے پیچھے داڑھی منڈانے والوں کی نفس نماز تو ہو جائے گی مگر پڑھنے والے گناہ گار ہوں گے اور نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی۔

لہذا: واجب کیلئے مکروہ تحریمی کا ارتکاب نہ کیا جائے کہ مکروہ تحریمی کا اعتناء واجب سے اہم واعظم ہے۔ (فتاویٰ فیض درسول جلد ۱ / صفحہ ۲۵۹)

سوال: ایک شخص نے نماز پڑھائی، نماز سے فراغت کے بعد اسے معلوم ہوا کہ میں بے وضو تھا، اب جماعت میں شریک ہونے والے بعض لوگوں کو تو وہ جانتا ہے، لیکن بعض لوگ ایسے بھی تھے جنہیں وہ نہیں جانتا، ایسی صورت میں نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس میں شک نہیں کہ نماز کے لئے وضو شرط ہے اور بغیر وضو کے نماز جائز نہیں چاہے امام ہو، یا مقتدی، لیکن اگر کسی شخص نے بھول کر وضو کے بغیر نماز پڑھ

لی تو اس شخص پر نماز کا اعادہ ضروری ہے، اگر طہارت کے بغیر نماز پڑھائی ہو تو امام اور مقتدی سب پر اس نماز کا اعادہ ضروری ہے، اگر مقتدیوں کو اس بات کا علم نہ ہو تو امام کی ذمہ داری ہے کہ جہاں تک ممکن ہو لوگوں کو فرداً فرداً یا اعلان کر کے اطلاع دیدے تاہم جو لوگ ایسے ہوں کہ ان کے بارے میں امام کو علم نہ ہو تو ان کے حق میں یہ معذور ہے بشرطیکہ حتی الامکان مقتدیوں کو اطلاع دینے کا اہتمام کیا ہو اور جن لوگوں کو پتہ نہ چل سکے وہ بھی عدم علم کی وجہ سے معذور سمجھے جائیں گے۔

جیسا کہ درمختار میں ہے: اور جب امام کا بے وضو ہونا ظاہر ہو جائے تو مقتدی کی نماز بھی باطل ہو جائے گی۔ لہذا: اس پر اس نماز کا اعادہ لازم ہوگا، اس لئے کہ صحت وفساد کے اعتبار سے امام کی نماز مقتدی کی نماز کو متضمن ہوتی ہے۔ اسی طرح امام جب بے وضو یا حالت جنابت میں نماز پڑھائی تو اس پر لازم ہے کہ وہ لوگوں کو باخبر کریں۔ (الدر المختار جلد۲ رصفحہ۳۳۹)

سوال: سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ کے طریقۂ ادا میں کچھ فرق ہے یا دونوں کی ادائیگی کا ایک ہی طریقہ ہے؟

جواب: سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ کے طریقۂ ادا میں فرق ہے سنت مؤکدہ میں دو رکعت کے بعد قعدہ میں صرف تشہد پڑھنا ہے درود شریف نہیں پڑھ سکتے اگر درود شریف پڑھ لیا تو سجدہ سہو لازم آئے گا، جب کہ سنت غیر مؤکدہ میں مستحب یہ ہے کہ دو رکعت کے بعد تشہد و درود شریف وغیرہ پڑھ کر پھر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو اور تیسری رکعت کو **سبحانک اللھم** سے شروع کریں۔

چنانچہ بہار شریعت میں ہے: جو سنت مؤکدہ چار رکعتی ہے اس کے قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھے اگر بھول کر درود شریف پڑھ لیا تو سجدہ سہو کرے اور ان سنتوں میں جب تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو تو **سبحانک** اور اعوذ بھی نہ پڑھے

اوران کے علاوہ اور چار رکعت والے نوافل کے قعدہ اولیٰ میں بھی درود شریف پڑھے اور تیسری رکعت میں سبحانک اور اعوذ بھی پڑھے بشرطیکہ دو رکعت کے بعد قعدہ کیا ورنہ پہلا سبحانک اوراعوذ کافی ہے۔(بہار شریعت حصہ ۴ رصفحہ ۶۶۷)

سوال: سجدہ تلاوت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: کھڑا ہوکر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہوجائے۔ یہ سنت ہے، اگر سجدہ سے اٹھ کر کھڑا نہ بھی ہوا تو سجدہ ادا ہوجائے گا۔(عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۳۵)

نوٹ: سجدہ تلاوت کیلئے اللہ اکبر کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تشہد ہے نہ سلام۔ (تنویرالا ابصار مع ردالمحتار جلد ۲ رصفحہ ۵۸۰)

سوال: دیوبندی اور وہابی امام مسجد کے پیچھے نماز جائز ہے کہ نہیں اور اگر جائز نہیں تو پڑھنے والے کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: صورت مسئولہ میں دیوبندی اور وہابی امام کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے: کہ ان وہابیہ کے پیچھے نماز محض باطل ہے۔فتح القدیر میں ہے۔ الصلوۃ خلف اھل الاھواء لا تجوز یعنی مذاھب باطلہ کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔

فتاویٰ رضویہ صفحہ ۱۷۰ رپر یوں مرقوم ہے،اور جب امام مسجد وہابی المذہب ہو اور اسے منع کرنا اور امامت سے باز رکھنے پر قدرت نہ ہو تو سنی المذہب کو چاہئے کہ اس مسجد کو چھوڑ کر چلا جائے اور دوسری مسجد میں جس کا امام خباثت سے پاک ہو نماز پڑھے۔

فتاویٰ نظامیہ صفحہ ۳۲ر میں ہے: کہ جو لوگ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار ہیں ان کا مذہب باطل ہے۔انکے پیچھے اہل سنت والجماعت کی نماز جائز نہیں ہے اور جس سنی نے وہابیہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے اس کو چاہئے کہ جتنی نمازیں پڑھی

ہیں ان کا اعادہ کرے کیونکہ ان وہابیہ اور دیوبندیہ کے پیچھے اہل سنت والجماعت کی نماز ہر گز نہیں ہوگی۔(فتاویٰ نظامیہ صفحہ ۳۲)

سوال: امام تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا گیا اور دُعائے قنوت پڑھنا بھول گیا پھر مقتدی کے لقمہ دینے پر رکوع سے واپس ہوا دُعائے قنوت پڑھی پھر رکوع کیا اور آخر میں سجدہ سہو کیا تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: جو شخص دُعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں چلا جائے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ دُعائے قنوت پڑھنے کے لئے رکوع سے پلٹے بلکہ حکم ہے کہ وہ نماز پوری کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے پھر اگر خود ہی یاد آجائے اور رکوع سے پلٹ کر دُعائے قنوت پڑھے تو اصح یہ ہے کہ گنہگار رہا مگر نماز فاسد نہ ہوئی۔

جیسے کہ امام اہلسنّت مجدد دین وملّت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ اسی قسم کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: رکوع میں تسبیح پڑھ چکا ہو یا ابھی کچھ نہ پڑھنے پایا ہو اسے قنوت پڑھنے کے لئے رکوع چھوڑنے کی اجازت نہیں اگر قنوت کے لئے قیام کی طرف عود کیا گناہ کیا پھر قنوت پڑھے یا نہ پڑھے اس پر سجدہ سہو ہے'' جب کہ بھول کر واپس آیا ہو۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۸ر صفحہ ۲۱۲)

چنانچہ صورت مذکورہ میں مقتدی نے نماز کی اصلاح کی خاطر جو لقمہ دیا وہ درست نہ تھا کہ اس کا لقمہ دینا اس جگہ اصلاح نماز نہیں کہ خود امام کو منع ہے کہ وہ رکوع سے واپس لوٹے۔

لہذا: اس نے بے محل لقمہ دیا جس کی بنا پر اس کی نماز فاسد ہوگئی پھر امام اس کے بتانے سے پلٹا تو امام کی بھی فاسد ہوگئی کہ اس نے اس کا لقمہ لیا جو نماز سے باہر تھا اور اس کے سبب کسی کی بھی نماز نہیں ہوئی۔یہی حکم فتاویٰ فیض الرسول میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد اوّل صفحہ ۳۸۶)

سوال: نابینا کی امامت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نابینا سنی صحیح العقیدہ، صحیح الطہارت، صحیح القرأت، بلاشبہ امام ہوسکتا ہے، اس کی امامت جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۳ صفحہ ۲۷۶)

سوال: تہجد کی نماز کا طریقہ کیا ہے؟ اور پڑھیں گے کیسے اور اس میں کیا کیا پڑھیں گے؟

جواب: کم از کم تہجد کی دو رکعتیں ہیں اور حضور ﷺ سے آٹھ تک ثابت ہے۔

(فیضان سنت صفحہ ۱۰۵۶)

پڑھنے کا طریقہ: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: تہجد میں ہو سکے تو جتنا قرآن یاد ہے وہ تمام پڑھ لیں ورنہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورہ اخلاص پڑھ لیں اس طرح ہر رکعت میں ختم قرآن کرنے کا ثواب ملے گا، ایسا کرنا بہتر ہے۔ ویسے تہجد میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سی بھی سورتیں پڑھ سکتے ہیں کوئی قید نہیں۔ (فیضان سنت صفحہ ۱۰۵۶)

سوال: معراج سے قبل حضور ﷺ اور صحابہ کرام کون سی نماز پڑھتے تھے؟

جواب: حضرت احمد بن محمد المعروف امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ ''المتوفی 923ھ'' اپنی کتاب مواہب لدنیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مقاتل بن سلیمان بلخی مفسر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: شروع شروع میں دو رکعتیں صبح اور دو رکعتیں شام کے وقت فرض تھیں۔

قرآن پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: وَسَبِّح بِحَمدِ رَبِّکَ بِالعَشِیِّ وَالاِبکَار اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح شام اور صبح کے وقت

بیان کیجئے۔

فتح الباری میں ہے کہ: حضور نبی کریم ﷺ واقعہ معراج سے پہلے یقیناً نماز پڑھتے تھے اسی طرح صحابہ کرام بھی نماز پڑھتے تھے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ کیا پانچ نمازوں سے پہلے کوئی نماز فرض تھی یا نہیں؟ کہا گیا ہے کہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے نماز فرض تھی، اس کی دلیل یہ ہے۔

وَسَبِّح بِحَمدِ رَبِّکَ قَبلَ طُلُوعِ الشَّمسِ وَ قَبلَ غُرُوبِهَا

ترجمہ: اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح بیان کریں۔

حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: سب سے پہلے ڈرانا اور توحید کی طرف بلانا واجب ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے رات کا قیام فرض کیا جس طرح سورہ مزمل کے شروع میں مذکور ہے۔

پھر اس حکم کو منسوخ کر دیا گیا جس طرح اسی سورت کے آخر میں ہے اس کے بعد مکہ مکرمہ سے آپ ﷺ کو معراج کرایا اور اس رات پانچ نمازیں فرض کر کے اُسے منسوخ کیا اور جو کچھ اس روایت میں ذکر کیا گیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو وضو سکھایا اور اس کا حکم دیا اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وضو کی فرضیت معراج سے پہلے ہوئی۔ (شرح مسلم للقاضی عیاض جلد ۲ رصفحہ ۱۱)

نوٹ: حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سکھانے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ آپ ﷺ کے اُستاذ ہو گئے، بلکہ وہ تو ایک واسطہ تھے سکھانے والا اور احکام بھیجنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے۔ (مواہب لدنیہ جلد ۱ رصفحہ ۱۳۷)

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان ''المتوفی 1340ھ'' فتاویٰ رضویہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ: معراج مبارک سے پہلے حضور نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام نمازیں پڑھتے۔ نماز شب کی فرضیت تو خود سورہ مزمل شریف سے ثابت اور اس

کے سوا، اور اوقات میں بھی نماز پڑھنا وارد عام از ینکہ ''خواہ جو بھی ہو'' فرض ہو یا نفل

حدیث شریف ہے: كَـانَ الْـمُسلِـمُـونَ قبل ان تفرض الصلوات الخمس يصلون الضحىٰ العصر فكان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم واصحابه اذا صلوا اٰخر النهار تفرقوا فى الشعاب فصلوها فرادى

ترجمہ: فرضیت پنجگانہ سے پہلے مسلمان چاشت اور عصر پڑھا کرتے تھے نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام جب آخر روز کی نماز پڑھتے گھاٹیوں میں متفرق ہوکر تنہا پڑھتے رواه ابن سعد وغيره عن عزيز بنت ابى تجرا رضى الله تعالىٰ عنها ذكره فى ترجمتها من الاصابة ترجمہ: اس کو ابن سعد وغیرہ نے عزیز بنت ابی تجرا رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، یہ بات اصابہ میں عزیزہ رضی اللہ عنہا کے حالات میں مذکور ہے، احادیث اس باب میں بکثرت ہیں اور اس کی جمع و تلفیق کی حاجت نہیں بلکہ نماز شروع روز شریفہ سے مقرر و مشروع ہے۔

حضور ﷺ پر پہلی بار جس وقت وحی اُتری نبوت کریمہ ظاہر ہوئی اُسی وقت حضور ﷺ نے بہ تعلیم حضرت جبرئیل علیہ السلام نماز پڑھی اور اُسی دن بہ تعلیم اقدس ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پڑھی، دوسرے دن حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے ساتھ پڑھی کہ ابھی سورہ مزمل نازل بھی نہیں ہوئی تھی۔

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد۵ رصفحہ۸۲)

لہذا: ان ساری عبارات سے معلوم یہ ہوا کہ قبل معراج حضور ﷺ اور صحابہ کرام چاشت بھی پڑھتے تھے اور فجر و عصر بھی۔ (فتاویٰ مرکز تربیت افتاص صفحہ ۱۰۰ رجلد ۱)

سوال: سنت مؤکدہ کا حکم کیا ہے؟

جواب: اس کی ادائیگی باعث ثواب اور جان بوجھ کر ایک دو بار ترک کرنا برا اور چھوڑنے کی عادت بنا لینا گناہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: کیا فجر یا عصر کے فرائض سے پہلے نوافل پڑھے جاسکتے ہیں؟

جواب: عصر سے پہلے تو پڑھے جاسکتے ہیں، البتہ: فجر کے فرائض سے پہلے یا بعد میں کوئی نوافل نہیں پڑھ سکتے کیونکہ فجر کا وقت شروع ہو جائے تو سوائے سنت فجر کے کوئی اور نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔ اور فرائض کے بعد بھی نوافل پڑھنے کی اجازت نہیں۔

(فتاویٰ شاذلیہ حصہ ۱/ صفحہ ۲۸)

سوال: چین والی گھڑیاں باندھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟ کسی قسم کی زنجیر کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: دستی گھڑی یا جیبی گھڑی میں کسی بھی دھات کے چین کا استعمال مکروہ تحریمی یعنی قریب حرام ہے ایسی گھڑی میں یا بٹن میں زنجیر کا استعمال کرنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

گھڑی یا بٹن میں کسی دھات کے چین یا زنجیر کو لگا کر باندھ کر یا لٹکا کر نماز پڑھنے سے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے۔ یعنی دوبارہ نماز کو کراہت کے بغیر ادا کرنا واجب ہوگا۔ (حبیب الفتاویٰ جلد ۱/ صفحہ ۴۰۴)

سوال: اگر فرض جماعت سے نہیں پڑھی تو وتر جماعت سے پڑھنا چاہیئے یا نہیں؟

جواب: ایسی صورت میں وتر جماعت سے نہ پڑھے، فقہ کی مشہور و مستند اور نہایت معتبر کتاب: ردالمحتار عرف شامی، میں ہے **اذا لم یصل الفرض معه لا یتبعه فی الوتر** اگر فرض جماعت کے ساتھ نہیں پڑھی تو وتر بھی با جماعت نہ پڑھے۔

(حبیب الفتاویٰ جلد ۱/ صفحہ ۴۱۹)

سوال: کیا امام کو لقمہ دینے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے؟

جواب: امام کو صحیح لقمہ دینے سے مقتدی پر سجدہ سہو نہیں ہوتا اور نہ مقتدی کی نماز فاسد ہوتی ہے۔ (حبیب الفتاویٰ جلد ۱ صفحہ ۴۲۹)

سوال: عورتوں کی نماز باریک کپڑوں سے ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: آزاد عورتوں کو سر سے پاؤں تک تمام بدن کا چھپانا فرض ہے، مگر چہرہ یعنی پیشانی سے ٹھوڑی اور ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک یہ تو بالاتفاق نماز میں چھپانا فرض نہیں۔ اور گٹوں تک دونوں ہاتھ، ٹخنوں تک دونوں پاؤں ان میں اختلاف روایات ہے ان کے سوا، اگر کسی عضو کا چوتھائی حصہ نماز میں قصداً کھولے اگرچہ ایک آن کو یا بلا قصد قدر ادائے رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی دیر تک کھلا رہے تو نماز نہ ہوگی اور باریک کپڑے جن سے بدن نظر آئے یا رنگت دکھائی دے یا سر کے بالوں کی سیاہی چمکے تو نماز نہ ہوگی۔ (الملفوظ حصہ اوّل صفحہ ۱۲)

سوال: تحیۃ الوضو کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: ایک بار حضور اقدس ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا اے بلال کیا سبب ہے کہ میں جنت میں گیا تو تم کو آگے آگے جاتے دیکھا ہے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ جب میں وضو کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل پڑھ لیتا ہوں فرمایا یہی سبب ہے۔ (الملفوظ حصہ اوّل صفحہ ۱۰۲)

سوال: مؤذن اذان کہنے کے بعد باہر مسجد کے جاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر کوئی ضرورت درپیش ہو اور جماعت میں دیر ہو تو حرج نہیں ورنہ

بلاضرورت اجازت نہیں اور مؤذن ہی نہیں ہر اس شخص کے لئے یہی حکم ہے جس نے ابھی اس وقت کی نماز نہ پڑھی جس کی یہ اذان ہوئی اور اذان ہونے ہی کی خصوصیت نہیں بلکہ مراد دخول وقت ہے۔ جو مسجد میں ہو اور کسی نماز کا وقت شروع ہو جائے اور یہ دوسری مسجد کا مقیم جماعت نہ ہو اُسے نماز پڑھے بغیر مسجد سے باہر جانا جائز نہیں۔ مگر یہ کہ کسی حاجت سے نکلے اور قبل جماعت واپسی کا ارادہ رکھے ورنہ حدیث میں فرمایا وہ منافق ہے۔ (الملفوظ حصہ دوم صفحہ ۶۳)

سوال: اگر نماز فاسد ہو جائے تو سلام پھیرنا چاہیئے؟

جواب: کوئی ضرورت نہیں سلام نماز پوری کرنے کے لئے ہوتا ہے جب نماز ہی فاسد ہوگئی تو سلام کیسا۔ (الملفوظ حصہ دوم صفحہ ۶۴)

سوال: قضائے عمری کی نماز کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: قضاء ہر روز کی نماز کی فقط بیس رکعتوں کی ہوتی ہے، دو فرض فجر کی، چار ظہر چار عصر، تین مغرب، چار عشاء اور تین وتر اور قضاء میں یوں نیت کرنا ضروری ہے کہ نیت کی میں نے پہلی فجر کی جو مجھ سے قضا ہوئی یا پہلی ظہر کی جو مجھ سے قضا ہوئی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر اسی طرح ہمیشہ ہر نماز میں کیا کرے۔

اور جس پر قضا نماز بہت کثرت سے ہیں وہ آسانی کے لئے اگر یوں بھی ادا کرے تو جائز ہے کہ ہر رکوع اور ہر سجدہ میں تین تین بار **سبحان ربی العظیم**، **سبحان ربی الاعلیٰ** کی جگہ صرف ایک بار کہے مگر یہ ہمیشہ ہر طرح کی نماز میں یاد رکھنا چاہیئے کہ جب آدمی رکوع میں پورا پہنچ جائے اس وقت سبحان کا سین شروع کرے اور جب عظیم کا میم ختم کرے۔ اس وقت رکوع سے سر اٹھائے، اسی طرح جب

سجدوں میں پورا پہنچے اس وقت تسبیح شروع کرے اور جب پوری تسبیح ختم کرے اس وقت سجدہ سے سر اٹھائے۔ بہت سے لوگ جو رکوع، سجدہ میں آتے جاتے یہ تسبیح پڑھتے ہیں، بہت غلطی کرتے ہیں، ایک تخفیف کثرت قضا والوں کے لئے یہ ہوسکتی ہے۔

دوسری تخفیف یہ کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں **الحمد شریف** کی جگہ فقط **سبحان الله، سبحان الله، سبحان الله** تین بار کہہ کر رکوع میں چلے جائیں۔ مگر وہی خیال یہاں بھی ضروری ہے کہ سیدھے کھڑے ہو کر **سبحان الله** شروع کریں اور قیام میں **سبحان الله** پورا کھڑے کھڑے کہہ کر رکوع کے لئے سر جھکائیں۔ یہ تخفیف فقط فرضوں کی تیسری چوتھی رکعت میں ہے۔ وتروں کی تینوں رکعتوں میں **الحمد شریف** اور سورہ دونوں ضرور پڑھی جائیں۔ تیسری تخفیف پچھلی التحیات کے بعد دونوں درودوں اور دعاء کی جگہ **اللھم صلی علی محمد و اله** کہہ کر سلام پھیر دیں۔ چوتھی تخفیف وتروں کی تیسری رکعت میں دُعائے قنوت کی جگہ **الله اکبر** کہہ کر فقط ایک بار یا تین بار **رب اغفرلی** کہے۔

(منتخب مسائل فتاویٰ رضویہ صفحہ ۳۱۹/۳۱۸)

سوال: امام کی غلطی نہیں ہوئی اور مقتدی نے غلط لقمہ دیا تو مقتدی کی نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: اگر واقعی مقتدی نے بے محل لقمہ دیا تو اس مقتدی کی نماز فاسد ہوگئی۔

جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: القیاس فسادھا بہ وانما ترک للحاجہ فعند عدمھا یبقی الامر علی اصل القیاس جلد 3 صفحہ 422 اور فتاویٰ فیض الرسول میں ہے۔

جب لقمہ دینے والا نماز سے خارج ہوگیا اور امام اس کے بتانے سے لوٹا تو امام کی نماز بھی گئی اور اس کے سبب سارے مقتدیوں کی بھی نماز جاتی رہی کسی کی نہ ہوئی۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد 1 صفحہ 391, فتاویٰ رضویہ جلد 3 صفحہ 422)

سوال: دو شخص جماعت بنا کر نماز فرض پڑھ رہے تھے تیسرا شخص آیا تو وہ کہاں کھڑا ہو؟

جواب: جب ایک مقتدی ہے تو امام کے برابر داہنی طرف کھڑا ہو اور جب دوسرا شامل ہو تو امام آگے بڑھ جائے یا مقتدی پیچھے ہٹ جائے اور اگر دوسرا بھی امام کے برابر کھڑا ہو گیا تو نماز مکروہ تنزیہی ہوگی اور دو سے زیادہ کا امام کے برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔

جیسا کہ علامہ شامی حنفی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: **اذا اقتدی بامام فجاء آخر یتقدم الامام موضع سجوده وینبغی للمقتدی التاخر اذا جاء ثالث فان تاخر والاجذبه الثالث ان لم یخش افساد صلاته وهو اولی من تقدمه لانه متبوع** (فتاویٰ شامی جلد 2 صفحہ 309، فتاوی سراوستی جلد اول صفحہ 147)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمت بالخیـــــــــــــــر

تـــراویـــح کا بیـــان

سوال: تراویح پڑھانے والے حافظ کو زیادہ ثواب ملتا ہے یا سننے والے مقتدیوں کو؟

جواب: تراویح پڑھانے والے حافظ کو ثواب کم ملتا ہے اور تراویح سننے والے مقتدیوں کو ثواب زیادہ ملتا ہے۔ (فتاویٰ فقیہ ملت جلد ا/صفحہ ۲۰۱)

سوال: کئی جگہوں پر لوگ نابالغ حافظوں کے پیچھے تراویح کی نماز پڑھ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تراویح کی نماز نابالغ حافظ کے پیچھے ہو جاتی ہے یہ مسئلہ کہاں تک درست ہے؟

جواب: یہ مسئلہ غلط ہے۔ صحیح مسئلہ یہ ہے کہ جس طرح دوسری نماز میں نابالغ کے پیچھے جائز نہیں اسی طرح تراویح کی نماز بھی اس کے پیچھے جائز نہیں۔

(ھدایہ جلد ا/صفحہ ۱۲۴)

سوال: امام تراویح پڑھا رہا تھا کہ دو رکعت پر تشہد میں بیٹھا پچھلی صفوں میں سے نمازیوں نے لقمہ دیا ان کے گمان میں ایک رکعت ہوئی تھی امام نے ان کا لقمہ نہیں لیا بلکہ تشہد پڑھ کر سلام پھیرا لقمہ دینے والوں کی نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: صورت مذکورہ میں جو لقمہ دیا گیا وہ بے محل دیا گیا اور بے حاجت لقمہ دینے کا حکم یہ ہے کہ ایسا لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

لہذا: جنہوں نے لقمہ دیا ان کی نماز فاسد ہوگئی۔ (لقمہ کے مسائل صفحہ ۳۵)

سوال: تہجد اور تراویح میں فرق کیا ہے؟

جواب: تہجد اور تراویح کی نماز میں مختلف اعتبار سے فرق ہے، اور وہ فرق یہ ہیں تہجد کی نماز کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔

تراویح کی نماز کا ذکر صرف حدیث پاک میں ہے۔ تہجد کی نماز پورے سال پڑھنے کی نماز ہے۔ تراویح کی نماز رمضان المبارک کے ساتھ خاص ہے۔

تراویح کی نماز میں جماعت مسنون ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں اور تہجد میں جماعت نہیں۔

تراویح کی نماز میں پورا قرآن مجید ختم کرنا سنت ہے۔ تہجد کی نماز میں قرآن مجید ختم کرنا سنت نہیں۔

نبی کریم ﷺ نے تراویح کی نماز تین رکعت جماعت کے ساتھ پڑھانے کے بعد فرمایا مجھے خطرہ ہے کہ یہ نماز فرض نہ ہو جائے حالانکہ تہجد کی نماز فرض ہونے کے اس کی فرضیت منسوخ ہو چکی تھی اسی لئے تہجد کی نماز فرض ہونے کا احتمال نہیں تھا۔

تمام محدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں تہجد کے ابواب الگ اور تراویح کے ابواب الگ باندھے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ یہ دو، الگ الگ نمازیں ہیں ایک نہیں۔

نبی کریم ﷺ نے جن تین راتوں میں جماعت کے ساتھ تراویح کی نماز پڑھائی ہے اس کے بعد تہجد کی نماز بھی ادا کی لیکن تہجد کے بعد تراویح پڑھنا ثابت نہیں

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے رمضان المبارک میں تراویح کے بعد تہجد پڑھنا ثابت ہے۔

(تراویح کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا صفحہ ۶۰)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: تراویح میں قرآن مجید ختم کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین بار افضل، لوگوں کی سستی کی وجہ سے ختم کو ترک نہیں کر سکتے ۔عمدۃ المتاخرین علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

والختم،مرة سنة ومرتين فضيلة وثلا ثا افضل ،ولا يترك الختم لكسل القوم ترجمہ: ختم قرآن ایک مرتبہ سنت ہے، دو مرتبہ فضیلت، اور تین مرتبہ افضل ہے اور قوم کی سستی کی وجہ سے ختم کو ترک نہیں کیا جائے گا ختم کو ترک نہیں کیا جائے گا۔

(الدرالمختار جلد۲ رصفحہ۴۶)

امام اہلسنّت مجدد دین وملّت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ سے سوال ہوا تراویح میں پورا کلام اللہ تعالیٰ سننا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے یا سنت یا مستحب وغیرہ تو جواباً ارشاد فرمایا: تراویح میں پورا کلام اللہ شریف پڑھنا اور سننا سنت مؤکدہ ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۷ رصفحہ۴۵۸)

سوال: تراویح کا شرعی لحاظ سے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ سنت مؤکدہ ہے۔(درمختار جلد اوّل صفحہ ۹۸)

سوال: کیا تراویح صرف مردوں کے لئے سنت مؤکدہ ہے یا عورتوں کے لئے بھی یہی حکم ہے؟

جواب: تراویح مرد وعورت سب کے لئے بالاجماع سنت مؤکدہ ہے۔ لہذا: اگر مسلمان بہنیں بھی جان بوجھ کرانہیں ترک کریں گی تو گنہگار ہوں گی۔

(درمختار جلد اوّل صفحہ ۹۸)

سوال: تراویح کی ادائیگی کا درست طریقہ کیا ہے؟

جواب: اس طرح کہ بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھے یعنی ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جائے۔ (درمختار جلد اوّل صفحہ ۹۸)

سوال: کیا تراویح کی جماعت واجب ہے؟

جواب: جی نہیں: بلکہ سنت کفایہ ہے چنانچہ اگر مسجد کے کچھ نمازی بھی باجماعت ادا کرلیں تو بقیہ سے جماعت کی حاضری کا مطالبہ نہیں، ہاں اگر کوئی بھی جماعت سے نہ پڑھے تو اب سب گنہگار رہوں گے۔ (درمختار جلد اوّل صفحہ نمبر ۹۸)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمت بالخیـــــــــــر

نماز جمعہ کا بیان

سوال: ممبر کی کس سیڑھی پر خطبہ دینا افضل ہے؟

جواب: سب سے اوپر والی سیڑھی پر خطبہ دینا افضل ہے کہ حضور ﷺ اوپر درجہ پر خطبہ دیا کرتے تھے اور اصل سنت اسی پر دینا ہے لیکن اگر کوئی دوسری یا تیسری سیڑھی پر خطبہ دے تب بھی سنت ادا ہو جائے گی جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ دیا کرتے تھے کہ مطلق ممبر پر خطبہ دینا سنت ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۳/صفحہ ۷۰۰/فتاویٰ عالمگیری جلد ۱/صفحہ ۱۴۷)

سوال: جمعہ کے خطبہ کے وقت خطبہ اوّل میں لوگ ہاتھ باندھ لیتے ہیں اور خطبہ ثانی میں چھوڑ دیتے ہیں کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟

جواب: ہاں ایسا کرنا درست ہے بلکہ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ بزرگان دین کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ دوزانوں بیٹھ کر خطبہ سنے پہلے خطبہ میں ہاتھ باندھے اور دوسرے میں زانوں پر ہاتھ رکھیں، تو انشاء اللہ دو رکعت کا ثواب ملے گا کیوں کہ خطبہ فرض ظہر کے دو رکعتوں کے قائم مقام ہے، اھ

(مزاۃ المناجیح صفحہ ۳۲۸ جلد ۲)

جیسا کہ ردالمختار باب الجمعہ میں ہے: ان كل ما حرم في الصلوة حرم في الخطبة فيحرم اكل وشرب وكلام ولو تسبيحا أو رد سلام أو امرا بمعروف الا من الخطيب

(ردالمختار باب الجمعہ، فتاوی شرعیہ جلد 3 صفحہ 405)

سوال: امام خطبہ پڑھتا ہو اس وقت کوئی وظیفہ یا سنت یا نوافل یا فرض پڑھنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: اس وقت وظیفہ مطلقاً نا جائز ہے اور نوافل بھی اگر پڑھے گا تو گناہ گار ہو گا اگرچہ نماز ہو جائے گی۔ رہی قضا تو اگر صاحب ترتیب نہیں تو اس کا بھی یہی حکم ہے ورنہ وہ ضرور پہلے قضا ادا کرے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۳ صفحہ ۷۰۴)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمت بالخیر

نمــاز عیــدین کا بیــان

سوال: نماز جمعہ اور عیدین کی نماز میں کیا فرق ہے؟

جواب: عیدین کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ انہیں پر جن پر جمعہ واجب ہے اور اس کی ادائیگی کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کیلئے ہیں۔۔صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت، اگر جمعہ میں خطبہ نہ پڑھا تو جمعہ نہ ہوا اور اس میں ''یعنی عیدین میں'' نہ پڑھا تو نماز ہوگئی مگر بُرا کیا، دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ نماز سے پہلے ہے اور عیدین ''عیدالفطر، عیدالاضحیٰ'' کا خطبہ نماز کے بعد اگر پہلے پڑھ لیا تو برا کیا مگر نماز ہوگئی لوٹائی نہیں جائے گی اور خطبہ کا بھی اعادہ نہیں اور عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت صرف دو بار اتنا کہنے کی اجازت ہے۔ الصلوۃ جامعۃ

(بہار شریعت حصہ ۴ / صفحہ ۷۷۹، عالمگیری، درمختار)

سوال: عید کے دن کون سے امور بجالانا مسنون اور مستحب ہے؟

جواب: عید کے دن مندرجہ ذیل امور بجالانا مسنون و مستحب ہے (۱) حجامت بنوانا مگر زلفیں بنوائے نہ کہ انگریزی بال (۲) ناخن ترشوانا (۳) غسل کرنا (۴) مسواک کرنا، یہ اسکے علاوہ ہے جو وضو میں کی جاتی ہے کہ وضو میں سنت موکدہ ہے اور عید کی اس میں خصوصیت نہیں بلکہ وہ تو ہر وضو کیلئے ہے (۵) اچھے کپڑے پہننا، نیا ہو تو نیا ورنہ دھلا (۶) انگوٹھی پہننا (۷) خوشبو لگانا (۸) صبح کی نماز مسجد محلّہ میں پڑھنا (۹) عیدالفطر کی نماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا۔ تین، پانچ، سات یا کم وبیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھا لیجئے۔ اگر نماز سے پہلے کچھ بھی نہ کھایا تو گناہ نہ ہوا مگر عشاء تک نہ کھایا تو عتاب ''ملامت'' کیا جائے گا (۱۰)

نمازعید، عیدگاہ میں ادا کرنا(۱۱)عیدگاہ پیدل جانا(۱۲)سواری پر جانے میں حرج نہیں مگر جس کو پیدل جانے میں قدرت ہو اس کیلئے پیدل جانا افضل ہے اور واپسی پر سواری پر آنے میں حرج نہیں (۱۳) نماز عید کیلئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا (۱۴) عید کی نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا، افضل تو یہی ہے مگر عید کی نماز سے قبل نہ دے سکے تو بعد میں دیدیں (۱۵) خوشی ظاہر کرنا (۱۶) کثرت سے صدقہ دینا (۱۷) عیدگاہ کو اطمینان ووقار اور نیچی نگاہ کئے جانا (۱۸) آپس میں مبارک باد دینا (۱۹) عید کی نماز کے بعد مصافحہ اور معانقہ کرنا۔

(۲۰) عیدالفطر کی نماز کیلئے جاتے ہوئے راستے میں آہستہ سے تکبیر کہیں اور نماز عیدالاضحیٰ کے لئے جاتے ہوئے راستے میں بلند آواز سے تکبیر کہیں۔ تکبیر یہ ہیں۔ **اللہ اکبر، اللہ اکبر، لاالٰہ الااللہ، واللہ اکبر، اللہ اکبر، وللہ الحمد**

(بہار شریعت حصہ ۱۴ صفحہ ۷۷۹ / ۷۸۰ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۱۴۹ / ۱۵۰)

سوال: عیدین کی نماز کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟

جواب: عیدین کی نماز کا وقت سورج مکمل طلوع ہونے پر شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن عیدالفطر کی نماز میں تاخیر کرنا بہتر جبکہ عیدالاضحیٰ کی نماز جلدی ادا کرنے کا حکم ہے۔

حضور ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو نجران میں حکم دیا **عجل الضحی واخر الفطر، وذکر الناس** (ترجمہ: عیدالاضحیٰ کی نماز جلدی ادا کرو اور عیدالفطر کی نماز دیر سے ادا کرو اور لوگوں کو وعظ سناؤ۔ (بیہقی جلد ۳ صفحہ ۲۸۲)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورج کے مکمل طلوع ہونے کے بعد نماز عید ادا کر سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: نمازعید کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نمازعید کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت واجب عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کی نیت کرکے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور **اللہ اکبر** کہہ کر ہاتھ باندھ لے پھر ثناء پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور **اللہ اکبر** کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور **اللہ کبر** کہہ کر ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور **اللہ اکبر** کہہ کر ہاتھ باندھ لے یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھے، اسکے بعد دو تکبیروں میں ہاتھ لٹکائے پھر چوتھی تکبیر میں باندھ لیں۔ اس کو یوں یاد رکھے کہ جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھ لئے جائیں اور جہاں پڑھنا نہیں وہاں ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں۔ پھر امام **اعوذ** اور **بسم اللہ** آہستہ پڑھ کر جہر کے ساتھ **الحمد** اور سورت پڑھے پھر رکوع وسجدہ کرے۔

دوسری رکعت میں پہلے **الحمد** وسورت پڑھے پھر تین بار کان تک ہاتھ لے جا کر **اللہ اکبر** کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے **اللہ اکبر** کہتا ہوا رکوع میں جائے، اس طرح عیدین میں زائد تکبیر چھ ہوئیں، تین پہلی میں قرآت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ کے بعد اور تین دوسری میں قرآت کے بعد، اور رکوع سے پہلے اور ان چھوؤں تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح کی قدر سکتہ کرے اور عیدین میں مستحب یہ ہے کہ پہلی میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون پڑھے یا پہلی میں **سبح اسم** اور دوسری میں **ھل اتک** پڑھے۔ (بہار شریعت حصہ ۴ ر صفحہ ۸۱/۷۸۲، درمختار)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: اگر امام زائد تکبیرات بھول جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس مسئلے کی بھی چند صورتیں ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

(۱) اگر پہلی رکعت میں امام زائد تکبیرات بھول کر فاتحہ شریف پڑھنا شروع کر دے تو فاتحہ وسورہ کے بعد تکبیرات کہہ لے یا رکوع میں کہہ لے اور دوبارہ فاتحہ وسورہ نہ پڑھے۔

(۲) اگر دوسری رکعت کی زائد تکبیرات بھول جائیں اور رکوع میں یاد آئیں تو واپس قیام کی طرف نہ لوٹے بلکہ رکوع میں ہی کہہ لے۔ (فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ فقہ ملت)

سوال: اگر امام مکمل چھ زائد تکبیرات بھول جائے یا چھ میں سے کچھ بھول جائے یا بھول کر، چھ سے زائد تکبیر کہہ لے یا غیر محل میں تکبیرات کہے تو کیا ان صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہوگا۔

جواب: ان تمام صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہو جائے گا مگر جماعت کثیرہ ہو۔ تو بوجہ فتنہ بہتر یہ ہے کہ سجدہ سہو نہ کرے بہتر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، درالمختار)

سوال: کیا نماز عید مسجد میں ادا کی جا سکتی ہے؟

جواب: نماز عید مسجد میں ادا کرنا تو جائز ہے مگر سنت نہیں کیونکہ نماز عید کو عید گاہ میں ادا کرنا سنت و مستحب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: کیا کوئی عورت دیگر عورتوں کو عید الفطر کی نماز پڑھا سکتی ہے؟

جواب: عورت دیگر عورتوں کو عید الفطر کی نماز نہیں پڑھا سکتی کیونکہ عورت کی جماعت مکروہ تحریمی اور ناجائز و گناہ ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول)

سوال: کیا عورتیں علیحدہ علیحدہ عیدالفطر کی نماز ادا کر سکتی ہیں؟

جواب: عورتیں علیحدہ علیحدہ بھی عیدالفطر کی نماز ادا نہیں کر سکتی۔ اگر علیحدہ علیحدہ عیدالفطر کی نماز ادا کریں گی تو گناہ گار ہوں گی کیونکہ عیدالفطر کی نماز کیلئے جماعت شرط ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول)

سوال: نماز عید سے پہلے نفل نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: نماز عید سے پہلے نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، عیدگاہ میں ہو یا گھر میں اور نماز عید کے بعد عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے گھر میں پڑھ سکتا ہے۔

البتہ: عوام اگر نفل پڑھیں اگرچہ نماز عید سے پہلے اگرچہ عیدگاہ میں انہیں منع نہ کیا جائے۔ (بہار شریعت حصہ ۴ / صفحہ ۱۰۷)

سوال: عیدین کا خطبہ پڑھنا اور سننا کیسا ہے؟

جواب: عیدین میں خطبہ پڑھنا سنت ہے اور سننا واجب ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۳ / صفحہ ۸۰۳)

سوال: کیا نماز عیدین یا جمعہ میں آدمیوں کی کثرت سے سجدہ سہو امام کو چھوڑنا جائز ہے؟

جواب: ہاں علماء کرام نے بحالت کثرت جماعت جبکہ سجدہ سہو کے باعث مقتدیوں میں فساد ہونے کا اندیشہ ہو اسکے ترک کی اجازت ہے بلکہ اس کو اولیٰ قرار دیا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۳ / صفحہ ۶۸۹)

سوال: اگر کسی کو عید کی نماز نہ ملی تو کیا کریں؟

جواب: امام نے نماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامل ہی نہ ہوا تھا یا شامل تو ہوا مگر اس کی نماز فاسد ہوگئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے، پڑھ لے ورنہ "بغیر جماعت" نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رکعت چاشت کی نماز پڑھے۔

(نماز کے احکام صفحہ ۴۴۳)

سوال: جس نے فجر کی نماز نہ پڑھی ہو اس کی جمعہ اور عید ہوگی یا نہیں؟

جواب: عید کی تو مطلقاً ہو جائے گی اور جمعہ کی بھی، اگر صاحب ترتیب نہ ہو یعنی اس کے ذمہ پانچ نمازوں سے زیادہ قضا جمع ہوگئی ہوں، اگرچہ ادا کرتے کرتے اب کم باقی ہوں۔ اگر صاحب ترتیب ہے تو جب تک صبح کی نماز نہ پڑھ لے جمعہ نہ ہوگا۔

(منتخب مسائل فتاویٰ رضویہ صفحہ ۳۲۰)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمت بالخیر

جنـــازہ کا بیـــان

سوال: مرد کے کفن میں تین کپڑے اور عورت کے کفن میں پانچ کپڑے کیوں دیا جاتا ہے؟

جواب: حضرت آدم علیہ السلام نے جب گندم کا دانا کھالیا تو ان کے بدن سے جنتی لباس جاتا رہا۔ آپ نے انجیر کے تین پتوں سے دو پیچھے اور ایک آگے کی شرمگاہ کو چھپایا اس لئے مرد کے کفن میں تین کپڑے دیا جاتا ہے۔

اور حضرت حوّا رضی اللہ عنہا نے پانچ پتوں سے اپنے بدن کو چھپایا جن میں سے دو سے سینے کے حصے کو چھپایا۔ اسلئے عورت کو کفن میں پانچ کپڑے دیا جاتا ہے۔

(ہم سے پوچھئے صفحہ ۱۵)

سوال: حضور ﷺ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب: حضور ﷺ کا جب وصال ہوا تو جبرائیل، میکائیل، اسرافیل عزرائیل آئے اور درود وسلام پڑھا، دُعاء جنازہ نہیں پڑھی کیونکہ وہ گنہگاروں کی مغفرت کیلئے پڑھی جاتی ہے اور نبی گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں اس لئے سب باری باری آکر آپ کے جنازہ پر درود وسلام پڑھے۔

سوال: وہ کون لوگ ہیں جن سے سوالات قبر نہیں ہوتے؟

جواب: حقیقت کا علم تو خدا کو ہے۔ البتہ کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ گیارہ قسم کے افراد سوالات قبر سے محفوظ رہتے ہیں۔ (۱) انبیاء کرام (۲) شہدائے عظام (۳) کفار سے مقابلہ کیلئے اسلامی سرحد پر گھوڑا باندھنے والا (۴) طاعون کی بیماری

میں مرنے والا (۵) زمانہ طاعون میں مرنے والا خواہ کسی بیماری سے مرجائے (۶) صدیقین (۷) اطفال مومنین (۸) جمعہ کی رات یا دن میں مرنے والا (۹) مرض موت میں سورہ اخلاص پڑھنے والا (۱۰) ہر رات سورہ ملک پڑھنے والا (۱۱) رمضان المبارک میں مرنے والا۔ (شرح الصدور صفحہ ۶۲/۶۳)

سوال: قبر کھودی وہاں مردے کی ہڈیاں نکلیں تو کیا، کیا جائے؟

جواب: اگر اور جگہ مل سکتی ہے تو ہرگز اس میں دفن نہ کریں، اور اس قبر کو بدستور درست کر دیں ورنہ ان ہڈیوں کو ایک طرف رکھ کر حائل کا فصل دے کر اس کو دفن کریں اور اگر یہ معلوم ہو کہ پہلے۔ یہاں قبر تھی اگر چہ یہاں نشان باقی نہ رہا تو اس صورت میں وہاں قبر کھودنا جائز نہیں۔ ہاں اگر کوئی اور جگہ نہ مل سکے اور یہ قبر پرانی ہو چکی ہو تو مجبوراً جائز ہے۔ (الملفوظ حصہ اوّل صفحہ ۴۷)

سوال: قبرستان میں بہ آواز قرآن عظیم پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ایسی آواز سے پڑھنا مستحسن ہے کہ اموات سنیں اور ان کا دل بہلے، نہ اتنی کریہہ آواز سے کہ مردے کو بھی پریشان کرے۔ (الملفوظ حصہ چہارم صفحہ ۶۹)

سوال: وقت دفن اذان کیوں کہی جاتی ہے؟

جواب: دفع شیطان کے لئے۔ حدیث میں ہے کہ اذان جب ہوتی ہے شیطان ۳۶/میل بھاگ جاتا ہے۔ الفاظ حدیث میں یہ ہے کہ مقام روحا تک بھاگتا ہے۔ اور روحا مدینہ طیبہ سے ۳۶/میل ہے۔ اور وہ وقت ہوتا ہے دخل شیطان کا جس وقت منکر نکیر سوال کرتے ہیں مَنْ رَّبُّکَ تیرا رب کون ہے، یہ لعین دور سے کھڑا، اشارہ کرتا ہے اپنی طرف کہ مجھ کو کہہ دے۔ جب اذان ہوتی ہے بھاگ جاتا ہے وسوسہ

نہیں ہوتا پھر سوال کرتے ہیں مَادِیْنُکَ تیرا دین کیا ہے، اسکے بعد سوال کرتے ہیں۔ مَا کنت تقولُ فِی شان هٰذَا الرُّجُلِ تم اس مرد کے بارے میں کیا کہتے تھے، یا تو سرکار کائنات ﷺ خود تشریف لاتے ہیں یا روضہ مقدسہ سے پردہ اٹھا دیا جاتا ہے شریعت نے کچھ تفصیل نہ بتائی اور چونکہ امتحان کا وقت ہے اس لئے ھذا النبی نہ کہیں گے بلکہ ھذا الرجل کہیں گے۔ (الملفوظ حصہ چہارم صفحہ ۶۹)

سوال: بچہ مردہ پیدا ہوا۔ نال کاٹا جائے یا یوں ہی دفن کر دیا جائے؟

جواب: اس کا نال کاٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۹ رصفحہ ۱۷۴)

سوال: مردہ بچہ پیدا ہوا تو اسے قبرستان میں دفن کیا جائے یا دوسری جگہ؟

جواب: مرے ہوئے بچے کو مسلمانوں کے قبرستان ہی میں دفن کریں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲ رصفحہ ۱۰)

سوال: نماز جنازہ میں ہاتھ کھول کر سلام پھیرنا چاہیئے یا ہاتھ باندھے رکھے؟

جواب: ہاتھ کھول کر سلام پھیرنے چاہیئے، ہاتھ باندھے رکھنا درست نہیں ہے۔

(فتاویٰ امجدیہ جلد ۱ رصفحہ ۳۱۷)

سوال: نابالغ لڑکا و لڑکی مر جائے تو اس سے قبر میں سوال ہوگا یا نہیں؟

جواب: بچوں سے سوال نہ ہوگا۔ (شرح الصدور صفحہ ۱۳۷)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: قبرستان میں ایک جگہ پر قبر کھودی گئی وہاں پر قبر نکل آئی اب کیا، کیا جائے، کیا پھر علیحدہ قبر اس میت کے لئے نکالی جائے یا اسی جگہ اس میت کو بھی دفن کر دیا جائے؟

جواب: قبر نکالتے ہوئے جو قبر ظاہر ہوتی ہے اس میں جو میت ہے۔ اگر یقین ہے کہ اس کی ہڈیاں مٹی ہوگئی ہیں تو دوسری قبر نکالنے کی ضرورت نہیں ہے اسی میں اس کو دفن کر دیا جائے۔ اگر ہڈیاں موجود ہیں تو ان کو جمع کر کے اس میت اور ہڈیوں کے درمیان چھوٹی سی دیوار اور روک بنا دی جائے۔ اگر میت کا جسم ابھی صحیح ہے تو پھر نئی قبر نکالی جائے جس میں اس میت کو دفن کیا جائے۔

فتاویٰ عالمگیری جلد ۱/ صفحہ ۱۶۷/ میں ہے: **ولو بلی المیت وصار ترابا جاز دفن غیرہ فی قبرہ** کہ میت اگر بوسیدہ ہو کر مٹی ہوگئی ہے یا ہڈیاں نہیں رہیں تو پھر دوسری میت کا دفن کرنا جائز ہے۔

ردالمحتار جلد ۱/ صفحہ ۲۲۴ میں ہے: **الا ان یوجد فتضم عظام الاول و یجعل بینهما حاجز من تراب** اگر ہڈیاں موجود ہیں تو پھر ان کو ایک طرف جمع کر دیا جائے اور درمیان میں دیوار بنا دی جائے پھر میت کو دفن کیا جائے۔ بہر نوع صورت مذکورہ میں اگر ہڈیاں وغیرہ نہیں ہیں تو پھر اسی قبر میں اس میت کو دفن کر دیا جائے۔ اگر ہڈیاں ہیں تو پھر ہڈیوں کو ایک طرف جمع کر کے دونوں کے درمیان روک بنا دی جائے۔ اور میت کو دفن کیا جائے۔ اگر میت کا جسم صحیح ہے تو پھر اس کے لئے علیحدہ قبر نکال لی جائے۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد ۱/ صفحہ ۱۶۷/ درالمحتار جلد ۱/ صفحہ ۲۲۴)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: اگر کوئی مسلمان فوت ہو گیا ہے اسکے جنازہ کے لئے اعلان جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نماز جنازہ کے لئے اعلان کرنا جائز ہے۔فقہائے کرام لکھتے ہیں ولا باس باعلان الناس بموته یعنی میت کی موت کا اعلان کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بلکہ اعلان کرنا مستحب ہے تاکہ جنازہ میں کثیر لوگ شرکت کرسکیں۔

بخاری اور مسلم میں ہے: کہ نبی کریم ﷺ نے نجاشی کی وفات کے متعلق صحابہ کرام کو آگاہ فرمایا اور حضرت جعفر طیار اور زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جب "8 سن ہجری" بمقام موتہ "شام" میں شہید ہوئے تو حضور ﷺ نے ان کی شہادت کے متعلق بھی لوگوں کو مطلع فرمایا اور صاحب نہایہ فرماتے ہیں اگر کوئی عالم یا پرہیزگار یا بابرکت آدمی فوت ہو جائے تو علماء متاخرین نے اسکے جنازہ کے لئے بازاروں میں اعلان کرنے کو بھی مستحسن فرمایا ہے اور یہی بات اصح ہے اور کثیر مشائخ اس میں کوئی حرج تصور نہیں کرتے تاکہ میت کے اقرباء اور دوست جمع ہو کر میت کے حقوق کی ادائیگی کریں۔معلوم ہوا کہ نماز جنازہ کے لئے اعلان کرنا درست ہے۔

(مراقی الفلاح صفحہ ۹۵)

سوال: جب کوئی آدمی مرنے کے قریب ہو اسکے پاس سورہ یاسین پڑھی جائے تو اس کو کچھ فائدہ ہے یا نہیں؟

جواب: جو شخص قریب المرگ ہے اور سفر آخرت کی تیاری میں ہے اسکے پاس سورہ یاسین اور سورہ رعد کا پڑھنا مستحب ہے۔

حدیث پاک میں ہے: کہ جب قریب المرگ اور مریض کے پاس سورہ یاسین پڑھی جائے تو وہ سیراب ہو کر مرتا ہے اور اسی وقت جنت میں داخل ہو جاتا

ہے۔حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ المتوفی ''سن 78 ہجری'' فرماتے ہیں: جسکے پاس سورہ رعد پڑھی جائے اس کی روح آسانی سے نکلتی ہے۔
معلوم ہوا کہ قریب المرگ کے پاس سورہ یاسین اور سورہ رعد کی تلاوت مستحب اور مسنون ہے۔ (فتاویٰ جماعتیہ صفحہ ۲۰۵)

سوال: دفن کے بعد قبر پر تلقین شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مرنے کے بعد جب میت کو قبر میں دفن کیا جائے تو قبر پر تلقین جائز ہے ایک آدمی قبر پر کھڑا ہو جائے اور یہ کہے کہ اے فلاں ''میت کا نام لے'' اپنا دین یاد کرو جس پر تو دنیا میں تھا اور گواہی دے کہ اللہ وحدہ لا شریک ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ ﷺ (مراقی الفلاح صفحہ ۱۰۵)

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کی ماں کا بھی نام لے کہ اے فلاں بن فلاں حضور اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اگر میت کی ماں کا بھی نام یاد نہ ہو تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت حوا علیہا السلام کا نام لیا جائے کیونکہ وہ تمام کی ماں ہیں۔
لہٰذا: قبر پر کھڑے ہو کر بھی تلقین جائز ہے۔(مراقی الفلاح صفحہ ۱۰۵)

سوال: صاحب قبر کے پاس جب انسان زیارت کے لئے جائے تو اس کا طریقہ کیا ہے اور کیا پڑھا جائے تا کہ صاحب قبر متوجہ ہوں؟

جواب: جب آدمی عام مسلمانوں کی قبروں کی زیارت کے لئے جائے تو پیٹھ قبلہ کی طرف اور منہ صاحب قبر کے سینہ کی طرف کر کے سورہ فاتحہ ایک بار اور سورۃ الاخلاص تین مرتبہ پڑھے اور جب قبرستان میں داخل ہو یہ الفاظ کہے۔السلام علیکم یا اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین یغفر اللہ لنا ولکم وانشاء اللہ بکم لا حقون
اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی لکھتے ہیں اگر صاحب مزار صاحب ولایت

یعنی ولی ہو تو منہ صاحب مزار کے سینہ کی طرف کرکے بیٹھ جائے اور اکیس مرتبہ۔سبوح قدوس ربنا ورب الملائکه والروح پڑھےاورسورہ لیلۃ القدر تین مرتبہ پڑھیں اور اپنے دل کو تمام خطرات دنیاوی سے خالی کرکے مکمل توجہ اس بزرگ کی طرف منعطف کرے تو اس بزرگ کی روح کی برکتیں زائر کے دل میں پہنچیں گی اور اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ یہ بزرگ صاحب کمال ہے یا کوئی صاحب یا قبر کمالیت کا مالک ہے تو ایک مرتبہ فاتحہ اور درود شریف کے بعد اکیس مرتبہ۔سبــــوح قدوس پڑھے اس کے بعد اپنا دل صاحب قبر کے سینہ کے مقابل کرکے دل کو صاحب قبر کی طرف ملتفت کرے۔اگر اپنے دل میں سکون محسوس کرے تو سمجھ لیں کہ یہ صاحب مزار صاحب کمال ہے اور صاحب مزار سے اگر مدد لینی مقصد ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ قبر کے سر کی جانب ہوکر انگلیاں قبر پر رکھ کر سورہ بقرہ تا مفلحون پڑھے اور پھر پائیں قبر کی طرف امن رسول آخر سورہ تک پڑھے اور یہ کہے کہ اے حضرت فلاں نے کام کے لئے میں درگاہ معلیٰ ''الٰہی''میں دُعاء کرتا ہوں آپ بھی دُعاء اور شفاعت سے میری امداد کیجئے۔اس کے بعد روبقبلہ ہوکر اپنے مطلب کی اللہ تعالیٰ سے درخواست اور عرض کرے۔ (فتاویٰ جماعتیہ صفحہ۲۲۲)

سوال: میت کے سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنا کیسا ہے؟

جواب: جائز بلکہ مستحسن ہے عورت کی پیشانی پر محارم میں سے کوئی لکھنا چاہے تو لکھ سکتا ہے نامحرم اجنبی کو لکھنا جائز نہیں۔

جیسا کہ درمختار میں ہے:ایک شخص نے اس کی وصیت کی تھی انتقال کے بعد سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھ دی گئی پھر کسی نے انہیں خواب میں دیکھا حال پوچھا کہا جب میں قبر میں رکھا گیا عذاب کے فرشتے آئے فرشتوں نے جب پیشانی پر بسم اللہ شریف دیکھی تو کہا تو عذاب سے بچ گیا۔ (درمختار باب صلوۃ الجنازہ صفحہ۱۲۴)

سوال: میت کو قبر میں رکھنے کے بعد قبر کو بند کیسے کریں؟

جواب: قبر میں رکھنے کے بعد لحد کو کچی اینٹوں سے بند کریں اور زمین نرم ہو تو تختہ لگانا بھی جائز ہے تختوں کے درمیان جھری رہ گئی تو اسے ڈھیلے وغیرہ سے بند کر دیں صندوق کا بھی یہی حکم ہے۔

جیسا کہ درمختار میں ہے: کہ قبر پر کچی اینٹیں اور بانس چن دے پکّی اینٹیں اور لکڑی کا تختہ گرد نہ لگائے، اوپر ہو تو مکروہ نہیں ابن ملک، اور نرم زمین ہو تو گرد بھی جائز ہے جیسے تابوت۔ (درمختار کتاب الصلاۃ باب الصلاۃ الجنازہ صفحہ ۱۲۳)

سوال: کیا نماز جنازہ کے بعد میّت کا چہرہ دیکھنا نا جائز ہے؟

جواب: بعض جگہ دیکھا جاتا ہے کہ نماز جنازہ کے بعد میّت کے چہرے کو دیکھنے کے لئے منع کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ نماز جنازہ کے بعد میّت کا چہرہ دیکھنا جائز نہیں یہ غلط ہے۔ صحیح مسئلہ یہ ہے کہ نماز جنازہ کے بعد دفن سے پہلے چہرہ دیکھ سکتے ہیں کوئی حرج نہیں لیکن اس سے بچنا چاہئے کہ دفن کرنے میں تاخیر ہو گی جبکہ حدیث شریف میں میّت کو جلدی دفن کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ہاں اگر ضرورت ہو تو دیکھ لیں ورنہ بلا ضرورت میّت دفن کرنے میں تاخیر نہ کریں، لیکن میّت اگر عورت ہو تو غیر محرم کو دیکھنا جائز نہیں۔

فتاویٰ برکاتیہ میں ہے: جس طرح نماز جنازہ سے پہلے میّت کا چہرہ دیکھنا جائز ہے ایسے ہی نماز جنازہ کے بعد بھی دیکھنا جائز ہے۔ (فتاویٰ برکاتیہ صفحہ ۴۱۵)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: کیا حضرت ملک الموت صرف انسانوں کی روح قبض کرتے ہیں یا ہر جاندار کی؟

جواب: حقیقت تو خدا کو معلوم البتہ: حدیث شریف میں ہے کہ جانوروں اور کیڑوں مکوڑوں کی روحیں تسبیح میں ہیں۔ جب ان کی تسبیح ختم ہوتی ہے تو ان پر موت طاری ہو جاتی ہے۔ ان کی موت ملک الموت کے قبضے میں نہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ ان جانوروں کی زندگی بلا واسطہ ملک الموت ختم کر دیتا ہے۔

بعض روایت میں ہے کہ ملک الموت صرف انسانوں کی روح قبض کرتے ہیں باقی ایک فرشتہ جنات کی اور ایک فرشتہ شیاطین کی اور ایک فرشتہ چرندوں، پرندوں، درندوں، مچھلیوں، کیڑوں، مکوڑوں کی روح قبض کرنے پر مامور ہے، بعض روایت میں ہے کہ ملک الموت ہر جاندار یعنی انسان اور جن اور تمام بہائم کی روح قبض فرماتے ہیں۔ (شرح الصدور صفحہ ۲۱ / فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۲۰)

سوال: میّت کے پاس غسل سے پہلے قرآن کی تلاوت اور ذکر و اذکار کرنا کیسا ہے؟

جواب: صدرالشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ اپنی کتاب بے مثال بہار شریعت میں فرماتے ہیں: میّت کے پاس تلاوت قرآن مجید جائز ہے جبکہ تمام بدن کپڑے سے چھپا ہو اور تسبیح و دیگر اذکار مطلقاً حرج نہیں۔

(بہار شریعت موت کا بیان جلد اوّل صفحہ ۸۰۹)

سوال: وہابی کا جنازہ پڑھنا یا پڑھانا کیسا ہے؟

جواب: ایسے وہابی، دیوبندی جن کے عقائد حد کفر تک پہنچ چکے ہوں ان

وہابیوں دیوبندیوں کے عقائد کو جانتے ہوئے ان کو مسلمان سمجھ کر ان کی نماز جنازہ پڑھنا کفر ہے، وہابیوں کے عقائد کو جانتے ہوئے ان کو مسلمان سمجھ کر ان کی نماز جنازہ پڑھنا کفر ہے اور پڑھنے والے پر تجدید ایمان ''نکاح والا ہے'' تو تجدید نکاح لازم ہے اور محض تملق وہ چاپلوسی یا کسی اور غرض سے پڑھنا حرام ہے پڑھنے والے پر توبہ و استغفار لازم ہے۔ (فتاویٰ علیمیہ جلد اوّل صفحہ ۳۰۹)

سوال: نماز جنازہ کے بعد دُعا مانگنا کیسا ہے؟

جواب: نماز جنازہ کے بعد دُعا مانگنا جائز ہے۔

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: **عن ابی هریره قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعاء** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میت پر نماز پڑھ لو تو اس کے لئے خلوص دل سے دُعا کرو۔

(مشکات شریف باب المشی بالجنازہ والصلوۃ علیہا الفصل الثانی صفحہ ۱۴۱)

لیکن بہتر یہ ہے کہ صف توڑ کر دُعا مانگی جائے ایسا ہی فتاویٰ امجدیہ جلد ۱ صفحہ ۳۱۳ پر ہے۔

سوال: میت کے دفن کے بعد قبر پر پانی چھڑکنا کیسا ہے؟

جواب: دفن کے بعد قبر پر پانی چھڑکنا سنت ہے۔

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: **عن ابی رافع سل رسول الله صلی الله علیه وسلم سعد او رش علی قبره ماء** حضرت رافع رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد کو قبر میں سر کی جانب سے لٹایا اور ان کی قبر پر پانی چھڑکا۔

(ابن ماجہ کتاب الجنائز صفحہ 225)

سوال: منزل کرنا کیسا ہے؟

جواب: جنازہ اٹھانے کے بعد قبرستان تک پہنچانے کے لئے بیچ میں ٹھہرنا مکروہ ہے۔

جیسا کہ فتاویٰ ھندیہ میں ہے: **یکرہ منزل المیت** چونکہ منزل دینے میں تاخیر ہوگی حالاں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنازہ کو لے جانے میں جلدی کیا کرو

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: **عن ابی ھریرہ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال أسرعوا بالجنازۃ فان تک صالحۃ فخیرا تقدموھا الیہ وان تک سوی ذلک فشر تضعونہ عن رقابکم**

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنازہ لے جانے میں جلدی کیا کرو کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو تم اسے نیکی کی طرف پہنچانے میں جلدی کروگے اور اگر نیک نہیں ہے تو تم شر کو جلد اپنی گردنوں سے اتار پھینکو۔ (ابوداؤد شریف، فتاوی مسائل شرعیہ جلد 4 صفحہ 156)

سوال: جنازہ دیکھ کر کیا پڑھنا چاہئے؟ انا للہ وانا الیہ راجعون یا اور کوئی دُعا ہے؟

جواب: جنازہ دیکھ کر **انا للہ وانا الیہ رجعون** بھی پڑھ سکتے ہیں مگر بہتر دُعا یہ ہے **لا الہ الااللہ سبحان الحی الذی لا یموت** بیان کیا جاتا ہے کہ امام مالک رضی اللہ عنہ سے کسی نے خواب میں دریافت کیا بعد از وصال آپ سے اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک فرمایا؟

آپ نے فرمایا ایک کلمہ کی برکت سے نجات مل گئی اور وہ کلمہ یہ ہے جسے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنازہ دیکھتے تو پڑھا کرتے تھے **لاالہ الااللہ سبحان الحی الذی لا یموت** (نزہۃ المجالس مترجم جلد اول صفحہ 303)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: وہ کون لوگ ہیں جن کی نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں؟

جواب: (۱) باغی جو امام برحق پر ناحق خروج کرے اور اسی بغاوت میں مارا جائے۔(۲) ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا نہ ان کو غسل دیا جائے نہ ان کی نماز پڑھی جائے مگر جبکہ بادشاہ اسلام نے ان پر قابو پایا اور قتل کیا تو نماز و غسل ہے یا وہ نہ پکڑے گئے نہ مارے گئے بلکہ ویسے ہی مرے تو بھی غسل و نماز ہے۔

(۳) جو لوگ ناحق پاسداری سے لڑیں بلکہ جو ان کا تماشہ دیکھ رہے تھے اور پتھر آ کر لگا اور مر گئے تو ان کی بھی نماز جنازہ نہیں ہاں ان کے متفرق ہونے کے بعد مرے تو نماز ہے۔(۴) جس نے کئی شخص کا گلا گھونٹ کر مار ڈالے۔

(۵) شہر میں رات کو ہتھیار لے کر لوٹ مار کریں وہ بھی ڈاکو ہیں اسی حالت میں مارے جائیں تو ان کی بھی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔

(۶) جس نے اپنی ماں یا باپ کو مار ڈالا اس کی بھی نماز جنازہ نہیں۔

(۷) جو کسی کا مال چھین رہا تھا اور اسی حالت میں مارا گیا اس کی بھی نماز جنازہ نہیں۔

(بہار شریعت جلد ا رصفحہ ۴ رنماز جنازہ کا بیان صفحہ ۸۲۷)

اور ایسا ہی حاشیہ فتاویٰ امجدیہ جلد ا ر باب کتاب الجنائز صفحہ ۳۰۷ ر پر ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمت بالخیر

صدقۂ فطر کا بیان

سوال: جو شخص روزہ نہ رکھے اس پر صدقۂ فطر واجب ہے یا نہیں؟

جواب: صدقۂ فطر واجب ہونے کیلئے روزہ رکھنا شرط نہیں۔ روزہ رکھے یا نہ رکھے جب بھی اس پر صدقۂ فطر واجب ہے۔ جبکہ وہ مالک نصاب ہو۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد ا/صفحہ ۵۰۷)

سوال: اگر کسی نے عید کے دن صدقۂ فطر ادا نہیں کیا اور زیادہ دن گزر گیا تو اسکے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: صدقۂ فطر عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا سنت ہے لیکن اگر اسوقت نہیں ادا کیا۔ تو اب ادا کرے۔ عید کے دن نماز سے پہلے ادا نہ کرنے سے ساقط نہ ہوگا اور جب بھی ادا کرے ادا ہی ہے، قضا نہیں ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد ا/صفحہ ۵۱۰)

سوال: عید آنے سے پہلے اگر صدقۂ فطر ادا کر دیا تو جائز ہے کہ نہیں؟

جواب: عید کا دن آنے سے پہلے ماہ رمضان میں بلکہ ماہ رمضان سے پہلے بھی صدقۂ فطر ادا کر دیا تو جائز ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد ا/صفحہ ۵۱۰)

سوال: عید کے دن چاند رات کو بچہ پیدا ہوا تو اس کی طرف سے صدقۂ فطر نکالنا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے۔ لہذا: اگر اس وقت سے پہلے پیدا ہوا تو اس کی جانب سے صدقۂ فطر نکالنا واجب ہے۔

اور اگر صبح صادق کے بعد پیدا ہوا تو نہیں۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد اوّل صفحہ ۵۰۷)

سوال: زکوٰۃ اور صدقۂ فطر میں کیا فرق ہے؟

جواب: زکوٰۃ اور فطرہ میں چند باتوں کی وجہ سے فرق ہے۔

(۱) زکوٰۃ کا ادا کرنا فرض ہے، جبکہ صدقۂ فطر کی ادائیگی واجب ہے۔

(۲) زکوٰۃ کا انکار کرنے والا کافر ہے جب کہ صدقۂ فطر کا منکر کافر نہیں۔

(درمختار جلد ۲ صفحہ ۳۵۸)

(۳) زکوٰۃ کے لازم ہونے کے لئے سال کا گزرنا شرط ہے، جب کہ صدقۂ فطر کے لازم ہونے کے لئے سال کا گزرنا شرط نہیں۔ (طحطاوی علی المراقی صدقۃ الفطر)

(۴) زکوٰۃ میں مال کا نامی یعنی بڑھنے والا ہونا شرط ہے، جب کہ فطرہ میں مال کا نامی ہونا شرط نہیں، مال غیر نامی میں بھی صدقۂ فطر لازم ہوجاتا ہے۔ (شامیہ جلد ۲ صفحہ ۳۶۰)

(۵) زکوٰۃ کے لازم ہونے کے لئے عاقل و بالغ ہونا شرط ہے، جب کہ صدقۂ فطر کے واجب ہونے کے لئے عاقل و بالغ ہونا شرط نہیں، مجنون اور نابالغ کے پاس بھی اگر مال نصاب موجود ہو تو صدقۂ فطر لازم ہوجاتا ہے۔

(شامیہ جلد ۲ صفحہ ۳۵۹)

(۶) زکوٰۃ صرف اپنی طرف سے جب کہ صدقۂ فطر اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے بھی ہے

(۷) صدقۂ فطر مال کے ہلاک ہوجانے سے ساقط نہیں ہوتا جبکہ زکوٰۃ مال کی ہلاکت سے ساقط ہوجاتی ہے۔ (شامیہ جلد ۲ صفحہ ۳۶۱)

سوال: صدقۂ فطر کن چیزوں سے ادا ہوتا ہے؟

جواب: چار چیزوں سے صدقۂ فطر ادا ہوتا ہے (۱) گیہوں (۲) جَو (۳) منقیٰ (۴) کھجور

گیہوں دینا ہے تو نصف صاع دینا لازم ہے، اور جَو دینا ہے تو ایک صاع لازم ہے، یہی ان کے ستوؤں کا حکم ہے۔ اگر اصل نہ دے تو اس کی قیمت بھی ادا کر سکتا ہے بلکہ قیمت دینا افضل ہے۔ وقت وجوب طلوع فجر ثانی کے بعد ہے تو جو بچہ طلوع فجر سے قبل پیدا ہوگا اس کا صدقہ دیا جائے گا اور کوئی مر گیا تو اس کا صدقہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ وقت وجوب میں وہ زندہ نہیں رہا۔ اور جو بعد فجر پیدا ہوا، اس پر صدقہ نہیں، کیونکہ صبح نمودار ہونے کے وقت وہ نہ تھا۔ (فتاویٰ عالمگیری صفحہ ۲۰۵)

سوال: صدقۂ فطر کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جواب: اس میں دو قول ہے: ایک یہ ہے کہ صدقۂ فطر چونکہ رمضان کے اختتام پر عیدالفطر کے دن مشروع ہے، اس لئے اس کو صدقۂ فطر کہا جاتا ہے۔ فطر کے معنیٰ افطار کرنے کے ہیں اور رمضان کے ختم پر روزوں کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اس لئے رمضان کی عید کو عیدالفطر اور اس صدقۂ کو صدقۂ فطر کہا جاتا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کے فطر کے معنیٰ خلقت و بناوٹ کے ہیں، جیسا کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **فطرة الله التى فطر الناس عليها** اللہ کی بناوٹ جس پر کہ اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔

پس اسی وجہ سے صدقۂ فطر کو صدقۂ فطر کہتے ہیں: کیونکہ یہ صدقۂ دراصل اپنی ذات و نفس کا صدقۂ ہے جسے اللہ نے پیدا کیا ہے۔ جس طرح زکاۃ مال کا صدقۂ ہے اسی طرح صدقۂ فطر جان کا صدقۂ ہے جس سے آپ کا تزکیہ کیا جاتا ہے۔

(شعب الایمان جلد ۴ صفحہ ۱۶۲)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمت بالخیــــــــر

زکـــاۃ کا بیـــان

سوال: عورتوں کے استعمالی زیورات پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

جواب: سونے چاندی کا زیور، خواہ استعمال میں ہو یا نہ ہو، اگر وہ نصاب کو پہنچ جائے تو اس پر زکوٰۃ لازم ہے جبکہ زکوٰۃ فرض ہونے کی دیگر تمام شرائط پائی جائیں۔ نیز سونے چاندی کے زیورات حاجت اصلیہ میں شامل نہیں ہیں۔

جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے: ترجمہ: زیور حاجت اصلیہ سے زائد مال ہے کیونکہ اس کا تجمل اور زینت کے لیے ہونا اس کے حاجت اصلیہ سے زائد ہونے کی دلیل ہے۔ اور چونکہ اس کے ذریعے نعمت کا حصول ہے۔ لہذا: اس کا ایک جز فقرا کے لئے نکالنا لازم ہے۔ (البدائع الصنائع جلد۲ رصفحہ۱۰۲)

فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے: اگر چہ پہننے کا زیور ہو" اس پر بھی زکوٰۃ لازم ہے" زیور پہننا کوئی حاجت اصلیہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جدید جلد۱۰ رصفحہ۱۳۳)

سوال: زکوٰۃ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: زکوٰۃ کی تین اقسام ہیں۔

(۱) سونا چاندی، کرنسی وغیرہ اور مال تجارت کی زکوٰۃ۔

(۲) مویشیوں کی زکوٰۃ۔

(۳) فصلوں کی زکوٰۃ، ان میں سے ہر قسم کی زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ اور نصاب کی مقدار بھی جداگانہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: فصلوں کی زکوٰۃ کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: فصلوں کی زکوٰۃ کو عشر کہتے ہیں۔

سوال: عشر کی تعریف کیا ہے؟

جواب: عشری زمین سے ایسی چیز پیدا ہوئی جس کی زراعت سے مقصود زمین سے منافع حاصل کرنا ہے تو اس پیداوار کی زکوٰۃ فرض ہے اور اس زکوٰۃ کا نام عشر ہے۔

(بہار شریعت جلد اوّل صفحہ ۹۱۶)

جو کھیت بارش، نہر، نالے کے پانی سے قیمت ادا کئے بغیر سیراب کیا جائے اس میں عشر یعنی دسواں حصہ واجب ہے۔ جس کھیت کی آبپاشی ڈول یا اپنے ٹیوب ویل وغیرہ سے ہو، اس میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ واجب ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰/ صفحہ ۲۰۳)

سوال: رہن رکھے گئے زیور کی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

جواب: رہن رکھے زیور کی زکوٰۃ نہ رکھنے والے ''یعنی مرتہن'' پر ہے نہ رکھوانے والے ''یعنی راہن'' پر کیونکہ رکھنے والے کی ملک نہیں اور رکھوانے والے کے قبضے میں نہیں۔ اور جب رہن رکھنے والا اس زیور کو واپس لے گا تو گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ اس پر واجب نہیں ہوگی۔ (فتاویٰ رضویہ کتاب زکوٰۃ جلد ۱۰/ صفحہ ۱۴۶/ فیضان زکوٰۃ صفحہ ۳۶)

سوال: سونے کا ناجائز استعمال کرنے والے پر زکاۃ ہے یا نہیں؟

جواب: سونے چاندی کا استعمال چاہے مالک کے لئے جائز ہو یا نہ ہو، اس پر ان کی زکاۃ دینا واجب ہے۔

جیسا کے درمختار میں ہے :ان دونوں ''یعنی سونا اور چاندی'' سے بنی ہوئی اشیاء میں چالیسواں حصہ زکاۃ لازم ہے اگرچہ یہ ڈالی کی صورت میں ہوں یا زیورات کی صورت میں ان کا استعمال جائز ہو یا ممنوع۔

(الدرالمختار ورد المحتار کتاب الزکواۃ باب الزکواۃ جلد اوّل صفحہ ۲۴۰)

سوال: مال تجارت کسے کہتے ہیں اور اس کی زکاۃ کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: مال تجارت اس مال کو کہتے ہیں جسے بیچنے کی نیت سے خریدا گیا ہے۔اور اگر خریدنے یا میراث میں ملنے کے بعد تجارت کی نیت کی تو اب وہ مال تجارت نہیں کہلائے گا

(ماخوذ از ردالمحتار جلد ۳ر صفحہ ۲۲۱)

مثلاً زید نے موٹرسائیکل اس نیت سے خریدی کہ اُسے بیچ دوں گا اور نفع کماؤں گا تو یہ مال تجارت ہے۔اور اگر اپنے استعمال کے لئے خریدی تھی ،اس وقت بیچنے کی نیت نہیں تھی صرف استعمال کی تھی مگر خریدنے کے بعد نیت کر لی کہ اچھے دام ملیں گے تو بیچ دوں گا یا پختہ نیت ہی کر لی کہ اب اس کو بیچ ڈالنا ہے تب بھی زکاۃ فرض نہیں ہوگی کیونکہ خریدتے وقت کی نیت پر زکاۃ کے احکام مرتب ہوتے ہیں۔

(ردالمحتار جلد ۳ر صفحہ ۲۲۱)

سوال: زکاۃ کسے دی جائے؟

جواب: ان لوگوں کو زکاۃ دی جاسکتی ہے۔(۱) فقیر (۲) مسکین (۳) عامل (۴) رقاب (۵) غارم (۶) فی سبیل اللہ (۷) ابن سبیل ''یعنی مسافر''

(فتاویٰ ہندیہ کتاب الزکواۃ جلد اوّل صفحہ ۱۸۶)

ان کی تفصیل ۔(۱) فقیر وہ ہے کہ (الف) جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نصاب کو پہنچ جائے (ب) یا نصاب کے قدر تو ہو مگر اس کی حاجت اصلیہ ''یعنی

ضروریات زندگی'' میں مستغرق، گھرا ہوا ہو، مثلاً رہنے کا مکان, خانہ داری کا سامان، سواری کے جانور'' یا اسکوٹر یا کار'' کاریگروں کے اوزار، پہننے کے کپڑے، خدمت کے لئے لونڈی، غلام، علمی شغل رکھنے والے کے لئے اسلامی کتابیں جو اس کی ضرورت سے زائد نہ ہوں (ج) اسی طرح اگر مدیون مقروض ہے اور دین قرضہ نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے تو فقیر ہے اگر چہ اس کے پاس ایک تو کیا کئی نصابیں ہوں۔

(بہار شریعت جلد اوّل حصہ ۵/صفحہ ۹۲۴)

(۲) مسکین: وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لئے اس کا محتاج کہ لوگوں سے سوال کرے اور اسے سوال حلال ہے، فقیر کو ''یعنی جس کے پاس کم از کم ایک دن کا کھانے کے لئے اور پہننے کے لئے موجود ہے'' بغیر ضرورت مجبوری سوال حرام ہے۔ (الفتاویٰ الہندیہ جلد ۱/صفحہ ۱۸۶)

(۳) عامل: وہ ہے جسے بادشاہ اسلام نے زکاۃ اور عشر وصول کرنے کے لئے مقرر کیا ہو۔ نوٹ: صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں کہ: عامل اگر چہ غنی ہو اپنے کام کی اُجرت لے سکتا ہے اور ہاشمی ہو تو اس کو مال زکاۃ میں سے دینا بھی ناجائز اور وہاں سے لینا بھی ناجائز۔ ہاں اگر کسی اور مد ''یعنی ضمن'' میں دیں تو لینے میں حرج نہیں۔ (بہار شریعت جلد ۱/حصہ ۵/صفحہ ۹۲۵)

(۴) رقاب: سے مراد مکاتب ہے، مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس سے اس کے آقا نے اس کی آزادی کے لئے کچھ قیمت ادا کرنا طے کی، فی زمانہ رقاب موجود نہیں ہیں۔

(۵) غارم: اس سے مراد مقروض ہے یعنی اس پر اتنا قرض ہو کہ دینے کے بعد زکاۃ کا نصاب باقی نہ رہے، اگر چہ اس کا بھی دوسروں پر قرض باقی ہو مگر لینے پر قدرت نہ رکھتا ہو۔ (الدر المختار جلد ۳/صفحہ ۳۳۹)

(۶) فی سبیل اللہ: یعنی راہِ خدا میں خرچ کرنا، اس کی چند صورتیں ہیں،

کوئی شخص محتاج ہے اور جہاد میں جانا چاہتا ہے مگر اس کے پاس سواری اور زادِ راہ نہیں ہے تو اسے مال زکاۃ دے سکتے ہیں کہ یہ راہِ خدا میں دینا ہے اگر چہ وہ کمانے پر قادر ہو۔

کوئی حج کے لئے جانا چاہتا ہے اور اس کے پاس زادِ راہ نہیں ہے تو اسے بھی زکاۃ دے سکتے ہیں لیکن اُسے حج کے لئے لوگوں سے سوال کرنا جائز نہیں ہے۔

طالب علم کہ علم دین پڑھتا ہے یا پڑھنا چاہتا ہے اس کو بھی زکاۃ دے سکتے ہیں بلکہ طالب علم سوال کر کے بھی مال زکاۃ لے سکتا ہے جب کہ اس نے اپنے آپ کو اس کام کے لئے فارغ کر رکھا ہو، اگر چہ وہ کمانے پر قدرت رکھتا ہو۔

اسی طرح ہر نیک کام میں مال زکاۃ استعمال کرنا بھی فی سبیل اللہ یعنی راہِ خدا میں خرچ کرنا ہے۔ مال زکاۃ میں دوسرے کو مالک بنا دینا ضروری ہے بغیر مالک کئے زکاۃ ادا نہیں ہوسکتی۔ (بہار شریعت جلد ۳/ حصہ ۵/ صفحہ ۹۲۶)

(۷) ابن سبیل: یعنی وہ مسافر جس کے پاس سفر کی حالت میں مال نہ رہا، یہ زکاۃ لے سکتا ہے اگر چہ اس کے گھر میں مال موجود ہو مگر اسی قدر لے کہ اس کی ضرورت پوری ہو جائے، زیادہ کی اجازت نہیں اور اگر اسے قرض مل سکتا ہو تو بہتر ہے کہ قرض لیلے۔

(الفتاویٰ الہندیہ جلد ۱/ صفحہ ۱۸۸)

نوٹ: صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جن لوگوں کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ انہیں زکاۃ دے سکتے ہیں ان سب کا فقیر ہونا شرط ہے سوائے عامل کے اس کے لئے فقیر ہونا شرط نہیں، اور ابن سبیل یعنی مسافر اگر چہ غنی ہو اس وقت فقیر کے حکم ہے۔ باقی کسی کو جو فقیر نہ ہو زکاۃ نہیں دے سکتے۔

(بہار شریعت جلد ۱/ حصہ ۵/ صفحہ ۲۳۲)

سوال: مدارس کے سفیر بھی عامل ہیں؟

جواب: عامل مقرر کرنے کا اختیار شرعی قاضی کے پاس ہے اگر وہ نہ ہو تو شہر

کے سب سے بڑے عالم کے پاس جس کی طرف مسلمان اپنے دینی معاملات میں رجوع کرتے ہوں۔

لہذا: اگر مدارس کے سفیر مذکورہ عالم کے مقرر کیئے ہوئے ہوں تو عامل کہلائیں گے ورنہ نہیں۔ (فتاویٰ فقیہ ملت جلد ا/صفحہ ۳۲۳)

سوال: کن کو زکاۃ نہیں دے سکتے؟

جواب: ان مسلمانوں کو زکاۃ نہیں دے سکتے اگرچہ شرعی فقیر ہوں: ہاشمی ''یعنی سادات کرام'' چاہے دینے والا ہاشمی ہو یا غیر ہاشمی۔

والدین ''یعنی جن کی اولاد میں سے زکاۃ دینے والا ہو'' جیسے ماں، باپ، دادا دادی، نانا، نانی، وغیرہ۔

اولاد ''یعنی جو اس کی اولاد میں سے ہوں'' جیسے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی، وغیرہ

زوجین: یعنی میاں بیوی ایک دوسرے کو زکاۃ نہیں دے سکتے۔ غنی کے نابالغ بچے ''کیونکہ وہ اپنے باپ کی وجہ سے غنی شمار ہوتے ہیں'' (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰/صفحہ ۱۰۹)

سوال: کن پر زکاۃ نکالنا فرض ہے؟

جواب: زکاۃ دینا ہر اس عاقل، بالغ اور آزاد مسلمان پر فرض ہے جس میں یہ شرائط پائی جائیں۔ نصاب کا مالک ہو، یہ نصاب نامی ہو، نصاب اس کے قبضے میں ہو، نصاب اس کی حاجت اصلیہ ''یعنی ضروریات زندگی'' سے زائد ہو، نصاب دین سے فارغ ہو، یعنی اس پر ایسا قرض نہ ہو جس کا مطالبہ بندوں کی جانب سے ہو، کہ اگر وہ قرض ادا کرے تو اس کا نصاب باقی نہ رہے۔ اس نصاب پر ایک سال گزر جائے۔

(بہار شریعت جلد ا/حصہ ۵/صفحہ ۸۷۴ تا ۸۷۵)

شرائط کی تفصیل: نصاب کا مالک، مالک نصاب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس شخص کے پاس ساڑھے سات تولے سونے یا ساڑھے باون تولے چاندی یا اتنی مالیت کی رقم یا اتنی مالیت کا مال تجارت یا اتنی مالیت کا حاجت اصلیہ ''یعنی ضروریات زندگی'' سے زائد سامان ہو۔(ماخوذ از بہار شریعت)

مال نامی کا مطلب: مال نامی کے معنیٰ ہیں بڑھنے والا مال خواہ حقیقۃً بڑھے یا حکماً، اس کی تین صورتیں ہیں، یہ بڑھنا تجارت سے ہوگا یا، افزائش نسل کے لئے جانوروں کو جنگل میں چھوڑ دینے سے ہوگا، یا وہ مال خلقی ''یعنی پیدائشی'' طور پر نامی ہوگا جیسے سونا چاندی وغیرہ۔ (الفتاویٰ الہندیہ جلد ۱ رصفحہ ۱۸۴)

حاجت اصلیہ کسے کہتے ہیں: حاجت اصلیہ ''یعنی ضروریات زندگی'' سے مُراد وہ چیزیں ہیں جن کی عموماً انسان کو ضرورت ہوتی ہے اور ان کے بغیر گزر اوقات میں شدید تنگی دشواری محسوس ہوتی ہے جیسے رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے، سواری، علم دین سے متعلق کتابیں، اور پیشے سے متعلق اَوزار وغیرہ۔

(الھدایہ کتاب الزکواۃ جلد ۱ رصفحہ ۹۶)

مثلاً جنہیں مختلف لوگوں سے رابطہ کی حاجت ہوتی ہو ان کے لئے ٹیلی فون یا موبائل، جو لوگ کمپیوٹر پر کتابت کرتے ہوں یا اس کے ذریعے روزگار کماتے ہوں ان کے لئے کمپیوٹر، جن کی نظر کمزور ہو ان کے لئے عینک یا لینس، جن لوگوں کو کم سنائی دیتا ہو ان کے لئے آلہ سماعت، اسی طرح سواری کے لئے سائیکل، موٹر سائیکل، یا دیگر گاڑیاں، یا دیگر اشیاء کہ جن کے بغیر اہل حاجت کا گزارا مشکل سے ہو حاجت اصلیہ میں سے ہیں۔

سال کب مکمل ہوگا: جس تاریخ اور وقت پر آدمی صاحب نصاب ہوا جب تک نصاب رہے وہی تاریخ اور وقت جب آئے گا اسی منٹ سال مکمل ہوگا۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰ رصفحہ ۳۰۲)

مثلاً زید کے پاس ماہِ ربیع النور شریف کی 12 تاریخ یعنی عید میلا د النبی ﷺ کو دن کے 12 بجے ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کے برابر رقم حاصل ہوئی یا مال تجارت حاصل ہوا تو سال گزرنے کے بعد عید میلا د النبی ﷺ 12 ربیع النور کو دن کے بارہ بجے اگر وہ نصاب کا بدستور مالک ہوا تو اس مال کی زکاۃ کی ادائیگی بھی اس پر فرض ہوگی۔ اگر اب بلا عذر شرعی ادائیگی میں تاخیر کرے گا تو گنہگار ہوگا۔

مال کا صاحب نصاب کے تصرف میں ہونا: مال صاحب نصاب کے تصرف میں ہو تب ہی اس پر زکاۃ فرض ہے مثلاً کسی نے اپنا مال زمین میں دفن کر دیا اور جگہ بھول گیا اور پھر برسوں بعد وہ جگہ یاد آئی اور مال مل گیا, تو جب تک مال نہ ملا تھا اس زمانہ کی زکاۃ واجب نہیں کیونکہ وہ اس عرصہ میں نصاب کا مالک تو تھا مگر قبضہ نہ ہونے کی وجہ سے پورے طور پر مالک نہ تھا۔

صاحب نصاب کا قرض سے فارغ ہونا: مثلاً کسی کے پاس مقررہ نصاب کے برابر مال تو ہے مگر وہ اتنے مال کا مقروض بھی ہے تو اس کا مال قرض سے فارغ نہیں ہے۔

لہذا: اس پر زکاۃ فرض نہیں۔ (نورالایضاح صفحہ۱۴۶)

سوال: ڈیری فارم کی طرح ہے پولیٹری فارم کا کاروبار بھی بہت رائج ہے اس میں یہ ہوتا ہے کہ مرغوں، مرغیوں، انڈوں اور چوزوں کی خرید وفروخت ہوتی ہے اس کی زکاۃ کس طرح ادا کی جائے؟

جواب: اس مسئلہ میں جو باتیں بعد تحقیق سامنے آئیں وہ یہ ہیں کہ یہ ساری چیزیں سامان تجارت ہیں اور یہ تو کھلی بات ہے کے سامان تجارت بشرطیکہ مقدار نصاب کو پہنچا ہوا اور قرض وغیرہ سے خالی ہو تو اس میں زکاۃ واجب ہے۔

چنانچہ حضور صدر الشریعہ فرماتے ہیں: سونے چاندی کے علاوہ تجارت کی کوئی چیز ہو جس کی قیمت سونے چاندی کے نصاب کو پہنچے تو اس پر بھی زکاۃ واجب ہے۔

(بہار شریعت جلد ۱/ حصہ ۵/ صفحہ ۳۶)

اس لئے سال گزرنے کے بعد انڈوں، چوزوں، مرغوں اور مرغیوں کی قیمت پر زکاۃ کی ادائیگی واجب ہے۔

سوال: مدارس اور اداروں میں صدقات واجبہ، عطیات، اور امداد کی رقمیں کبھی کبھی اتنی جمع ہو جاتی ہیں جو نصاب زکاۃ سے بھی زیادہ ہوتی ہے تو کیا ان رقوم پر سال گزرنے کے بعد زکاۃ واجب ہوگی؟

جواب: زکاۃ اس مال میں واجب ہوتی ہے جو کسی فرد معین کی ملکیت میں ہو، جو رقمیں کسی معین فرد کی ملکیت میں نہ ہوں ان میں زکاۃ واجب نہیں۔

جیسا کہ علامہ حصکفی علیہ الرحمہ جوہرہ کے حوالے سے لکھتے ہیں: کہ مویشی اور گھوڑے جو وقف کئے ہوئے ہوں ان میں کوئی مخصوص مالک نہ ہونے کی وجہ سے زکاۃ نہیں۔ (درمختار جلد ۲/ صفحہ ۲۷۷)

اور مدارس وغیرہ میں جو رقمیں جمع ہوتی ہیں ان کا بھی کوئی معین شخص مالک نہیں ہوتا ہے۔ **لہذا:** ان پر بھی زکاۃ واجب نہیں ہے۔

سوال: زمین کی کن کن پیداوار پر عشر ہے؟

جواب: زمین کی تمام پیداوار پر عشر ہے، خواہ وہ میوہ اور پھل فروٹ ہوں یا ترکاری، غلّہ اور روئی وغیرہ ہوں، مثلاً گیہوں، باجرہ، چاول، جو، گنے، پھول خربوزہ، آم، امرود ککڑی اور بیگن وغیرہ تمام پیداوار میں سے دسواں اور بعض صورتوں میں بیسواں حصہ راہِ خدا میں دیا جائے گا۔ اس میں یہ بھی قید نہیں ہے کہ نصاب کے موافق

ہو یا پورا سال گزر جائے۔ کم ہو یا زیادہ سال میں ایک بار پیداوار ہو یا متعدد بار، جب بھی پیدا ہو کل پیداوار میں سے دسواں اور بعض صورتوں میں بیسواں حصہ زکاۃ نکالنا فرض ہے۔

زمین کی ہر اس پیداوار کی زکاۃ فرض ہے جس کی زراعت سے مقصود زمین سے منافع حاصل کرنا ہے، پس لکڑی اور گھاس وغیرہ پر عشر نہیں ہاں گھاس اگر مقصود ہے اس کی زراعت کی ہے تو اس پر بھی عشر ہے، جنگل یا پہاڑ کے پھل یا شہد اگر جمع کیئے ہیں تو ان پر بھی عشر ہے بشرطیکہ ان کی حفاظت کی جاتی ہو یعنی بادشاہ اسلام حربیوں باغیوں اور ڈاکوؤں سے اس کی حفاظت کرتا ہو قرض دار پر بھی عشر ہے قرض دار سے عشر معاف نہیں۔ (عامہ کتب)

سوال: کن چیزوں پر زکاۃ نہیں؟

جواب: حاجت اصلیہ کی تعریف میں آپ نے پڑھا کہ وہ تمام ضروری سامان جن کی انسان کو زندگی بسر کرنے کے لئے ضرورت ہو ان پر زکاۃ نہیں، ذیل میں ہم ایک فہرست ان چیزوں کی درج کر رہے ہیں جن پر زکاۃ نہیں، تاکہ کسی کے ذہن میں کوئی ابہام ہو تو وہ دُور ہو جائے۔

رہنے کا مکان، پہننے کے کپڑے، گھر کے برتن، بستر، مسہری لحاف کمبل گدے وغیرہ فرنیچر، قالین دریاں وغیرہ پر بھی زکاۃ نہیں کہ آج کے دور میں یہ حاجت اصلیہ ہیں۔

موٹر سائیکل، سائیکل، تجارت کے لئے دوکان، مل فیکٹری ''البتہ ان سے جو آمدنی حاصل ہوگی اس پر زکاۃ ہے'' کارخانہ کی مشینری، ہیرے قیمتی پتھر۔ اگر مال تجارت نہ ہو، کارخانہ میں استعمال ہونے والے تمام اوزار، کسی بھی شعبے کے کاریگر اور مستری کے ہنر اور کام کے اوزار، بڑھئی / کارپینٹر کے اوزار، پلمبر کے اوزار، الیکٹریشن کے اوزار، موٹر مکینک کے اوزار، مستری: راج کا کام کرنے والے کے اوزار، رنگ کرنے والے کے برش وغیرہ سنار کا کام کرنے والے کے اوزار، استری: پنکھا اور دیگر

مشینری کی مرمت کرنے والے کے اوزار، کاتب کے قلم: روشنائی وغیرہ چھپائی کے پریس کی مشینیں، کمپیوٹر: کمپوزنگ والے کے تمام کمپیوٹر، پرنٹر: اسکینر وغیرہ، فوٹو اسٹیٹ والے کی فوٹو کاپی کی مشینیں، ہوٹل والے کے برتن، اہل علم کی کتابیں: جنہیں پڑھا ہو یا پڑھ سکتا ہو یا حوالے وغیرہ کے لئے رکھی ہوں، اپنی حفاظت کے لئے رکھے ہتھیار، پستول وغیرہ پر زکاۃ نہیں۔

(کمپیوٹر رسٹ سے زکاۃ کا حساب لگانے کا آسان طریقہ صفحہ ۶/۵)

سوال: کیا زکاۃ اور ٹیکس میں فرق ہے یا ٹیکس دینے سے زکاۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: ٹیکس ادا کرنے سے زکاۃ ادا نہیں ہوگی، ان دونوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔

تفصیل: زکاۃ ایک ایسا فریضہ اور عبادت ہے کہ جس کو اللہ نے مسلمانوں کے مال و دولت میں سے فقراء مساکین اور دیگر مستحقین زکاۃ کے لئے واجب کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے متعدد آیات میں زکاۃ کو نماز کے ساتھ ملا کر بیان کیا ہے۔ جس سے زکاۃ کی اہمیت اُجاگر ہوتی ہے۔ زکاۃ کی فرضیت قرآن وحدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

ماہرین اقتصادیات کی تعریف کے مطابق ٹیکس ایک لازمی فریضہ ہے جس کا حکومت کو ادا کرنا اس شخص پر واجب ہے جس پر وہ عائد کیا جائے۔ یہ ٹیکس اس شخص کی قدرت ادائیگی کے پیش نظر عائد کیا جاتا ہے۔ ان ٹیکسوں سے ہونے والی مجموعی آمدنی کو جہاں حکومت کے عام اخراجات کو پورا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ وہیں ان کے ذریعے بعض ان اقتصادی، اجتماعی اور سیاسی اہداف واغراض کو حاصل کیا جاتا ہے جو حکومت کے پیش نظر ہوتے ہیں۔

ٹیکس ادا کرنے سے زکاۃ ادا نہیں ہوگی۔ لہذا: جس پر زکاۃ واجب ہے اور

وہ صاحب نصاب ہے تو ٹیکس کے علاوہ اسے زکاۃ ادا کرنی پڑے گی۔
علامہ ابن عابدین شامی تحریر فرماتے ہیں: **اذا نوی ان یکون المکس زکاۃ فالصحیح انہ لا یقع علی الزکاۃ** (ردالمحتار جلد۲ صفحہ ۳۱۱)
ترجمہ: جب ٹیکس کو بطور زکاۃ ادا کیا تو صحیح یہی ہے کہ زکاۃ ادا نہیں ہوگی۔
علامہ ابن ہیتمی لکھتے ہیں: **اعلم ان بعض فسقۃ التجارۃ یظن ان ما یوخذ من المکس یحسب عنہ اذا نوی بہ الزکاۃ وھذا ظن باطل لا مستند لہ**
(الزواجر جلد۲ صفحہ ۲۰۰)
ترجمہ: یہ جان لو کہ بعض بے عمل تاجر یہ سمجھتے ہیں کہ ان سے جو ٹیکس لیا جاتا ہے اگر وہ زکاۃ کی نیت سے دے تو زکاۃ ادا ہو جائے گی تو یہ ان کا گمان باطل ہے۔ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ (ردالمحتار ۲ صفحہ ۳۱۱ الزواجر جلد۲ صفحہ ۲۰۰)
مزید یہ کہ زکاۃ اور ٹیکس میں بنیادی فرق ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔
ٹیکس ادا کرنے میں نیت کا کوئی دخل نہیں جب کہ زکاۃ بغیر نیت کہ ادا نہیں ہوتی، ٹیکس میں کسی کو مالک بنانا ضروری نہیں۔ جبکہ زکاۃ میں صرف فقیر اور مستحق زکاۃ کو مالک بنانا ہے، ٹیکس کی ادائیگی پر ثواب کا وعدہ نہیں جبکہ زکاۃ کی ادائیگی پر اللہ کی طرف سے اجر و ثواب ملتا ہے۔
ٹیکس جبرا دیا جاتا ہے جبکہ زکاۃ مسلمان بخوشی ادا کرتے ہیں ٹیکس کی مقدار اتنی ہوتی ہے کے تجوریاں بھر جائیں جبکہ زکاۃ عادلانہ طور پر کم مقدار میں لی جاتی ہے ٹیکس شہر میں بسنے والے مسلمان کافر سب پر لازم ہوتا ہے، جبکہ زکاۃ صرف مسلمانوں پر لازم ہوتی ہے۔
زکاۃ صرف اور صرف مسلمان پر خرچ کر سکتے ہیں جبکہ ٹیکس کو کافر، مسلم، قادیانی ہندو، سکھ اور بدمذہب سب کھاتے ہیں۔
زکاۃ صرف وہی ادا کرتا ہے جو اس کے ادا کرنے کے قابل ہوتا ہے جبکہ ٹیکس

امیر و غریب ہر طبقے کے لوگوں سے وصول کیا جاتا ہے۔

زکاۃ میں بنیادی استعمال میں آنے والی اشیاء مثلاً ذاتی استعمال میں آنے والے گھر اور گاڑی کو استثنیٰ حاصل ہے جبکہ ٹیکس ان سب پر لاگو ہے۔

زکاۃ سال میں صرف ایک بار ادا کرنا ہوتا ہے جبکہ جدید معاشروں میں ہر ممکن طریق سے عوام کے جیبوں کو جھاڑا جاتا ہے۔ معمولی چیزوں کی خرید و فروخت پر روزانہ سیلز ٹیکس، آمدنی پر ماہانہ انکم ٹیکس اور جائیداد گاڑی وغیرہ پہ سالانہ پر، ٹی ٹیکس وغیرہ وغیرہ۔

زکاۃ اُمراء سے لے کر غرباء کے ہاتھ میں دی جاتی ہے اور جب کہ جدید معاشروں میں غریب عوام کے ٹیکس پر سیاست دان افسر شاہی اور حکمران عیاشیاں کرتے نظر آتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمت بالخیـــــــــــر

روزہ کا بیـــــان

سوال: رمضان المبارک کے بعد شوال کے جو چھ روزے رکھے جاتے ہیں۔ کیا ان کو عید کے بعد لگاتار رکھنا ضروری ہے یا الگ الگ بھی رکھے جاسکتے ہیں؟

جواب: شوال کے چھ روزوں کی کتب احادیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔ جو شخص ماہ رمضان کے روزے رکھنے کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے۔ گویا اس نے زمانے بھر کا روزہ رکھا اور اُن کا لگاتار رکھنا ضروری نہیں۔ بلکہ افضل یہ ہے کہ ان روزوں کو الگ الگ رکھا جائے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فریا! جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے۔ پھر اُنکے بعد چھ روزے شوال میں رکھے، تو گویا کہ اُس نے زمانے بھر کا روزہ رکھا۔ (مسلم شریف صفحہ ۶۵۶)

سوال: بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ صرف جمعہ، جمعہ روزہ رکھتے ہیں کیا جمعہ کو روزہ کیلئے خاص کرنا صحیح ہے؟

جواب: جمعہ کو روزہ کیلئے خاص کرنا منع ہے۔ البتہ: جمعہ کے پہلے یا بعد ایک دن اور روزہ رکھے تو اب جمعہ کے دن رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(مسلم شریف جلد ۱/ صفحہ ۳۶۰)

سوال: بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ رمضان کے مہینے میں روزہ تو نہیں رکھتے مگر ثواب کی نیت سے افطاری میں ضرور شریک ہوتے ہیں انہیں اس پر ثواب ملے گا یا نہیں؟

جواب: فتاویٰ مرکز تربیت افتاء میں ہے۔ غیر روزہ دار کا افطاری میں شامل

ہو جانا اور ثواب کی امید رکھنا سراسر غلط اور بے اصل ہے اُسے افطاری کا کچھ ثواب حاصل نہیں کہ جب اس نے روزہ ہی نہ رکھا تو اسے ثواب کس چیز کا ملے گا۔

(فتاویٰ مرکز تربیت افتاء جلد۲ صفحہ ۳۸۷)

سوال: افطار کی دُعا افطار کرنے سے پہلے یا بعد میں کب پڑھنے کا حکم ہے؟

جواب: افطار کی دُعاء افطار کرنے کے بعد میں پڑھنے کا حکم ہے۔

(فتاویٰ یورپ صفحہ ۳۰۴)

سوال: انجکشن کے ذریعے خون نکلوانے سے روزہ ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب: روزہ تو نہیں ٹوٹے گا لیکن اگر روزہ دار خون نکلوانے کے بعد نڈھال ہو جائے یا کمزوری کے سبب اسے روزہ رکھنا دشوار ہو جائے تو روزہ کی حالت میں اس قدر خون نکلوانا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ یوروپ صفحہ ۵۳۲)

سوال: انجکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

جواب: انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے چاہے رگ میں لگایا جائے چاہے گوشت میں۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد ا صفحہ ۵۱۶)

سوال: مسلمان کو روزہ رکھنا کب جائز نہیں؟

جواب: عید، بقر عید اور ذی الحجہ کی ۱۱/ ۱۲/ ۱۳/ تاریخ کو روزہ رکھنا جائز نہیں۔

(عجائب الفقہ صفحہ ۱۸۴)

سوال: کیا رمضان المبارک کی راتوں میں میاں بیوی کا ہم بستر ہونا گناہ ہے؟

جواب: رمضان المبارک کی راتوں میں میاں بیوی کا ہم بستر ہونا گناہ نہیں بلکہ جس طرح رمضان المبارک کی راتوں میں کھانا پینا جائز ہے اسی طرح میاں بیوی کا ہم بستر ہونا بھی جائز ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول صفحہ ۵۱۶)

سوال: کیا جنابت کی حالت میں روزہ نہیں ہوتا؟

جواب: جنابت کی حالت میں روزہ ہو جاتا ہے۔ البتہ: نماز نہ پڑھنے کے سبب گنہگار ہوگا۔ (البحر الرائق جلد ۲/صفحہ ۲۷۳)

سوال: کیا روزہ دار کے لئے دوپہر کے بعد مسواک کرنا مکروہ ہے؟

جواب: دوپہر سے پہلے ہو یا دوپہر کے بعد روزہ دار کے لئے مسواک کرنا کسی وقت مکروہ نہیں۔ بہار شریعت میں ہے روزہ میں مسواک کرنا مکروہ نہیں بلکہ جیسے اور دنوں میں سنت ہے روزہ میں بھی مسنون ہے مسواک خشک ہو یا تر اگرچہ پانی سے تر کی ہو زوال سے پہلے کریں یا بعد کسی وقت مکروہ نہیں، اکثر لوگوں میں مشہور ہے کہ دوپہر بعد روزہ دار کیلئے مسواک کرنا مکروہ ہے یہ ہمارے مذہب کے خلاف ہے۔

(بہار شریعت جلد ۵/صفحہ ۹۹۷)

سوال: عوام میں مشہور ہے کہ روزہ رکھنے کیلئے سحری کھانا ضروری ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: عوام میں یہ غلط مشہور ہے صحیح مسئلہ یہ ہے کہ روزہ رکھنے کیلئے سحری

کھانا ضروری نہیں، بغیر سحری کے بھی روزہ رکھنا جائز ہے۔ البتہ: مستحب یہ ہے کہ سحری کھا کر روزہ رہے۔ چونکہ حدیث شریف میں اس کی بہت فضیلتیں آئی ہیں۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد ۱ ؍ صفحہ ۵۱۳)

سوال: روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟

جواب: روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ ممکن ہو تو ایک رقبہ یعنی باندی یا غلام آزاد کریں اور یہ نہ کر سکے مثلاً اس کے پاس نہ لونڈی نہ غلام ہے نہ اتنا مال کہ خرید لے یا مال تو ہے مگر رقبہ میسر نہیں جیسے آج کل یہاں ہندوستان میں، تو پے در پے ساٹھ روزے رکھے یہ بھی نہ کر سکے تو ساٹھ مساکین کو بھر بھر پیٹ دونوں وقت کھانا کھلائے اور روزے کی صورت میں اگر درمیان میں ایک دن کا بھی چھوٹ گیا تو اب سے ساٹھ روزے رکھے پہلے کے روزے محسوب نہ ہوں گے اگر چہ 59 انسٹھ رکھ چکا تھا اگر چہ بیماری وغیرہ کسی عذر کے سبب چھوٹا ہو مگر عورت کو حیض آجائے تو حیض کی وجہ سے جتنے ناغے ہوئے یہ ناغے نہیں شمار کئے جائیں گے یعنی پہلے کے روزے اور حیض کے بعد والے دونوں ملا کر 60 ساٹھ ہو جانے سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔

(بہار شریعت جلد اوّل حصہ ۵ ؍ صفحہ ۹۹۵)

سوال: روزہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: روزہ کی آٹھ قسمیں ہیں۔

(۱) فرض معین جیسے رمضان کا ادا روزہ۔

(۲) فرض غیر معین جیسے رمضان کا قضاء روزہ اور کفارہ کے روزے۔

(۳) واجب معین جیسے نذر معین کا روزہ مثلاً نذر مانی کہ پیر یا جمعرات کے دن روزہ رکھوں گا تو اب خاص اسی دن روزہ رکھنا واجب ہے۔

(۴) واجب غیر معین جیسے نذر مطلق کا روزہ مثلاً نذر مانی کہ میرا فلاں کام ہوجائے گا تو روزہ رکھوں گا اور دن متعین نہیں کیا تو کسی بھی دن رکھنا جائز ہے۔

(۵) نفل مسنون جیسے نویں تاریخ کے ساتھ عاشورا کا روزہ۔

(٦) نفل مستحب جیسے عرفہ کا روزہ، ایام بیض یعنی ہر ماہ تیرہویں، چودھویں، پندرہویں تاریخ کے روزے، پیر اور جمعرات کا روزہ، عید کے بعد شوال کے چھ روزے اور صوم داؤدی یعنی ایک دن روزہ رکھنا ایک دن افطار کرنا۔

(۷) مکروہ تنزیہی جیسے صرف ہفتہ کے دن کا روزہ، صوم دہر، صوم وصال اور سنت و نفل روزوں کو اکیلا رکھنا۔

(۸) مکروہ تحریمی جیسے عید الفطر یا عید الاضحیٰ اور گیارہ، بارہ، تیرہ، ذی الحجہ کے روزے۔ (درمختار کتاب الصوم جلد ۳ / صفحہ از ۳۳۴ تا ۳۳۷)

سوال: روزے کی حالت میں ایکسرے، الٹراساؤنڈ، ایم آئی آر، سٹی اسکین، ای سی جی وغیرہ کروانا کیسا ہے اور کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب: ایکسرے، الٹراساونڈ، ایم آئی آر، سٹی اسکین، ای سی جی، وغیرہ کروانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ ان جیسے تمام ٹیسٹس کروانے سے معدے میں کوئی چیز داخل نہیں ہوتی۔

لہٰذا: ان سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (میڈیکل سائنس اور روزے کے مسائل صفحہ ۸٦)

سوال: وہ کون سی صورت ہے جن کی وجہ سے روزہ کھول دینے کی اجازت ہے؟

جواب: (۱) بچھو سانپ یا کوئی زہریلا جانور اگر کاٹ لے اور بغیر دوا پیئے

زہر پھیلنے کا قوی اندیشہ ہو۔

(۲) حاملہ عورت کی حالت اگر خراب ہونے لگے۔

(۳) دودھ پلانے والی عورت کو اپنی یا بچہ کی جان کا خطرہ ہو جائے، یا کسی شخص پر ایسے مرض کا حملہ ہو جائے کہ بغیر روزہ کھولے جان بچنا مشکل ہو۔

(۴) مسافر کی حالت اگر بگڑنے لگے تو وہ خود توڑ سکتا ہے۔

(۵) اگر کسی مقیم شخص کی حالت بگڑنے لگے تو اسے کسی مسلمان ماہر ڈاکٹر یا حکیم سے مشورہ کے بعد کھولنا چاہئے اگر دین دار طبیب جان کا یا مرض کے بہت بڑھ جانے کا خطرہ بتلائے تو توڑ دے۔

(٦) اگر کسی کو قتل کی دھمکی دے کر روزہ توڑوا دیا جائے اور اس کو واقعی جان کا خطرہ ہو تو روزہ توڑ سکتا ہے۔ مذکورہ چیزوں کی وجہ سے روزہ توڑنا جائز ہے کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ (مسائل رمضان المبارک صفحہ ١٦)

سوال: کن کن چیزوں سے روزہ ٹوٹتا ہے؟

جواب: درج ذیل چیزوں کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(ا) کھانے پینے سے یا جماع کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جب کہ روزہ دار ہونا یاد ہو اور اگر روزہ دار ہونا یاد نہ رہا اور بھول کر کھا لیا یا پی لیا یا جماع کر لیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

(عالمگیری جلد ا رصفحہ ١٨٩)

(۲) حقہ، بیڑی، سگریٹ، چرس، سگار پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۳) دانتوں میں کوئی چیز رکی ہوئی تھی چنے برابر یا اس سے زیادہ تھی، اسے کھا لیا یا چنے سے کم ہی تھی مگر اس کو منہ سے نکال کر پھر کھا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ (عالمگیری جلد اوّل صفحہ ١٨٩)

(۴) نتھنوں میں دوا چڑھائی یا کان میں تیل ڈالا یا تیل چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا اور اگر پانی کان میں ڈالا یا چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ (عالمگیری جلد اوّل صفحہ ١٩٠)

(۵) کلّی کرنے میں بلا قصد پانی حلق سے نیچے چلا گیا یا ناک میں پانی چڑھا رہا تھا بلا قصد پانی دماغ میں چڑھ گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ (عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۹۰)

(۶) دوسرے کا تھوک نگل گیا یا اپنا ہی تھوک ہاتھ پر رکھ کر نگل گیا تو روزہ جاتا رہا۔ (عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۹۰)

(۷) قصداً منہ بھر کر قے کی اور روزہ دار ہونا یاد ہے تو روزہ ٹوٹ گیا اور اگر منہ بھر سے کم کی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ (عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۹۰)

(۸) بلا قصد اور بے اختیار قے ہوگئی تو روزہ نہیں ٹوٹا تھوڑی قے ہو یا زیادہ روزہ دار ہونا یاد ہو یا نہ ہو بہر حال روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۹۰)

(۹) منہ میں رنگین دھاگا یا کوئی رنگین چیز رکھی جس سے تھوک رنگین ہوگیا پھر اس رنگین تھوک کو نگل گیا تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔ (عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۹۰/ جنتی زیور صفحہ ۲۵۶)

سوال: کن کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے؟

جواب: (۱) بھول کر کھایا پیا یا جماع کیا روزہ فاسد نہ ہوا، خواہ وہ روزہ فرض ہو یا نفل (درمختار)

(۲) کسی روزہ دار کو ان افعال میں دیکھیں تو یاد، دلانا واجب ہے اگر آپ نے یاد نہ دلایا تو گنہگار ہوں گے ہاں اگر روزہ دار بہت ہی کمزور ہو کہ یاد، دلانے پر وہ کھانے چھوڑ دے گا جس کی وجہ سے کمزوری اتنی بڑھ جائے گی کہ اس کے لئے روزہ رکھنا ہی دشوار ہو جائے گا اور اگر کھالے گا تو روزہ بھی اچھی طرح پورا کرے گا اور دیگر عبادتیں بھی اچھی طرح ادا کرے گا، اور چونکہ بھول کر کھا پی رہا ہے اس لئے اس کا روزہ تو ہو ہی جائے گا۔

لہذا: اس صورت میں یاد نہ دلانا ہی بہتر ہے، بعض مشائخ کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں: جوان کو دیکھے تو یاد دلا دے اور بوڑھے کو دیکھے تو یاد نہ دلانے میں حرج نہیں۔ مگر یہ حکم اکثر کے لحاظ سے ہے کیونکہ جوان اکثر قوی "یعنی طاقتور" ہوتے ہیں

اور بوڑھے اکثر کمزور، چنانچہ اصل حکم یہی ہے کہ جوانی اور بڑھاپے کو کوئی دخل نہیں۔ بلکہ قوت وضعف ''یعنی طاقت اور کمزوری'' کا لحاظ ہے۔

لہذا: اگر جوان اس قدر کمزور ہو تو یاد نہ دلانے میں حرج نہیں اور بوڑھا قوی ''یعنی طاقتور'' ہو تو یاد دلانا واجب ہے۔(ردالمحتار)

(۳) روزہ یاد ہونے کے باوجود بھی مکھی یا غبار یا دھواں حلق میں چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، خواہ وہ غبار اٹے کا ہو جو چکی پیسنے یا آٹا چھاننے میں اڑتا ہے یا غلہ کا غبار ہو یا ہوا سے خاک اڑی یا جانوروں کے کھر یا ٹاپ سے۔ (درمختار مع ردالمحتار)

(۴) بس یا کار کا دھواں یا ان سے غبار اڑ کر حلق میں پہنچا اگر چہ روزہ دار ہونا یاد تھا روزہ نہیں جائے گا۔

(۵) اگر بتی سلگ رہی ہے اور اس کا دھواں ناک میں گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، ہاں اگر لوبان یا اگر بتی سلگ رہی ہو اور روزہ یاد ہونے کے باوجود منہ قریب لے جا کر اس کا دھواں ناک سے کھینچا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

(۶) بھری سنگی، یہ درد کے علاج کا ایک مخصوص طریقہ ہے جس میں سوراخ کیا ہوا سینگ درد کی جگہ رکھ کر منہ کے ذریعے جسم کی گرمی کھینچتے ہیں، لگوائی یا تیل یا سرمہ لگایا تو روزہ نہ گیا اگر چہ تیل یا سرمہ کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو بلکہ تھوک میں سرمہ کا رنگ بھی دکھائی دیتا ہو جب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔(جوہرہ)

(۷) غسل کیا اور پانی کی خنکی پائی ''یعنی ٹھنڈک'' اندر محسوس ہوئی جب بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔

(۸) کلّی کی اور پانی بالکل پھینک دیا صرف کچھ تری منہ میں باقی رہ گئی تھی تھوک کے ساتھ اسے نگل لیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

(۹) دوا کوٹی اور حلق میں اس کا مزہ محسوس ہوا روزہ نہیں ٹوٹا۔

(۱۰) کان میں پانی چلا گیا جب بھی روزہ نہیں ٹوٹا، بلکہ خود پانی ڈالا جب بھی نہ ٹوٹا۔

(۱۱) تنکے سے کان کھجایا اور اس پر کان کا میل لگ گیا پھر وہی میل لگا ہوا تنکا کان میں ڈالا اگر چہ چند بار ایسا کیا ہو جب بھی روزہ نہ ٹوٹا۔

(۱۲) دانت یا منہ میں خفیف یعنی معمولی چیز بے معلوم سی رہ گئی کہ لعاب کے ساتھ خود ہی اُتر جائے گی اور وہ اُتر گئی روزہ نہیں ٹوٹا۔

(۱۳) دانتوں سے خون نکل کر حلق تک پہنچا مگر حلق سے نیچے نہ اُترا تو ان سب صورتوں میں روزہ نہ گیا۔ (درمختار، فتح القدیر)

(۱۴) مکھی حلق میں چلی گئی روزہ نہ گیا اور قصداً نگلی تو چلا گیا۔ (عالمگیری)

(۱۵) بھولے سے کھانا کھا رہے تھے یاد آتے ہی لقمہ پھینک دیا، یا پانی پی رہے تھے یاد آتے ہی منہ کا پانی پھینک دیا تو روزہ نہ گیا اگر منہ میں لقمہ یا پانی یاد آنے کے باوجود نگل گئے تو روزہ گیا۔

(۱۶) صبح صادق سے پہلے کھا پی رہے تھے اور صبح ہوتے ہی یعنی سحری کا وقت ختم ہوتے ہی منہ میں کا سب کچھ اُگل دیا تو روزہ نہ گیا اور اگر نگل لیا تو جاتا رہا۔ (عالمگیری)

(۱۷) غیبت کی تو روزہ نہ گیا، اگر چہ غیبت سخت کبیرہ گناہ ہے، قرآن مجید میں غیبت کرنے کی نسبت فرمایا، جیسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا، اور حدیث پاک میں فرمایا غیبت زنا سے بھی سخت تر ہے۔ اگر چہ غیبت کی وجہ سے روزہ کی نورانیت جاتی رہتی ہے۔ (درمختار)

(۱۸) جنابت ''یعنی غسل فرض ہونے'' کی حالت میں صبح کی بلکہ اگر چہ سارے دن جنب یعنی بے غسل رہا روزہ نہ گیا مگر اتنی دیر تک قصداً ''یعنی جان بوجھ کر'' غسل نہ کرنا کہ نماز قضا ہو جائے گناہ و حرام ہے۔

حدیث شریف میں فرمایا: کہ جس گھر میں جنب ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ (درمختار)

(۱۹) تل یا تل کے برابر کوئی چیز چبائی اور تھوک کے ساتھ حلق سے اُتر گئی تو

روزہ نہ گیا مگر جب کہ اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو تو روزہ جاتا رہا۔ (فتح القدیر)

(۲۰) تھوک یا بلغم منہ میں آیا پھر اُسے نگل گئے تو روزہ نہ گیا۔

(۲۱) اسی طرح ناک میں رینٹھ جمع ہوگئی سانس کے ذریعے کھینچ کر نگل جانے سے بھی روزہ نہیں جاتا۔ (عامہ کتب)

سوال: سورج ڈوبتے ہی اذان شروع ہو جائے تو درمیان اذان افطار کریں یا اذان کے بعد؟

جواب: سورج ڈوبتے ہی اذان شروع ہو جائے تو تھوڑا کھا پی کر ٹھہر جائیں اور اذان کا جواب دیں پھر اس کے بعد جو چاہیں کھائیں پئیں اس لئے کہ اذان کے وقت جواب کے علاوہ کسی دوسرے کام میں مشغول ہونا منع ہے۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد اوّل صفحہ ۵۱۳)

سوال: رمضان المبارک میں لوگ روزہ داروں کے لئے جو افطاری بھیجواتے ہیں اس میں سے غیر روزہ دار کا کھانا کیسا ہے؟

جواب: رمضان المبارک میں روزہ داروں کے لئے جو افطاری بھیجی جاتی ہے اس میں سے غیر روزہ دار کا کھانا، ناجائز وحرام ہے۔ ہاں اگر وہاں کا عرف وعادت یہ ہو کہ روزہ دار اور غیر روزہ دار دونوں کو کھلایا جاتا ہے تو وہاں غیر روزہ دار بھی کھا سکتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ۱۶ / صفحہ ۴۸۸)

سوال: وہ کون سے امور ہیں جن سے روزہ مکروہ ہوتا ہے؟

جواب: درج ذیل باتیں روزے میں مکروہ ہیں۔

(۱) جھوٹ، غیبت، چغلی، گالی دینا، بے ہودہ بات کہنا، کسی کو تکلیف دینا

''یعنی کسی کا دل دکھانا'' یہ چیزیں ویسے بھی ناجائز وحرام ہیں روزہ کی حالت میں اور زیادہ حرام اوران کی وجہ سے روزہ بھی مکروہ ہوتا ہے۔

(۲) روزہ دارکو بلا عذر کسی چیز کا چکھنا چبانا مکروہ ہے چکھنے کے لئے عذر یہ ہے کہ مثلاً عورت کے شوہر بدمزاج ہے کہ نمک کم وبیش ہوگا تو اس کی ناراضگی کا باعث ہوگا تو اس وجہ سے چکھنے میں حرج نہیں چبانے کے لئے یہ عذر ہے کہ اتنا چھوٹا بچہ ہے کہ روٹی نہیں کھا سکتا اورکوئی نرم غذا نہیں جواُسے کھلائی جائے نہ اورکوئی بے روزہ ایسا ہے جواُسے چبا کردے تو بچہ کوکھلانے کے لئے روٹی وغیرہ چبانا مکروہ نہیں۔(درمختار)

(۳) روزے دارکو نہاتے یا وضو کرتے وقت کلّی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں اس قدر مبالغہ کرنا کہ پانی حلق سے نیچے اُترے یا دماغ میں چڑھ جانے کا اندیشہ ہو جائے مکروہ ہے روزہ کی حالت میں وضو یا غسل میں غرغرہ کرنا بھی مکروہ ہے۔

(۴) روزہ دارکو بیوی سے بوس وکنار کرنا گلے لگانا اوراس کے بدن کو چھونا بھی مکروہ ہے۔ایسی حالت میں اگر انزال ہوگیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اوراس روزہ کی قضا واجب ہے۔(قانون شریعت حصہ اوّل صفحہ ۱۸۵)

سوال: کن اعذار میں روزہ نہ رکھنا مباح ہے؟

جواب: مریض، مسافر، حاملہ، دودھ پلانے والی عورت، تیماردار'' جبکہ اس کے روزہ رکھنے سے مریض کا نقصان ہو'' نہایت کمزور، بھوک پیاس سے مجبور، مجاہد **فی سبیل اللہ** جبکہ اس کے روزہ سے جہاد میں نقصان ہو'' اور جنون اور بے ہوشی میں مبتلا شخص کے لئے اعذار کی بناء پر روزہ نہ رکھنا مباح ہے جبکہ ان کا عذر زائل ہو جائے تو وہ روزہ کی قضا کریں۔ہاں اگرکوئی ایسا شخص ہو جسے روزہ رکھنے پر قدرت ہی نہ رہے تو اس کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ ہر روزہ کے بدلہ میں فدیہ ''ایک صدقۂ فطر کی مقدار'' دے دیا کریں۔

(عالمگیری جلد ۱ رصفحہ از ۲۰۱ تا ۲۰۸)

سوال: رمضان شریف کی آمد پر ایک دوسرے کو مبارک باد دینا ازروئے شرع جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ماہ رمضان شریف کی آمد کی خوشخبری دینا یا اس کی آمد پر ایک دوسرے کو مبارک باد دینا ازروئے شرع جائز ہے۔

علمائے محدثین فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف سے ثابت ہے: جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور ﷺ نے اپنے صحابہ کو رمضان کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے اوپر رمضان کا مہینہ آ گیا ہے۔ جو کہ ایک برکت والا مہینہ ہے اس کے روزے کو تم پر فرض کیا گیا ہے۔ اس میں جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں، اس میں شیطانوں کو ہتھکڑیاں لگادی جاتی ہیں اس مہینے میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جو اس کی خیر سے محروم رہا وہ حقیقی محروم رہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ مترجم جلد ۳ / صفحہ ۱۷٦)

اس حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے حضرت علامہ حافظ زین الدین ابن رجب حنبلی دمشقی علیہ الرحمہ لطائف المعارف میں تحریر فرماتے ہیں: کہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف لوگوں کا ایک دوسرے کو ماہ رمضان شریف کی مبارک باد دینے پر بنیادی دلیل ہے۔

خلاصہ یہ کہ ماہ رمضان المبارک کی آمد پر ایک دوسرے کو مبارک باد دینا شرعاً جائز ہے اور یہ ایسا عمل ہے جس کی اصل حدیث شریف میں موجود ہے۔

(لطائف المعارف صفحہ ۲۷۹)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: کس عمر کے لوگوں کو شیخ فانی کہتے ہیں؟ اور شیخ فانی فدیہ کب اور کیسے ادا کریں؟

جواب: شیخ فانی کے عمر کے سلسلہ میں حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ میں تحریر فرماتے ہیں: شیخ فانی ہونے کی عمر 80 یا 90 سال لکھی ہے اور حقیقہ بنائے حکم اس کی حالت پر ہے اگر سو برس کا بوڑھا روزہ پر قادر رہے شیخ فانی نہیں اور اگر وہ ستر برس میں بوجہ ضعف بینہ بڑھاپے سے ایسا زار ونزار ہو جائے کہ روزہ کی طاقت نہ رہے تو شیخ فانی ہے۔

غرض شیخ فانی وہ ہے جسے بڑھاپے نے ایسا ضعف کر دیا ہو، اور جب اس ضعف کی علت بڑھاپا ہوگا تو اس کے زوال کی امید نہیں اسے روزے کے عوض فدیہ کا حکم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۰ / صفحہ ۵۴۹)

اور حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ بہار شریعت میں شیخ فانی کی تعریف وتوضیح یوں فرماتے ہیں: شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہوگئی کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتا جائے گا، جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو، یعنی نہ اب رکھ سکتا ہے۔ نہ آئندہ اس میں اتنی طاقت آنے کی اُمید ہے کہ روزہ رکھ سکے گا۔ اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور ہر روزہ کے بدلے میں فدیہ یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو بھر پیٹ کھانا کھلانا اس پر واجب ہے یا ہر روزہ کے بدلے میں صدقۂ فطر کی مقدار مسکین کو دے دے۔

(بہار شریعت حصہ ۵ / صفحہ ۱۳۴)

اب رہی یہ بات کہ شیخ فانی فدیہ کب اور کیسے ادا کرے تو اس تعلق سے بہار شریعت میں یوں مذکور ہے: شیخ فانی کو یہ اختیار ہے کہ شروع رمضان ہی میں پورے رمضان کا ایک دم فدیہ دے دے یا آخر میں دے اور اس میں تملیک شرط نہیں بلکہ اباحت بھی کافی ہے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ جتنے فدیے ہوں اتنے ہی مساکین کو

دے بلکہ ایک مسکین کو کئی دن کے فدیے دے سکتے ہیں۔

(بہارشریعت حصہ ۵/صفحہ ۱۳۴)

سوال: کسی نے حرام کھا کر روزہ رکھا اور حرام چیز سے افطار کیا فرض روزہ اس پر سے ساقط ہوا یا نہیں؟

جواب: بے شک فرض ساقط ہوگیا۔ فان الصوم انما هو الامساک عن المفطرات الثلثه من الفجر الى الليل ترجمہ: اس لئے کہ روزہ صبح سے لے کر شام تک تین چیزوں، کھانا، پینا اور ہمبستری سے رُک جانے کا نام ہے، سحری کھانا یا افطار کرنا روزے کی حقیقت میں داخل نا اس کی شرائط سے، پھر اگر یہ مال حرام سے واقع ہوئی، تو اس کا گناہ جدا رہا، مگر سقوط فرض میں شبہ نہیں۔

(منتخب مسائل فتاویٰ رضویہ صفحہ ۴۳۱)

سوال: عید کے دنوں میں روزہ حرام کیوں؟

جواب: کیوں کہ یہ دن اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے بندوں کی دعوت کے ہیں۔

(منتخب مسائل فتاویٰ رضویہ صفحہ ۴۳۲)

سوال: قربانی کرنے والے اکثر حضرات بروز عید یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ آج ہمارا روزہ ہے، ہم قربانی کے گوشت سے افطار کریں گے، شرعی اعتبار سے ان کا یہ کہنا کیسا ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملّت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ اسی قسم کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ: عید کے دن کا روزہ حرام ہے۔

پہلی سے نویں تک کے روزے بہت افضل ہیں، اس پر قربانی ہو یا نہ ہو، اور سب نفلی روزوں میں بہتر روزہ عرفہ "یعنی 9 ذی الحجہ" کے دن کا ہے۔ ہاں قربانی کرنے والے کو یہ مستحب ہے کہ: عید کے دن قربانی سے پہلے کچھ نہ کھائے، قربانی کے گوشت میں سے پہلے، مگر یہ روزہ نہیں۔ نہ اس میں روزہ کی نیت جائز کہ اس دن اور اس کے بعد تین دن روزہ حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۸)

سب سے پہلے کلیجی کھانا سنت ہے۔ حضور ﷺ کا معمول تھا نماز عید الاضحیٰ سے فارغ ہونے کے بعد اپنے دست مبارک سے قربانی کے جانور کو ذبح فرماتے اور کلیجی پکانے کا حکم دیتے، جب وہ تیار ہو جاتی تو اس سے تناول فرماتے۔ قربانی کرنے والے کے لئے سنت ہے کے قربانی کے گوشت میں سے سب سے پہلے کلیجی کھائے کے اس میں نبی کریم ﷺ کے عمل سے مشابہت اور نیک شگون ہے کیونکہ اہل جنت کو جنت میں سب سے پہلے اس مچھلی کی کلیجی کھلائی جائے گی جس پر زمین ٹھہری ہوئی ہے۔

(المدخل جلد اوّل صفحہ ۲۰۵)

سوال: رمضان میں اگر عورت کو دوران روزہ حیض آجائے تو اس کے لئے روزے کا کیا حکم ہے اسے پورا کرے یا توڑ دے اور ایسی صورت میں وہ کھا پی سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: رمضان المبارک میں عورت کو اگر روزے کی حالت میں حیض آ گیا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور رمضان کے بعد اس روزے کی قضا کرنا ہوگی اور اس کے لئے بقیہ دن روزہ دار کی طرح رہنا واجب نہیں وہ کھا پی سکتی ہے اسے اختیار ہے کہ چھپ کر کھائے یا کھلے عام مگر بہتر یہ ہے کہ چھپ کر کھائے۔

جیسا کہ الجوھرۃ النیرہ میں ہے: واذا حاضت المرأۃ افطرت وقضت وکذا اذا نفست وھل تأکل سرا او جھرا قیل سرا وقیل جھرا ولا یحب

علیھا التشبہ جب عورت کو حیض آئے تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضا کرے اور اسی طرح حکم ہے جب اسے نفاس آئے اور کیا وہ چھپ کر کھائے گی یا کھلے عام؟ کہا گیا کہ عام اور اس پر روزہ دار سے مشابہت واجب نہیں۔ (الجوہرۃ النیرہ جلد اوّل صفحہ ۶۰)

فتاویٰ عالمگیریہ ہے: **علیھا القضاء ایام الحیض بعد مضی الشھر رمضان** کا مہینہ گزرنے کے بعد عورت پر حیض کے دنوں کے روزے کی قضا لازم ہے۔

فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۶۰ / صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: عورت کو جب حیض و نفاس آ گیا تو روزہ جاتا رہا۔

(بہار شریعت جلد اوّل حصہ ۵ / صفحہ ۱۰۰۴)

مزید فرماتے ہیں: حیض و نفاس والی کے لئے اختیار ہے کے چھپ کر کھائے یا ظاہرا روزہ دار کی طرح رہنا اس پر ضروری نہیں مگر چھپ کر کھانا اولیٰ ہے خصوصاً حیض والی کے لئے۔ (بہار شریعت جلد اوّل حصہ ۵ / صفحہ ۱۰۰۴)

سوال: حیض کے دنوں میں جو نماز روزے چھوٹ گئے ان کی بعد میں قضا لازم ہے یا نہیں؟

جواب: حیض کے دنوں کی نمازیں معاف ہیں، ان کی قضا نہیں، البتہ: اس دوران رمضان کے جتنے روزے رہ گئے، وہ بعد میں قضا رکھنے ہوں گے۔

حدیث پاک میں ہے: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ماہواری میں چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کا ہمیں حکم دیا گیا لیکن نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا گیا۔ (الصحیح المسلم جلد اوّل صفحہ ۱۵۳)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ان دنوں میں نمازیں معاف ہیں، ان کی قضا نہیں اور روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔

(بہار شریعت جلد اوّل صفحہ ۳۸۰)

حـــــج کا بیـــان

سوال: حج بدل کرنے کے لئے ایسے شخص کو بھیجنا جس نے اپنا حج فرض ادا نہ کیا ہو جائز ہے یا ناجائز ہے؟

جواب: بلاشبہ ایسے شخص کو حج بدل کے لئے بھیجنا جائز و درست ہے جس نے اپنا فرض حج ادا نہ کیا ہو لیکن افضل و اولیٰ یہ ہے کہ جو حج فرض ادا کر چکا ہو اس کو بھیجا جائے۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۲۴۱ / حبیب الفتاویٰ جلد اوّل صفحہ ۶۹۲)

سوال: حج وعمرہ کے لئے جو حضرات مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے ہیں انہیں مکہ مکرمہ میں نیز منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں قصر کرنا ہے یا پوری نماز ادا کرنا ہے؟

جواب: حاجی حضرات جب مکہ مکرمہ پہنچ جائیں تو حساب لگائیں کہ ایام حج میں کتنے دن باقی ہیں ایام حج کا پہلا دن ۸ / ذی الحجہ ہوتا ہے پس اگر ایام حج میں یعنی ۸ / ذی الحجہ تک پندرہ دن یا اس سے زائد ایام باقی ہیں تو ایسے حضرات مکہ مکرمہ میں مقیم بن جائیں گے پندرہ دن کے شمار میں ۸ / ذی الحجہ کا دن شمار نہیں ہوگا بلکہ ۷ / ذی الحجہ معتبر ہوگا۔

لہذا: ان کے اس قیام کے دوران اگر خدانخواستہ کوئی نماز اس سے فوت ہو جائے تو ان کے ذمے پوری نماز ادا کرنا لازم ہوگا، قصر نہیں کریں گے۔

نیز: یہ حضرات منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں بھی پوری نماز پڑھیں گے اور اگر مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد ۸ / ذی الحجہ تک پندرہ دن سے کم ایام باقی ہیں تو ایسا شخص مکہ مکرمہ میں مسافر رہیگا اگر اس قیام کے دوران خدانخواستہ کوئی نماز اس سے فوت ہو

جائے تو قصر کر کے ادا کریں گے اور منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں بھی یہ حضرات مسافر رہیں گے اور وہاں قصر کریں گے۔ (احکام مسافر صفحہ ۱۹)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمت بالخیر

نـــــکاح کا بیـــــان

سوال: کیا محرم وصفر میں نکاح کرنا منع ہے؟

جواب: نکاح کسی مہینے میں منع نہیں یہ غلط مشہور ہے۔

(الملفوظ جلد ۱ / صفحہ ۳۶)

سوال: بعض لوگ ٹیلی فون اور انٹرنیٹ پر نکاح کر لیتے ہیں تو یہ نکاح جائز ونافذ ہوگا یا نہیں؟

جواب: ٹیلی فون اور انٹرنیٹ پر نکاح کرنا جائز نہیں کہ نکاح کے شرائط سے ہے کہ ایجاب وقبول کے الفاظ کو دونوں گواہ ایک ساتھ سنیں، لیکن ٹیلی فون اور انٹرنیٹ پر یہ کسی طرح ممکن نہیں، جیسا کہ فتاویٰ ھندیہ میں ہے: **ومنہا سماع الشاھدین کلاھمامعا ھکذا فی فتح القدیر ، اھ** (فتاویٰ ہندیہ جلد ۱ / صفحہ ۲۶۸)

اور ایک ساتھ سننے کی صورت پیدا ہو جائے تب بھی جائز نہیں اس لئے کہ پردہ کے پیچھے سے گواہی معتبر نہیں اور آواز، آواز کے مشابہ ہوتی ہے اور فون وغیرہ سے بولنے والے کے متعلق ہم یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ فلاں شخص بول رہا ہے بلکہ آدمی خود اپنے قریبی اور دوست ویار کی آواز نہیں پہچان پاتا آخر ان کو پوچھنا پڑتا ہے کہ آپ کون بول رہے ہیں؟ اور ٹیلی فون پر بات کرنے کی تعین میں عموماً اشتباہ ہوتا ہے تو فون کے ذریعے سننے بولنے والے گواہ نہیں بلکہ اس کو خبر پر محمول کیا جائے گا اور نکاح میں شہادت شرط ہے جیسا کہ فتاویٰ ھندیہ میں ہے: **ومنہا الشھادہ قال عامۃ العلماء انہا شرط جواز النکاح ھکذا فی البدائع** (فتاویٰ ھندیہ جلد ۱ / صفحہ ۲۶۷)

نیز: اسی میں ہے، **لو سمع من وراء الحجاب لا یسعہ ان یشھد**

لاحتمال ان یکون غیرہ اذ النغمة تشبه النغمة (ھندیہ جلد۳ ر صفحہ ۴۵۲)

لہٰذا: ٹیلی فون اور انٹرنیٹ پر نکاح جائز نہیں، ہاں موبائل فون یا انٹرنیٹ کے ذریعے نکاح منعقد ہونے کیلئے ایک صورت کو اپنائی جاسکتی ہے کہ لڑکا یا لڑکی فون کے ذریعے اپنے نکاح کا وکیل کسی شخص کو بنادے کہ تم میرا نکاح اتنے مہر کے ساتھ فلاں سے کردو جو فلاں جگہ میں ہے وکیل نے وہاں پہنچ کر دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول کرادیا نکاح ہوگیا۔ (فتاویٰ فیض الرسول صفحہ ۵۵۹ ر جلد ۱)

سوال: نئی دلہن کے پاؤں کا دُھوون گھر میں چھڑکنا کیسا ہے؟

جواب: جب نئی دلہن گھر آئے تو اس کے پاؤں دھو کر گھر کے چاروں گوشوں میں چھڑکنا چاہئے یہ مستحب ہے اس سے برکت ہوتی ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں دُلہن کو بیاہ کر کے لائیں تو مستحب ہے کہ اس کے پاؤں دھو کر پانی مکان کے چاروں گوشوں میں چھڑکیں اس سے برکت ہوتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱ ر صفحہ ۵۵)

سوال: حضور ﷺ کا نکاح حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے کس عمر میں ہوا؟ نکاح کس نے پڑھائی اور مہر کیا تھا؟

جواب: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کے وقت حضور ﷺ کی عمر مبارک 25 برس تھی اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر چالیس برس تھی، خطبہ نکاح آپ کی طرف سے ابوطالب نے پڑھا اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چچا عمرو بن اسعد نے نکاح پڑھایا اور مہر کے بارے میں کئی ایک روایتیں ہیں 500 سو درہم، 400 سو مثقال 12 اوقیہ 20 جوان اونٹ

(فتاویٰ سراوستی جلد دوم صفحہ ۳۰ ر ۳۱)

سوال: جہیز کا سامان بعد طلاق واپس کیا جائے گا یا نہیں؟

جواب: شادی کے وقت جو سامان لڑکا والوں کو لڑکی والوں کی طرف سے دیا گیا تھا وہ سب جہیز ہے وہ لڑکی کی ملک ہے اسے واپس کیا جائے۔

(فتاویٰ شامی جلد ۴ صفحہ ۳۱۱)

سوال: شادی کے وقت جو باراتیوں کو کھانا، کھلایا پلایا گیا ہے اس کا معاوضہ مانگنا جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ طلاق واقع ہوگئی ہو؟

جواب: شادی کے وقت جو باراتیوں کو کھلایا پلایا گیا ہے لڑکی والے اس کا معاوضہ ہرگز نہیں لے سکتے کہ وہ تبرع تھا اس کا معاوضہ مانگنا شرعاً جائز نہیں نہ اس کا کوئی حق دار ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۵)

سوال: نکاح کا خطبہ قبل از نکاح مسنون ہے یا بعد نکاح؟

جواب: نکاح کا خطبہ ایجاب وقبول سے پہلے پڑھا جائے۔فقہاء اکرام فرماتے ہیں کہ نکاح میں خطبہ مقدم ہے۔

درمختار میں ہے: **یندب اعلانه و تقديم خطبة و كونه في مسجد يوم الجمعه** اور نکاح کا اعلان اور پہلے خطبہ اور جمعہ کے دن اور مسجد میں ہونا مستحب ہے۔معلوم ہوا کہ نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا مستحب ہے۔(درمختار)

سوال: سنّی لڑکی کا نکاح دیوبندی لڑکے، کے ساتھ کرنا کیسا ہے؟

جواب: دیوبندی اپنے کفریات قطعیہ مندرجہ حفظ الایمان صفحہ ۸/ تحذیر الناس صفحہ نمبر ۳/ ۲۸/ ۱۴/ اور براہین قاطعہ کی بنیاد پر بمطابق فتاویٰ حسام الحرمین کافر و مرتد

ہیں اور مرتد کا نکاح کسی سے ہرگز نہیں ہوسکتا۔

جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری مع خانیہ جلد اوّل میں ہے **لایجوز للمرتد ان یتزوج مرتدة ولا مسلمة ولا کافرة اصلیة وکذلک لایجوز نکاح المرتد مع احد, کذا فی المبسوط**

یعنی مرتد کا نکاح مرتدہ مسلمہ اور کافرہ اصلیہ سے جائز نہیں اور ایسا ہی مرتدہ کا نکاح کسی سے جائز نہیں ایسا ہی مبسوط میں ہے۔ (ماخوذ فتاویٰ فقیہ ملت جلد ا رصفحہ ۴۳۴)

لہذا: کسی بھی سنی لڑکے یا لڑکی کا نکاح کسی وہابی دیوبندی لڑکا یا لڑکی سے نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے عقائد کفریہ قطعیہ سے توبہ استغفار کر کے صحیح طور سے سنی صحیح العقیدہ مسلمان نہ بن جائے۔

البتہ: اگر وہ دیوبندیت سے توبہ کر لے اور دیوبندی پیشواؤں کو کافر و مرتد کہے اور سنی صحیح العقیدہ ہونے کا اقرار کرے تو اس کے بعد کچھ ماہ اُسے چھوڑ دیں اور اس کے احوال پر گہری نظر رکھیں جب پورا یقین ہو جائے کہ واقعی وہ سنی صحیح العقیدہ ہو گیا اس کا قول و فعل اہل سنت و جماعت "سنی حنفی بریلوی" کے موافق ہو وہابی دیوبندی سے میل جول نہیں رکھتا تو پھر اس سے نکاح کرنا جائز و درست ہے اس سے پہلے کرنا درست نہیں۔

سوال: نکاح کے وقت دولہا اور دلہن کو کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت اور ایمان مجمل اور ایمان مفصل پڑھانے ضروری ہیں یا نہیں؟ اس کے بغیر بھی نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت یا ایمان مجمل اور مفصل پڑھایا جائے تو بہتر ہے۔

فتاویٰ عزیزیہ صفحہ ۷۴ رمیں ہے: کہ اکثر لوگوں سے لاعلمی یا سہو سے کلمات کفریہ نکل جاتے ہیں۔ اس لئے علمائے متاخرین نے بطور احتیاط اس کو پسند کیا ہے

پھر یہ کلمات برکت سے خالی نہیں ہیں۔

فتاویٰ رضویہ صفحہ ۹۶ پر ہے: کہ ذکر خدا اور ذکر رسول خیر محض ہے خصوصاً تجدید ایمان کہ ویسے بھی حدیث میں اس کا حکم ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: **ان الایمان لیخلق فی جوف احدکم کما یخلق الثوب فاسئلوا الله تعالی ان یجدو والایمان فی قلوبکم، رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر بسند حسن والحاکم فی المستدرک**

بیشک ایمان تم میں کسی کے باطن میں پرانا ٹھہر جاتا ہے۔ جیسا کہ کپڑا کہنہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے مانگو کہ تمہارے دلوں میں ایمان کو تازہ فرمائے۔ اس کو امام طبرانی سلیمان المتوفی 360 ہجری اور حاکم المتوفی 405 ہجری نے روایت کیا ہے۔

الغرض بوقت نکاح دولہا اور دلہن کو کلمات طیبات اور ایمان مجمل و مفصل پڑھانا بہتر ہے لیکن نکاح کا انعقاد ان پر موقوف نہیں۔ نکاح تو ان کے بغیر بھی ہو جاتا ہے۔ البتہ بطور برکت بڑھا دیئے جائیں تو بہتر ہے۔

(فتاویٰ عزیزیہ صفحہ ۴۷ / فتاویٰ رضویہ صفحہ ۹۶)

سوال: بچوں کو کتنی مدت تک دودھ پلایا جائے؟

جواب: بچوں کو دو برس تک دودھ پلا سکتے ہیں اس سے زیادہ نہیں اگر چہ ڈھائی سال تک دودھ پلانے سے حرمتِ رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: **الْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ** اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس اس کے لئے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہے۔ (ترجمہ: کنز الایمان)

اور بہار شریعت میں ہے: بچہ کو دو برس تک دودھ پلایا جائے، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ دودھ پینے والا لڑکا ہو یا لڑکی اور یہ جو بعض عوام میں مشہور ہے کہ

لڑکی کو دو برس تک اور لڑکے کو ڈھائی برس تک پلا سکتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ یہ حکم دودھ پلانے کا ہے اور نکاح حرام ہونے کے لئے ڈھائی برس کا زمانہ ہے یعنی دو برس کے بعد اگرچہ دودھ پلانا حرام ہے مگر ڈھائی برس کے اندر اگر دودھ پلا دے گی، حرمت نکاح ثابت ہو جائے گی اور اس کے بعد اگر پیا، تو حرمت نکاح نہیں اگرچہ پلانا جائز نہیں۔

(جلد۲/حصہ۷/صفحہ۳۴)

نوٹ: دودھ پلانے میں دو سال کی مدت کا پورا کرنا لازم نہیں۔ اگر بچہ کو ضرورت نہ رہے اور دودھ چھڑانے میں اس کے لئے خطرہ نہ ہوتو اس سے کم مدت میں بھی چھڑانا، جائز ہے۔

سوال: کیا تجدید نکاح کے لئے گواہوں کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں تجدید نکاح کے لئے بھی گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔

جیسا کہ حضور صدر الشریعہ بدر الطریقہ علیہ الرحمۃ والرضوان بہار شریعت میں شرائط نکاح ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں گواہ ہونا یعنی ایجاب وقبول دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے ہوں گواہ آزاد عاقل بالغ ہوں اور سب نے ایک ساتھ نکاح کے الفاظ سنے ہوں بچوں اور پاگلوں کی گواہی سے نکاح منعقد نہیں ہوسکتا نہ غلام کی گواہی سے اگرچہ مدبر یا مکاتب ہواھ

(بہار شریعت حصہ 7 صفحہ 11 نکاح کا بیان شرائط نکاح)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمت بالخیر

طـــــلاق کا بیـــــان

سوال: ایک شادی شدہ آدمی کو طلاق کے مسائل سیکھنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: ہر شخص کو ان مسائل کا سیکھنا ضروری ہے جس کی اسے موجودہ وقت میں ضرورت ہے اور جن چیزوں کے ساتھ اس کا تعلق ہے مثلاً نمازی کے لئے نماز کے فرائض، واجبات اور نماز کو فاسد یا ناقص کرنے والی چیزوں کا سیکھنا ضروری ہے۔

یوں ہی روزہ رکھنے والے کے لئے روزہ کو توڑنے والی چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔ تجارت کرنے والے کے لئے خرید وفروخت کے مسائل جاننا ضروری ہے۔ عورتوں کے لئے حیض ونفاس اور شوہر کے حقوق کے متعلق مسائل جاننا ضروری ہے۔ اور شوہر کے لئے بیوی کے حقوق اور مخصوص ایام میں اس کے قریب جانے کے مسائل سیکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح طلاق کے مسائل ہیں۔ کہ جب تک طلاق کا موقع نہیں آیا تب تک طلاق کے مسائل سیکھنا ضروری نہیں، لیکن جب طلاق کا ارادہ ہو اس وقت ضروری ہے کہ طلاق کے مسائل سیکھیں کہ طلاق کس طرح دے، کن حالات میں طلاق دینا جائز ہے، کتنی طلاقیں دینا جائز ہے اور طلاق کے مسائل کیا ہیں، وغیرہ۔

لہٰذا: جو شخص بھی طلاق کا ارادہ کرے تو اس وقت اسے طلاق کے مسائل جاننا ضروری ہے اور اس سے پہلے مستحب ہے کہ موجودہ حاجت سے زائد مسائل کا سیکھنا مستحب ہے۔ (خلاصہ از فتاویٰ رضویہ قدیم جلد ۱۰/صفحہ ۱۶)

سوال: کیا بلا وجہ عورت کو طلاق دینا جائز ہے؟

جواب: بلا ضرورت عورت کو طلاق دینا جائز نہیں، آج کل معمولی معمولی باتوں پر عورت کو طلاق دے دیتے ہیں اور بعد میں علماء کرام کے پاس جا کر روتے

ہیں پہلے ہی سوچ سمجھ کر ایسا نازک فیصلہ کرنا چاہئے۔

جیسا کے ابوداؤد شریف میں حدیث پاک ہے: اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سب سے ناپسندیدہ حلال کام طلاق دینا ہے۔

(مشکواۃ شریف جلد ۲ ر صفحہ ۲۸۳)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے فتاویٰ رضویہ جلد ۵ رکتاب الطلاق کے صفحہ نمبر ا ر پر اور صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ نے فتاویٰ امجدیہ جلد ۲ ر صفحہ ۱۶۴ ر پر بلا ضرورت طلاق دینے کو ممنوع و گناہ قرار دیا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۵ ر صفحہ اوّل فتاویٰ امجدیہ جلد ۲ ر صفحہ ۱۶۴ ر مشکواۃ شریف جلد ۲ ر صفحہ ۲۸۳)

سوال: عورت کو کن حالات میں طلاق دینا گناہ نہیں؟

جواب: عورت شوہر کو یا شوہر کے دیگر رشتے داروں کو تکلیف پہنچاتی ہے یا نماز نہیں پڑھتی ہے یا عورت بے حیا وزانیہ ہے تو ایسی صورت میں شوہر کے لئے طلاق دے دینا جائز ہے اور بعض صورتوں میں تو طلاق دینا واجب ہے مثلاً شوہر نامرد ہے، یا ہیجڑا ہے یا اس پر کسی نے جادو یا عمل کر دیا ہے کہ وہ جماع پر قادر نہیں، اور اس کے ازالہ کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو ان صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے جبکہ عورت ساتھ رہنے پر راضی نہ ہو۔ (ردالمحتار جلد ۲ ر صفحہ ۴۵۱)

سوال: کیا طلاق کے علاوہ بھی کوئی صورت ہے جس سے عورت نکاح سے نکل جاتی ہے؟

جواب: شوہر کے وفات پانے سے عورت کا نکاح سے نکل جانا تو واضح ہے۔ البتہ: اگر معاذ اللہ شوہر مرتد یعنی کافر ہو جائے تو بھی نکاح ختم ہو جاتا ہے اور عورت عدت گزار کر جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔

آج کل یہ صورت بھی مشاہدے میں آتی ہے کہ لوگ قرآن مجید یا کسی شرعی مسئلے کو جانتے ہوئے برا کہہ دیتے ہیں یا دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں پر مطلع ہو کر اور ان پر شرعی حکم جان کر بھی ان عبادتوں کے قائلین کو مسلمان کہتے ہیں یا کم از کم کافر ماننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ ایسی صورت میں بھی نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور عورت عدت گزار کر جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ جن دیوبندیوں کو کافر جاننا ضروری ہے وہ وہی ہے جنھوں نے کفریہ عبارتیں کہیں مثلاً اشرف علی تھانوی وغیرہ اور وہ لوگ کافر ہیں جو ان عبارتوں پر مطلع ہو کر بھی انہیں مسلمان جانتے ہیں۔ آج کل کے وہ دیوبندی جن کو وہابیوں کے عقائد کا پتا ہی نہیں، انہیں کافر نہیں کہیں گے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد۴/صفحہ۳۶۶/بہار شریعت حصہ ۷/صفحہ ۸۳)

سوال: نشہ والے کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ واقع نہیں ہوتی کیونکہ حالت نشہ میں جب نماز نہیں ہوتی تو طلاق کیسے ہوگی؟

جواب: نشہ والے نے طلاق دی تو واقع ہو جائے گی کہ یہ عاقل کے حکم میں ہے اور نشہ خواہ شراب پینے سے ہو یا بھنگ وغیرہ کسی اور چیز سے افیون کی پینک میں طلاق دیدی تو بھی واقع ہو جائے گی۔ (بہار شریعت حصہ ۸)

حدیث شریف میں ہے: ثلاث جد هو جد، هزلهن جد، النكاح و الطلاق و الرجعت یعنی تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور مذاق بھی سنجیدگی ہے یعنی مذاق میں بھی وہی حکم ہے جو سنجیدگی میں ہے، نکاح طلاق اور رجوع کرنا۔ (جامع ترمزی جلد۲/صفحہ۲۴۰)

لہذا: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نشہ کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

(بہار شریعت حصہ ۸/صفحہ جامع ترمزی جلد۲/صفحہ۲۴۰)

سوال: اگر کوئی شخص سو رہا ہو، نیند کی حالت میں طلاق دیدی تو طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں نیز یہ کہ کس کس شخص کی دی گئی طلاق نافذ نہیں ہوتی؟

جواب: نابالغ یا مجنون یا سوئے ہوئے کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: تین اشخاص سے قلم اٹھا لیا گیا ہے سونے والے یہاں تک کہ جاگے، اور بچے سے یہاں تک کہ بالغ ہو اور جنون سے یہاں تک کہ عاقل ہو یا اسے جنون سے افاقہ ہو۔ (ابن ماجہ جلد۲ر صفحہ ۵۱۶)

لہذا: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نابالغ بچے اور سونے والے کی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ جلد۲ر صفحہ ۵۱۶)

سوال: کیا عورت بذات خود کورٹ سے طلاق لے سکتی ہے؟

جواب: طلاق کا اختیار شریعت نے مرد کو دیا ہے، اس کے علاوہ کوئی دوسرا طلاق نہیں دے سکتا آیت: مبارکہ ہے: **الذی بیدہ عقدۃ النکاح** وہ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔ (ترجمہ: کنز الایمان سورۃ البقرہ ۲۳)

اور حدیث مبارکہ ہے: **الطلاق لمن اخذ بالساق** طلاق کا مالک وہی ہے جو عورت سے جماع کرے۔

لہذا: اگر کورٹ نے شوہر کے طلاق دیئے بغیر یک طرفہ عورت کے حق میں فیصلہ کر کے طلاق دیدی تو اسے طلاق نہ ہوگی اور اس عورت کا دوسری جگہ نکاح کرنا حرام و زنا ہے۔ (ترجمہ: کنز الایمان البقرہ پارہ۲ر آیت ۲۳۸ر فتاویٰ فیض الرسول جلد۲ر صفحہ ۱۲۶)

سوال: طلاق کسے کہتے ہیں اور ان کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: **طلاق کا لغوی معنیٰ:** نکاح کی گرہ کو کھول دینا، ترک کر دینا، چھوڑ دینا۔

طلاق کا اصطلاحی معنیٰ: نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے اسی پابندی کے اٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں۔ (بہار شریعت)

طلاق کی قسمیں: طلاق کی تین قسمیں ہیں (1) احسن (2) حسن (3) بدعی

طلاق احسن: جن ایام میں عورت ماہواری سے پاک ہو اور ان ایام میں بیوی سے مقاربت بھی نہ کی ہو، ان ایام میں صرف ایک طلاق دی جائے۔ اس میں دوران عدت مرد کو رجوع کا حق رہتا ہے اور عدت گزرنے کے بعد عورت بائنہ ہو جاتی ہے۔ اور فریقین کی باہمی رضامندی سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔

طلاق حسن: جن ایام میں عورت پاک ہو اور مقاربت بھی نہ کی ہو ان ایام میں ایک طلاق دی جائے۔ اور جب ماہواری گزر جائے تو بغیر مقاربت کے دوسری طلاق دی جائے اور جب دوسری ماہواری گزر جائے تو بغیر مقاربت کئے تیسری طلاق دی جائے اس کے بعد جب تیسری ماہواری گزر جائے تو عورت مغلظہ ہو جائے گی اور اب شرعی حلالہ کئے بغیر اس سے دوبارہ عقد نہیں ہو سکتا۔

طلاق بدعی: اس کی تین صورتیں ہیں: (ا) ایک مجلس میں تین طلاقیں دفعتاً دی جائیں خواہ ایک کلمہ سے مثلاً تم کو تین طلاق دیں یا کلمات متعددہ سے مثلاً کہے، تم کو طلاق دی، تم کو طلاق دی، تم کو طلاق دی۔

(ب) عورت کی ماہواری کے ایام میں اس کو ایک طلاق دی جائے۔ اس طلاق سے رجوع کرنا واجب ہے اور یہ طلاق شمار کی جاتی ہے۔

(ج) جن ایام میں عورت سے مقاربت کی ہو ان ایام میں عورت کو ایک طلاق دی جائے۔ طلاق بدعی کسی صورت میں ہو اس کو دینے والا گناہ گار ہوتا ہے۔ (درمختار)

خلاصہ: صریح لفظ طلاق کے ساتھ ایک یا دو طلاق دی جائیں تو یہ طلاق رجعی ہے اور اگر صریح لفظ طلاق نہ ہو کنایہ سے طلاق دی جائے تو یہ طلاق بائن ہے مثلاً طلاق کی نیت سے بیوی سے کہا تو میری ماں کی مثل ہے۔ طلاق رجعی میں دوبارہ رجوع کیا جاسکتا ہے لیکن پچھلی طلاقیں شمار ہوں گی۔ اگر پہلے دو طلاقیں دی تھی رجوع کے بعد صرف ایک طلاق کا مالک رہ جائے گا۔ طلاق بائن سے فی الفور نکاح منقطع ہوجاتا ہے لیکن اگر تین سے کم طلاق بائن ہوں تو باہمی رضامندی سے دوبارہ عقد ہو سکتا ہے لیکن پچھلی طلاقوں کا شمار ہوگا۔

(طلاق اور عدت کے احکام صفحہ ۵۰۴)

سوال: اگر دوستوں سے یا بیوی سے مذاق کرتے ہوئے بیوی کو طلاق دیدی تو ہوجائے گی یا نہیں؟

جواب: طلاق کا معاملہ ایسا ہے کہ مذاق میں دینے سے بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے: تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور مذاق بھی سنجیدگی ہے ''یعنی مذاق میں بھی وہی حکم ہے جو سنجیدگی میں ہے'' نکاح طلاق اور ''طلاق کے بعد'' رجوع کرنا۔ مشکواۃ صفحہ ۲۸۴ ر اور فتاویٰ فیض الرسول میں ہے: مذاق کے طور پر طلاق دینے سے بھی طلاق پڑ جاتی ہے۔

لہذا: اگر کسی نے اپنی حقیقی بیوی کو مذاق یا ظلم یا ڈرانے کے لئے طلاق دی تو بھی طلاق ہوجائے گی۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد ۲ ر صفحہ ۱۵۲)

سوال: طلاق دینے کا بہتر اور سنت طریقہ کیا ہے؟

جواب: طلاق دینے کا بہتر اور سنت طریقہ یہ ہے کہ ہر طہر میں ایک طلاق دی جائے اور تین طہر میں پوری کی جائیں یعنی ہر ماہ عورت جب حیض سے پاک ہوتو

صحبت سے پہلے ایک طلاق دے، پھر دوسرے ماہ جب عورت حیض سے پاک ہوتو صحبت سے پہلے دوسری طلاق دے، اسی طرح تیسرے ماہ جب عورت حیض سے پاک ہوتو قبل از صحبت تیسری طلاق دے۔

اس میں حکمت یہ ہے کہ اس عرصہ میں شوہر کو اپنے فیصلہ پر بار بار غور کرنے کا موقع ملے گا اور وہ اپنے فیصلہ کو واپس لینا چاہے گا تو واپس لے لے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **لا تدری لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا** ''طلاق'' کہ اے طلاق دینے والے تجھے معلوم نہیں کہ شاید اللہ ایک یا دو طلاق کے بعد کوئی نئی صورت پیدا فرمادے۔ یعنی اللہ تعالیٰ شوہر کے دل میں بغض کی جگہ محبت اور نفرت کی جگہ رغبت پیدا فرمادے اور پھر دونوں میں صلح اور ملاپ ہو جائے۔

نیز فرمایا: **و اذا طلقتم النساء فبلغن اجلھن فلا تعضلو ھن ان ینکحن ازواجھن اذا تراضوا بینھم بالمعروف** اور جب تم طلاق دو، عورتوں کو پھر وہ پوری کر چکیں اپنی عدت کو تو نہ روکو ان کو کہ وہ نکاح کر لیں اپنے خاوندوں سے جب کہ دونوں آپس میں رضامند ہو جائیں مناسب طریقے سے۔ (البقرہ:۲۳۲)

و اذا طلقتم النساء فبلغن اجلھن فامسکو ھن بمعروف او سرحو ھن بمعروف ولا تمسکو ھن ضرارا لتعتدوا ومن یفعل ذالک فقد ظلم نفسہ، ولا تتخذوا آیٰت اللہ ھزوا (البقرہ:۲۳۱)

اور جب تم طلاق دو، عورتوں کو پھر وہ اپنی عدت پوری کر چکیں تو انہیں روک لو بھلائی کے ساتھ یا انہیں چھوڑ دو بھلائی کے ساتھ اور نہ روکو انہیں تکلیف دینے کی غرض سے تاکہ زیادتی کرے اور جو ایسا کرے گا تو بے شک وہ اپنی جان پر ظلم کرے گا، اور اللہ کی آیتوں کا مذاق نہ بناؤ۔

ان دونوں آیتوں میں طلاق سے مراد، وہی طلاق ہے جس کے بعد رجوع ہو سکتا ہے، ایسی طلاق کو رجعی طلاق کہتے ہیں۔ رجعی طلاق میں عدت کے اندر رجوع ہو

سکتا ہے اور عدت گزر جانے کے بعد دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے بشرطیکہ دونوں اپنا گھر بسانے کے لئے رضا مند ہوں اور اگر آپس میں رضا مند نہ ہوتو عمدگی اور شائستگی سے علیحدگی اختیار کرلیں اور اگر عورت رضا مند نہ ہوتو عدت گزرنے کے بعد اس کو پہلے شوہر کے ساتھ نکاح کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا وہ خوشی سے کسی دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرسکتی ہے۔ پہلا شوہر اس پر جبر نہیں کرسکتا اور اگر کوئی زیادتی کرتے ہوئے بغرض تکلیف اس کو روکے تو اس کو ظلم قرار دیا گیا ہے۔

الطلاق مرتٰن فامساک بمعروف او تسریح باحسان (سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۴۹)

طلاق ''رجعی'' دو بار تک ہے پھر روک لینا ہے بھلائی کے ساتھ ''رُجعت کرکے'' یا چھوڑ دینا احسان کے ساتھ یعنی رجعت نہ کرے اور عورت عدت گزار کر بائنہ ہو جائے۔

اس آیت میں کتنی صراحت ہے کہ وہ طلاق جس کے بعد رجعت ہوسکے کل دو بار تک ہے۔ ایک یا دو طلاق تک تو اختیار دیا گیا ہے کہ عدت کے اندر شوہر چاہے تو عورت کو پھر دستور کے مطابق رکھ لے یا بھلائی کے ساتھ چھوڑ دے۔ عدت کے بعد رجعت کا حق باقی نہیں رہتا ہاں اگر دونوں راضی ہوں تو دوبارہ نکاح کرسکتے ہیں۔ اور اگر تیسری بار طلاق دے دے تو پھر ان دونوں میں نکاح نہیں ہوسکتا۔ جب تک عورت کسی اور شخص سے نکاح کر کے صحبت کے بعد طلاق نہ لے لے جس کو حلالہ کہتے ہیں۔

چنانچہ فرمایا: **فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره ط فان طلقها فلا جناح عليهما ان يتراجعا ان ظنا ان يقيما حدود الله و تلك حدود الله يبينها لقوم يعلمون** (سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۳)

دو بار طلاق دینے کے بعد، پھر اگر تیسری بار اپنی عورت کو طلاق دے تو اب وہ اس کے لئے حلال نہ ہوگی جب تک وہ کسی اور خاوند کے ساتھ نکاح نہ کرے پھر اگر وہ دوسرا خاوند اس کو طلاق دیدے تو ان دونوں پر کچھ گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں اگر سمجھتے ہیں کہ دونوں اللہ کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے اور یہ اللہ کی مقرر کردہ

حدیں ہیں جن کو بیان کرتا ہے ان لوگوں کے لئے جو علم و دانش رکھتے ہیں۔

ثابت یہ ہوا کہ تین طلاق کے بعد عورت حلال نہیں رہتی۔ البتہ: اگر دونوں کو یقین و گمان ہو کہ دونوں حدود اللہ کو خلوص کے ساتھ قائم رکھ سکیں گے تو حلالہ کے بعد دونوں پھر مل سکتے ہیں۔ (مسئلہ طلاق ثلاثہ صفحہ ۳/۴)

سوال: رجعت کا سنت طریقہ کیا ہے؟

جواب: **رجعت کا مسنون طریقہ یہ ہے:** کہ کسی لفظ سے رجعت کرے مثلاً میں نے تجھ سے رجعت کی یا اپنی زوجہ سے رجعت کی یا تجھ کو واپس لیا وغیرہ اور رجعت پر دو عادل شخصوں کو گواہ کرے یا فعل سے رجعت کرے مثلاً اس سے صحبت کرے یا بوسہ لے یا گلے لگا لے، پھر بھی گواہوں کے سامنے کہے کہ میں نے اپنی بیوی سے رجعت کر لی ہے۔

(مسئلہ طلاق ثلاثہ صفحہ ۵)

سوال: حلالہ کی صورت کیا ہے؟

جواب: حلالہ یہ ہے کہ مطلقہ ثلاثہ عورت عدت پوری کرنے کے بعد کسی اور شخص سے نکاح صحیح کرے اور یہ شخص اس عورت سے صحبت بھی کرے۔ پھر اس شخص کی طلاق یا موت کے بعد عورت عدت پوری کر کے شوہر اوّل سے نکاح کر سکتی ہے۔

نوٹ: اگر عورت مدخولہ نہیں ہے تو پہلے شوہر کے طلاق دینے کے بعد فوراً دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ اس کے لئے عدت نہیں ہے۔ (کتب فقہ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمت بالخیــــــــــر

عـــدّت کــا بیـــان

سوال: کیا عدت کے اندر بھی نکاح ہوسکتا ہے؟

جواب: عدت میں نکاح تو نکاح، نکاح کا پیام دینا بھی حرام ہے۔

(الملفوظ جلد ۱/صفحہ ۳۶)

سوال: عورت کی عدت کتنی ہے؟

جواب: عورت کو اگر ہمبستری اور خلوت صحیحہ کے پہلے طلاق دی گئی تو اس کے لئے عدت نہیں بعد طلاق وہ فوراً دوسرا نکاح کرسکتی ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **یا یھا الذین امنوا اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فمالکم علیھن من عدۃ تعتدونھا**

یعنی اے ایمان والو جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمہارے لئے کچھ عدت نہیں جسے گنو (پارہ ۲۲/رکوع ۲/آیت نمبر ۴۹)

اور اگر مطلقہ مدخولہ عورت یعنی جس سے صحبت کر چکا ہے اگر نابالغہ یا آئسہ یعنی پچپن 55 سالہ ہو تو اس کی عدت تین ماہ ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **والائی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتھن ثلاثۃ اشھر والائی لم یحضن**

اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو انکی عدت تین مہینے ہے اور ان کی بھی جنہیں ابھی حیض نہ آیا۔ (پارہ 28/۲۸/سورہ طلاق آیت ۴)

اور طلاق والی مدخولہ عورت اگر حاملہ آئسہ اور نابالغہ نہ ہو یعنی حیض والی ہو تو اس کی عدت تین حیض ہے خواہ یہ تین حیض تین ماہ یا تین سال یا اس سے زیادہ دنوں

میں آئے۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلاثته قروء** اورطلاق والیاں اپنی جانوں کوروکے رہیں تین حیض تک۔

(پارہ۲ر سورہ بقرہ رکوع ۱۲ر آیت ۲۲۸)

اور بیوہ عورت اگر حاملہ نہ ہوتو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا**، اورتم میں جو مریں اور بیویاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کوروکے رہیں۔(پارہ۲ر سورہ بقرہ رکوع ۱۳ر آیت ۲۳۴)

اور حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے خواہ بیوہ ہو یا مطلقہ، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **واولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن** اورحمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں۔

(پارہ ۲۸ر سورہ الطلاق آیت نمبر ۴)

اورایسا ہی فتاویٰ رضویہ جلد ۵ر باب العدت میں ہے۔

سوال: سوگ کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہر قسم کی زینت کو ترک کردینا، سوگ، کہلاتا ہے۔ (درمختار)

سوال: عدت کا سوگ صرف بیوہ پر ہے یا دوسروں پر بھی؟

جواب: ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار علیہ الصلو ۃ والسلام نے فرمایا کوئی عورت کسی مرد پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کریں مگر شوہر پر ''بیوہ'' چار ماہ دس دن سوگ کرے۔(صحیح مسلم صفحہ ۷۹۹)

لہذا: تمام ورثاء پر تین دن سوگ کرنا اور صرف بیوہ پر چار ماہ دس دن سوگ کرنا ضروری ہے۔

سوال: عدت میں عورت پر کون سی چیزیں منع ہیں؟

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں عدت میں عورت کو یہ چیزیں منع ہیں۔ ہر قسم کا گہنا ''زیور'' یہاں تک کہ انگوٹھی، چھلّا، مہندی، سرمہ، عطر، ریشمی کپڑا، ہار پھول، بدن یا کپڑے میں کسی قسم کی خوشبو، سر میں کنگھی کرنا اور مجبوری ہو تو موٹے دندانوں کی کنگھی کرے جس سے فقط بال سلجھالے پٹی نہ جھکالے، پھلیل، میٹھا تیل، کسم کسیر کے رنگے کپڑے یوں ہی ہر رنگ جس سے زینت ہوتی ہوں اگرچہ پڑیہ گیرو کا چوڑیاں اگرچہ کانچ کی غرض ہر قسم کا سنگھار ختم عدت تک منع ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۳/صفحہ ۳۳۱/رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سوال: اگر عذر ہو تو عدت کے اندر ممنوعہ چیزوں کو استعمال کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: جی ہاں، عذر کی وجہ سے ان چیزوں کا استعمال کر سکتی ہے مگر اس حال میں کہ اس کا استعمال زینت کے قصد سے نہ ہو مثلاً دردسر کی وجہ سے تیل لگا سکتی ہے یا تیل لگانے کی عادی ہے جانتی ہے کہ نہ لگانے میں دردسر ہو جائے گا تو لگانا جائز ہے یا دردسر کے وقت کنگھا کر سکتی ہے مگر اس طرف سے جدھر کے دندانے موٹے ہیں ادھر سے نہیں جدھر باریک ہوں یہ بال سنوارنے کے لئے ہوتے ہیں اور یہ ممنوع ہے یا خارشت ہے تو ریشمی کپڑے پہن سکتی ہے یا اس کے پاس اور کپڑا نہیں ہے تو یہی ریشمی یا رنگا ہوا پہنے مگر یہ ضرور ہے کہ ان کی اجازت ضرورت کے وقت ہے۔

لہذا: بقدر ضرورت اجازت ہے ضرورت سے زیادہ ممنوع مثلاً آنکھ کی بیماری میں سرمہ لگانے کی ضرورت ہو تو یہ لحاظ ضروری ہے کہ سیاہ سرمہ اس وقت لگا سکتی

ہے جب سفید سرمہ سے کام نہ چلے اور اگر صرف رات میں لگانا کافی ہے تو دن میں لگانے کی اجازت نہیں ۔ (فتاویٰ رضویہ جلد۱ ؍صفحہ۲۵۵)

سوال: دوران عدت عورت چارپائی پر سوسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: عدت کے اندر چارپائی پر سوسکتی ہے کہ یہ زینت میں داخل نہیں ۔

(بہار شریعت جلد دوم صفحہ۲۴۴)

سوال: عورت اپنے میکے گئی تھی یا کسی کام کے لئے کہیں اور گئی تھی اس وقت شوہر فوت ہو گیا تو عدت کہاں گزارے؟

جواب: فوراً بلا توقف وہاں سے واپس آئے اور اسی مکان میں عدت پوری کرے جس میں اس کی سکونت تھی ۔ جیسا کہ درمختار میں ہے: شوہر نے طلاق دیدی یا شوہر فوت ہو گیا اس وقت یہ اپنے گھر کے علاوہ کہیں رہنے گئی تھی تو فوراً لوٹ آئے اس لئے کہ اس کا لوٹ آنا واجب ہے ۔

(درمختار کتاب الطلاق باب العدۃ صفحہ۲۵۰)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمت بالخـــــــــیر

مَــنّــت کا بیـــان

سوال: اکثر دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ مزار کے مخصوص حصوں میں منت کے بے شمار تالے لگے ہوتے ہیں، جنکے بارے میں بعض لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ان تالوں کو لگانے سے کام پورا ہو جاتا ہے، کام پورا ہونے کے بعد تالے کھول دیتے ہیں اور بہت سے لوگ منت کی مخصوص ڈوریاں باندھتے ہیں اور آج کل تو بعض علاقوں میں منّت کا یہ نیا طریقہ چلا ہے کہ مزارات پر منت کی مخصوص روٹیاں فروخت ہوتی ہیں جن کے بارے میں لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ان روٹیوں کو ایک ہفتہ تک گھر میں رکھنا باعث برکت ہے کیا اس طرح کی منّتیں ماننا صحیح ہے؟

جواب: مزار کے مخصوص حصوں میں منت کے تالے لگانا یا ڈوریاں باندھنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ ان تالوں کے لگانے سے یا ڈوریوں کے باندھنے سے کام پورا ہو جائے گا باطل و غلط خیال ہے جو جہالت و کم علمی کی بنیاد پر مسلمانوں میں رائج ہو گیا ہے۔

تفہیم المسائل میں ہے: مزار پر تالے لگانے اور کھولنے کی نذر بھی باطل ہے اسی طرح مزار سے مخصوص روٹیاں خریدنے اور کچھ دن گھر پر رکھنے کے بعد واپس مزار پر جا کر بیچنے کی نذر بھی باطل ہے۔ (تفہیم المسائل جلد۲ رصفحہ ۳٦۳)

لہذا: مسلمانوں کو چاہئے کہ اس طرح کی ناجائز منّتیں ماننے سے بچیں اگر ماننی ہی ہو تو نماز روزہ وغیرہ نیک کام کی منّتیں مانیں اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سوال: تعزئے پر منت ماننا کیسا ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان قادری رضی اللہ تعالیٰ

عنہ فرماتے ہیں تعزیہ پر منت ماننا باطل و ناجائز ہے۔(فتاویٰ رضویہ جدید جلد ۲۴ر صفحہ ۵۰۱)

سوال: ایک مزار کے تعلق سے لوگوں کا کہنا ہے کہ بغداد شریف سے ایک اینٹ لاکر بنایا گیا ہے اب لوگ کثرت سے آتے ہیں اور چادریں چڑھاتے ہیں منتیں مانتے ہیں لوگوں کا کہنا ہے کہ اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے، تو اسے سچ ماننا اور منتیں وغیرہ ماننا کیسا ہے؟

جواب: فرضی مزار بنانا اور بلا مزار زیارت کرنا ناجائز و بدعت ہے۔

فتاویٰ عزیزی جلد ارصفحہ ۱۳۶ پر ہے: لعن الله من زار بلا مزار اس پر اللہ کی لعنت ہے جو بلا مزار زیارت کرے۔ اور سیدی اعلیٰ حضرت قدس سرہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: سوال پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے بعض جگہ مزار بنا لیا گیا ہے بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ان کے مزار کی اینٹ دفن ہے اس مزار میں ایسی جگہ جا کر عرس کرنا چادر چڑھانا کیسا ہے؟ وہ قابل تعظیم ہے یا نہیں؟ جواب جھوٹا مزار بنانا اور اس کی تعظیم جائز نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۴ر صفحہ ۱۱۶ر مطبوعہ: رضا اکیڈمی)

دوسری جگہ فرماتے ہیں: فرضی مزار بنانا اور اس کے ساتھ اصل کا معاملہ کرنا ناجائز و بدعت ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد ۴ر صفحہ ۱۱۵ر ۱۱۶)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمت بالخیر

وقف کا بیان

سوال: مسجد کے درختوں میں سے کسی درخت کا پھول یا پھل قیمت ادا کیئے بغیر کھانا یا لینا کیسا ہے؟

جواب: قیمت ادا کیئے بغیر کھانا یا لینا جائز نہیں۔(فتاویٰ رضویہ جلد ۳ ر صفحہ ۶۰۲)

سوال: مسجد کی کوئی ایسی چیز جو خراب ہونے کا اندیشہ ہو یا خراب ہو جاتی ہو۔ اگر دوسرا آدمی قیمت دے کر مسجد کی چیز اپنے مکان پر رکھے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے مگر اُسے بے ادبی کی جگہ نہ لگائے۔(فتاویٰ افریقہ صفحہ ۱۹۳)

سوال: متولی کون ہوتا ہے؟

جواب: شرعی اعتبار سے مسجد یا مدرسہ یا کسی وقف کے انتظامات کی دیکھ بھال کیلئے وقف کرنے والا جس شخص کو مقرر کرتا ہے اُسے متولی کہتے ہیں۔ واقف خود بھی متولی ہوسکتا ہے وقف کرنے والے کے علاوہ جو شخص شرعاً اس کا قائم مقام ہے اس کا مقرر کردہ آدمی بھی متولی ہوتا ہے۔ متولی کو ہمارے یہاں عام طور پر انتظامیہ کہا جاتا ہے۔

سوال: مسجد و مدرسے کی انتظامیہ کو کیسا ہونا چاہئے؟

جواب: متولی وہ ہونا چاہئے جس میں یہ اوصاف ہوں۔(۱) دیانت دار۔ (۲) کام کرنے والا۔(۳) ہوشیار، سمجھ دار۔(۴) وقف کا خیر خواہ۔(۵) فاسق نہ ہو۔ (۶) لالچی نہ ہو۔(۷) لا پرواہ نہ ہو۔(۸) کھیل کود میں مشغول رہنے والا نہ ہو۔

(۹) بدعقل نہ ہو۔ (۱۰) کام کرنے سے عاجز نہ ہو۔ (۱۱) سنی صحیح العقیدہ ہو۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے: لائق وہ ہے کہ دیانت دار، کارگزار، ہوشیار ہو جس پر دربار حفاظت و خیر خواہی وقف اطمینان کافی ہو۔ فاسق نہ ہو، جس سے بطمع نفسانی یا بے پروائی یا حفاظتی یا انہماک لہو ولعب وقف کو ضرر پہنچانے یا پہنچنے کا اندیشہ ہو، بدعقل یا عاجز یا کاہل نہ ہو کہ اپنی حماقت یا نادانی یا کام نہ کرسکے یا محنت سے بچنے کے باعث وقف کو خراب کرے۔

فاسق اگرچہ کیسا ہی ہوشیار کارگزار مالدار ہو ہرگز لائق تولیت نہیں کہ جب وہ نافرمانی شرع کی پرواہ نہیں رکھتا کسی کار دینی میں اس پر کیا اطمینان ہوسکتا ہے۔

لہذا: حکم ہے کہ اگر خود واقف فسق کرے واجب ہے کہ وقف اسکے قبضہ سے نکال لیا جائے، اور کسی امین متدین کو سپرد کیا جائے پھر دوسرا تو دوسرا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۶/ صفحہ ۴۵۵)

سوال: مسجد انتظامیہ کے لئے کیسے افراد کو منتخب کرنی چاہیئے؟ کیا مالداری کا لحاظ کیا جائے گا؟

جواب: مسجد کے متولی کے لئے دیانتدار، کارگزار ہونا شرط ہے، مالدار ہونا ضروری نہیں، مالداروں کی سپردگی میں جبکہ مسجد کی بے انتظامی اور نمازیوں کو تکلیف ہو رہی ہے تو اس انتظام کا بدلنا اور ہوشیار، دیانتدار، پرہیزگار مسلمانوں کی نگرانی میں دینا فرض ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۶/ صفحہ ۲۵۸)

سوال: کس طرح کے شخص کو متولی بنانا ممنوع ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص متولی بن جائے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ امانت دار نہیں ہے۔ بلکہ خیانت کرتا ہے یا کام کرنے سے عاجز ہے یا علانیہ شراب پیتا ہے۔ جوا

کھیلتا ہے یا کوئی دوسرا فسق علانیہ کرتا ہو تو اُس کو معزول کر دینا واجب ہے کہ اگر قاضی نے اس کو معزول نہ کیا تو قاضی بھی گنہگار ہے یونہی جس میں یہ صفات پائی جاتی ہیں اس کو متولی بنانا بھی گناہ ہے۔ (وقف کے شرعی مسائل صفحہ ۱۸)

سوال: داڑھی منڈے علانیہ جوئے کے اڈے چلانے والے کو متولی بنایا جا سکتا ہے؟

جواب: کسی بھی علانیہ گناہ کا مرتکب شخص فاسق معلن کہلاتا ہے اور فاسق معلن کو متولی بنانا جائز نہیں۔

لہذا: داڑھی منڈے یا حرام کاروبار چلانے والے کو متولی نہ بنایا جائے۔

(وقف کے شرعی مسائل)

سوال: مسجد کی رقم مدرسہ کے لئے قرض دینا لینا کیسا ہے؟

جواب: مسجد کی رقم کو قرض دینا جائز نہیں۔ (فتاویٰ فقیہ ملت جلد۲ر صفحہ ۱۶۸)

سوال: قبرستان میں جانور چرانا کیسا ہے؟

جواب: قبرستان میں جو گھاس اُگتی ہے جب تک سبز ”یعنی ہری“ ہے اُسے کاٹنے کی اجازت نہیں۔ جب سوکھ جائے تو کاٹ کر جانوروں کے لئے بھی لا سکتے ہیں۔ مگر جانوروں کو قبرستان میں چرانا کسی طرح جائز نہیں مطلقاً حرام ہے۔ قبروں کی بے ادبی ہے مذہب اسلام کی توہین ہے کھلی مذہبی دست اندازی ہے۔

ایسا ہی فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ر صفحہ ۴۹۲ ر پر ہے۔ اور اسی طرح بہار شریعت جلد ۴ ر صفحہ ۱۶۷ ر پر بھی۔ اور ردالمختار جلد ۲ ر صفحہ ۲۴۵ ر پر ہے: یکرہ قطع البنات المرطب من المقبرۃ دون الیابس. اھ اور فتاویٰ عالمگیری جلد ۲ ر صفحہ ۱۷۴ ر پر ہے

لو کان فیھا حشیش یحش ویرسل الی الدواب ولا ترسل الدواب فیھا کذا فی البحر الرائق اھ اوراایسا ہی فتاویٰ قاضی خان جلد۳ ؍صفحہ ۳۱۴ ؍ پر ہے۔

لہذا: اگر قبرستان کی گھاس سوکھ گئی ہے تو اُسے کاٹ کر جانوروں وغیرہ کے لئے لے جا سکتے ہیں۔ لیکن اس میں جانوروں کو چرانا اور کھونٹا گاڑنا پھر اس میں بکریوں کو باندھنا اور اس کی ہری گھاسوں کو کاٹ لے جانا ہرگز جائز نہیں، تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کی گھاس کاٹنے والوں اور اس میں جانور باندھنے والوں وہ چرانے والوں کو روکیں۔ اگر وہ اس سے باز نہ آئیں تو ان کا مکمل طور سے سخت بائیکاٹ کریں۔

خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے: واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین (پارہ ۷ ؍ سورہ انعام آیت نمبر ۶۸)

ترجمہ: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ

(فتاویٰ فقیہ ملت جلد ۲ ؍ صفحہ ۱۸۶)

سوال: غیر مسلم مسجد میں کام کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: مسجد خدا کا گھر ہے اس کا احترام ہر حال میں مسلمانوں پر لازم ہے غیر مسلم کو پاکی اور ناپاکی سے کوئی مطلب نہیں رہتا ہے اور نہ اُسے حرمت مسجد کا لحاظ ہے اور پھر غیر مسلم سے کام کروانے پر وہ اپنی برتری سمجھے گا گویا یہ ایک قسم کا احسان ہوگا۔

لہذا: جہاں تک ممکن ہو مسجد کی تعمیر میں کافر کو نہ لگایا جائے غیر مسلم سے کام کرانے سے بچنا بہتر ہے۔ (احسن الفتاویٰ جلد ثانی صفحہ ۵۵۴)

سوال: مسجد کی چٹائی عیدگاہ میں لے جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: مسجد کا فرش وغیرہ عیدگاہ لے جانا جائز نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۳ ؍ صفحہ ۸۰۸)

سُـــود کا بیـــان

سوال: موجودہ بینک اور ڈاکخانے کے سود کا کیا حکم ہے؟

جواب: کفار سے نفع لینا سود نہیں بلکہ حلال ہے۔لہذا: آج کل سیونگ بینک، پنجاب بینک، بڑودہ بینک، اسٹیٹ بینک، بینک آف انڈیا، وغیرہ کفار و مشرکین کے ہیں۔ ان سے نفع لینا حلال ہے۔اگر چہ وہ لوگ اُسے سود کہتے ہیں مگر یہ شرعاً سود نہیں۔

البتہ: مسلمانوں کے بینک سے نفع لینا حرام ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ اور دیگر علمائے اہل سنت کی کتابوں کا مطالعہ کیجئے۔

سوال: کیا سود اور رشوت کا مال توبہ سے پاک ہو جاتا ہے؟ اور تائب کے یہاں نوکری کرنا اور کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: زبانی توبہ سے حرام مال پاک نہیں ہوسکتا بلکہ توبہ کے لئے شرط ہے کہ جس جس سے لیا ہے واپس دے وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو دے۔ پتہ نہ چلے تو اتنا مال تصدق کر دے بے اس کے گناہ سے برأت نہیں۔ اسکے یہاں نوکری کرنا تنخواہ لینا کھانا، کھانا جائز ہے جبکہ وہ چیز جو اسے دے اس کا بعینہ مال حرام ہونا نہ معلوم ہو۔

(احکام شریعت حصہ سوم صفحہ ۳۴۰ مطبوعہ: نظامیہ کتاب گھر، لاہور)

سوال: بکر زید سے کچھ روپئے لئے اور اپنا کھیت اس شرط پر رہن رکھا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاتے رہو تو یہ جائز ہے کہ نہیں؟

جواب: کھیت رہن "یعنی گروی" پر رکھنا جائز ہے۔لیکن مرتہن "یعنی زمین گروی میں لینے والا" کو قرض کی بنیاد پر اس سے کسی قسم کا فائدہ حاصل کرنا مطلقاً سود و حرام ہے۔

حدیث شریف میں ہے: **كل قرض جر منفعة فهو ربا** ترجمہ: قرض کے ذریعے جو نفع کمایا جائے وہ حرام ہے۔

اور درمختار مع شامی جلد۵؍صفحہ۳۴۲؍ پر ہے: **لا الانتفاع به مطلقا لا باستخدام ولا سكنى ولا لبس ولا اجارة لا اعارة كان من مرتهن او راهن. اھ**

لہذا: بکر کا زید سے کچھ روپئے لے کر اپنا کھیت اس کے پاس اس شرط پر رہن رکھنا کہ تم کھیت سے فائدہ اٹھاتے رہو جب ہم تمہارے پورے روپئے واپس کردیں گے تو تم ہمارا کھیت واپس کردینا یہ ناجائز وحرام ہے۔

اور بکر کی ضرورت پوری ہونے کی صورت یہ ہے کہ بکر جس سے قرض لے اسے کھیت کرایہ پر دے یعنی اگر مناسب کرایہ سالانہ پانچ سو روپیہ ہو تو دو ڈھائی سو میں دیدے۔ اس سے قرض دینے والے کو بھی فائدہ ہوگا کہ پانچ سو کا کھیت اسے ڈھائی سو میں مل گیا۔ اور یہ رقم زرقرض سے مجرا ہوتی رہے گی جب کل رقم ادا ہو جائے گی کھیت واپس مل جائے گا۔

صدر الشریعہ علیہ الرحمہ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ: بعض لوگ قرض لے کر مکان یا کھیت کی کچھ اُجرت مقرر کردیتے ہیں۔ مثلاً مکان کا کرایہ پانچ سو روپیہ ماہوار یا کھیت کا پٹہ دس روپیہ سال ہونا چاہیئے اور طے یہ پاتا ہے کہ یہ رقم زرقرض سے مجرا ہوتی رہے گی جب کل رقم ادا ہو جائے گی اس وقت مکان یا کھیت واپس ہو جائے گا اس صورت میں بظاہر کوئی قباحت نہیں معلوم ہوتی اگرچہ کرایہ یا پٹہ واجبی اُجرت سے کم طے پایا ہو اور یہ صورت اجارہ میں داخل ہے یعنی اتنے زمانہ کے لئے مکان یا کھیت اجرت پر دیا اور زر اجرت پیشگی لے لیا۔ اھ۔

(بہارشریعت حصہ ۱۷؍صفحہ ۳۹؍فتاویٰ فقیہ ملت جلد ۲؍صفحہ ۳۷۰)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: ایک مسلمان کو سود لینا اور دینا کیسا ہے؟

جواب: سود حرام قطعی ہے اس کی حرمت کا منکر کافر ہے سود لینے اور دینے والے دونوں پر حضور ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

جیسا کہ مسلم شریف میں ہے: کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے سود لینے والوں اور سود دینے والوں اور سودی دستاویز لکھنے والوں اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ وہ سب گناہ میں برابر کے شریک ہیں اور مشکوٰۃ شریف میں ہے:

حضرت عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ سود کا ایک درہم جس کو آدمی جان بوجھ کر کھائے اس کا گناہ چھتیس بار زنا کرنے سے زیادہ ہے۔ (احمد دار قطنی)

اور مشکوٰۃ شریف میں ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ سود کا گناہ ایسی ستر گناہوں کے برابر ہے جس میں سب سے کم درجے کا گناہ یہ ہے کہ مرد اپنی ماں سے زنا کرے۔ (فتاویٰ نیپال صفحہ ۷۷)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمت بالخـــــــــیر

قـــــربانی کا بیـــان

سوال: جس چھری میں پر یگ، لکڑی کا دستہ نہ ہو اس سے قربانی یعنی ذبح کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: جس چھری سے جانور ذبح کیا جائے خواہ قربانی ہو یا کچھ اور اس میں لکڑی وغیرہ کسی چیز کا دستہ ہونا ضروری نہیں۔ (امجدیہ صفحہ ۲۹۴)

سوال: مُردے کا عقیقہ ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: مُردہ کا عقیقہ نہیں ہوسکتا کیونکہ عقیقہ دم شکر ہے اور یہ شکرانہ زندہ ہی کیلئے ہوسکتا ہے۔ (امجدیہ جلد ۳/ صفحہ ۳۳)

سوال: قربانی اور عقیقہ کا گوشت غیر مسلم کو کھلانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: فقیر نے اگر قربانی کی ہو تو اس کا گوشت غیر مسلموں کو دینا جائز نہیں۔ اور مالدار نے کی ہو تو دینا مستحب کے خلاف ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۸/ صفحہ ۴۶۷/ فتاویٰ بحر العلوم جلد ۲/ صفحہ ۱۶۴)

سوال: گائے یا بکری کے پیٹ سے بچہ نکلا تو قربانی ہوگی یا نہیں؟

جواب: گائے یا بکری کے پیٹ سے بچہ نکلا اگر وہ زندہ ہے تو اُسے بھی ذبح کر دیا جائے اور وہ حلال ہے اور اگر مردہ بچہ نکلا تو اُسے پھینک دیں کہ مردار ہے اور مردار حرام ہوتا ہے لیکن اِس مرے ہوئے بچے کی وجہ سے قربانی میں کوئی فرق نہیں آئے گا اور نہ ہی گوشت میں کسی قسم کی کوئی کراہت ہوگی۔ (بہار شریعت صفحہ ۳۲۰)

سوال: کیا رات کے وقت قربانی ہوسکتی ہے؟

جواب: رات کے وقت قربانی کرنا مکروہ تنزیہی ہے کہ ذبح کرتے وقت غلطی کا امکان ہے لیکن اگر روشنی کا خاص انتظام ہو تو مکروہ نہیں ہے۔

(عامہ کتب)

سوال: گونگے مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے یا نہیں؟

جواب: گونگے مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے۔

(بہار شریعت حصہ ۱۵/ صفحہ ۹۸)

سوال: زید نے بندوق سے بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر شکار مارا، اور پھر بعد گرنے شکار کے اس کے ذبح کرنے کی کوشش کی لیکن اس کے پہنچنے تک شکار مر گیا۔ اس کا کھانا حلال ہے یا نہیں؟

جواب: حلال نہیں کہ بندوق کا حکم تیر کے مثل نہیں۔ یہاں آلہ وہ چاہئے کہ اپنے دھار سے قتل کرے اور گولی چھرّہ میں دھار نہیں ہوتی۔ بندوق کاٹ نہیں کرتی بلکہ توڑتی ہے۔ ردالمحتار میں ہے: لا یخفی ان الجرح بالرصاص انما هو بالاخراق والقتل بواسطه اند فاعه العنيف او ليس له حر فلا يحل و به افتى ابن نجم (فتاویٰ ملک العلماء صفحہ ۲۷۲)

سوال: حضرت ابراھیم علیہ السلام نے جس مینڈھے کی قربانی کی اس کا گوشت کس نے کھایا؟

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس جنتی مینڈھے کی قربانی کی تھی اس کو

پرندوں اور درندوں نے کھالیا تھا اس لئے کہ آگ اس پر اثر نہیں کرتی جو جنت سے ہو۔

(تفسیر صاوی جلد۳ رصفحہ ۳۲۲ رفتاویٰ بریلی شریف صفحہ ۳۰۱)

جلالین شریف میں ہے کہ یہ وہی مینڈھا تھا جسے حضرت ہابیل نے راہ خدا میں قربان کیا تھا اور وہ قبول ہوکر جنت میں پل رہا تھا اس مینڈھے کے گوشت کو پرندوں نے کھالیا تھا کیوں کی جنتی ہونے کے باعث اس پر آگ اثر نہیں کرتی تھی اور اس کے دونوں سینگ سر سمیت کعبہ شریف پر لٹکا دئے تھے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے دور حکومت میں جب بیت اللہ شریف میں آگ لگی تھی اس وقت تک سر اور سینگ لٹکے ہوئے تھے۔ (تفسیر جلالین صفحہ ۳۷۷ رحاشیہ نمبر ۲۱)

سوال: قربانی کا گوشت کب سے کب تک کھا سکتے ہیں؟

جواب: قربانی کا گوشت کب تک کھا سکتے ہیں اس میں وقت کا کوئی قید نہیں۔ لہذا: جب تک وہ کھانے کے قابل ہے اُسے کھا سکتے ہیں اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔

جیسا کہ علامہ ابوالحسن احمد قدوری قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ **ویا کل من لحم الاضحیه و یطعم الاغنیاء والفقراء ویدخر ویستحب له ان لا ینقص الصدقه من الثلث** اور کھاؤ قربانی کا گوشت اور مالداروں اور فقیروں کو کھلاؤ اور مستحب ہے کہ تہائی سے کم صدقہ نہ کریں۔ (ایضاح الشکور فی حل شرح المختصر القدوری جلد دوم کتاب الاضحیہ صفحہ ۲۵۷ رمکتبہ قاسم پبلیکیشنز اُردو بازار، کراچی، پاکستان)

اور حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ تین دن سے زائد اپنے گھر والوں کے کھانے کے لئے رکھ لینا بھی جائز ہے اور بعض حدیثوں میں جو اس کی ممانعت آئی ہے وہ منسوخ ہے۔

(بہار شریعت جلد سوم حصہ ۱۵ رقربانی کے جانور کا بیان صفحہ ۳۴۵)

سوال: نابالغ بچوں کے نام سے قربانی کرنا کیسا ہے؟

جواب: والد پر اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا مستحب ہے کہ اگر کرے گا تو ثواب پائے گا، لیکن کرنا واجب نہیں کہ اگر نہ کرے تو گنہگار رہو۔

جیسا کہ فقیہ النفس امام قاضی خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: **وفی الولد الصغیر عن ابی حنیفة رحمة الله تعالیٰ روایتان فی ظاهر الروایة یستحب ولا یجب بخلاف صدقة الفطر وروی الحسن عن ابی حنیفة رحمة الله تعالیٰ ان یجب این یضحی عن ولده الصغیرة وولد ولده الذی لااب له والفتوی علی ظاهر الروایة**

(الفتاویٰ الھندیہ جلد۵ صفحہ ۳۸۳ مطبوعہ: زکریا دیوبند)

ترجمہ: نابالغ بچے پر قربانی واجب ہونے کے بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے دو روایتیں ہیں: ظاہر الروایہ میں ہے کہ والد پر بچے کی قربانی مستحب ہے واجب نہیں بخلاف صدقہ فطر، اور امام حسن نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ والد پر اپنے چھوٹے بچے اور اپنے پوتے جس کا والد نہ ہو، اس کی طرف سے قربانی واجب ہے اور فتویٰ ظاہر الروایہ ہی پر ہے "یعنی نابالغ پر واجب نہیں"

(فتاویٰ خانیہ، کتاب الاضحیۃ، جلد۳ / صفحہ ۳۴۵ / مطبوعہ: کوئٹہ)

علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ الرحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: اولاد صغار کی طرف سے قربانی اپنے مال سے کرنا واجب نہیں ہاں مستحب ہے اور قربانی جس پر واجب ہے اس پر ایک ہی واجب ہے زیادہ نفل ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد۲۰ / صفحہ ۴۵۴ / مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

(ماخوذ فتاویٰ قربانی، صفحہ ۲۰ / مجلس افتاء دعوت اسلامی)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حظر واباحت کا بیان

سوال: ۳/۱۳/۲۳/ یا ۸/۱۸/۲۸/ تاریخوں کو منحوس سمجھنا کیسا ہے؟

جواب: یہ باتیں جہالت اور شریعت کے خلاف ہیں۔اور یہ گناہ کی باتیں ہیں۔ایسی باتوں سے توبہ کرنی چاہیئے۔ (جنتی زیور صفحہ ۱۲۷/ غلط فہمیاں اور انکی اصلاح)

سوال: فٹبال، کرکٹ میچ، کبڈی وغیرہ کھیلنا کیسا ہے؟

جواب: فٹبال، کرکٹ میچ، کبڈی وغیرہ کھیلنا جائز نہیں۔(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰/ صفحہ ۴۰)
لیکن صرف ورزش کے لئے مذکورہ کھیل جائز ہے بشرط کہ نمازیں ترک نہ ہوں اور گھٹنے کھلنے نہ پائیں۔(مسائل القرآن صفحہ نمبر 243)

سوال: شطرنج اور تاش کھیلنا کیسا ہے؟

جواب: دونوں ناجائز ہیں، اور تاش کھیلنا زیادہ گناہ وحرام کہ اس میں تصاویر بھی ہیں۔
(احکام شریعت صفحہ ۲۳۳)

سوال: چھپکلی مارنا کیسا ہے؟

جواب: جو حکم گرگٹ کو مارنے کا ہے وہی حکم چھپکلی کو مارنے کا ہے۔جس نے چھپکلی کو پہلی ضرب میں ماردیا اسکے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، اور جس نے دوسری ضرب میں مارا اس کے لئے اس سے کم نیکیاں لکھی جائیں گی، اور تیسری ضرب میں اس سے کم۔(نزہۃ القاری جلد ۴/ صفحہ ۴۵۶)

سوال: اسلام میں نس بندی کرانا کیسا ہے؟

جواب: اسلام میں نس بندی کرانا حرام ہے۔نس بندی کا مطلب یہ ہے کہ کسی عمل یعنی آپریشن وغیرہ کے ذریعے مرد یا عورت میں قوت تولید یعنی بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت ہمیشہ کے لئے ختم کر دینا۔مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کسی عمل سے ہمیشہ کے لئے قوت تولید کو ختم کر دینا کسی طرح جائز نہیں۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد۲ صفحہ ۵۸۰)

سوال: مزارات کو سجدہ یا اسکے سامنے زمین چومنا کیسا ہے؟

جواب: مزارات کو سجدہ یا اسکے سامنے زمین چومنا حرام ہے اور حد رکوع تک جھکنا منع ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲ رصفحہ ۴۷)

سوال: غازی میاں کا بیاہ منانا کیسا ہے؟

جواب: غازی میاں کا بیاہ کوئی چیز نہیں محض جاہلانہ رسم ہے۔نہ انکے نشان کی کوئی اصل ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۹)

سوال: عورت نوکری کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: پانچ شرطوں کے ساتھ اجازت ہے۔(۱) کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر ہ کا کوئی حصہ چمکے۔(۲) کپڑے تنگ اور چست نہ ہوں جو بدن کی ہیٔات ظاہر کریں۔(۳) بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہوتا ہو۔(۴) کسی نامحرم کے ساتھ خفیف دیر کیلئے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو۔(۵) اسکے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی فتنے کا گمان نہ ہو۔

یہ پانچوں شرطیں اگر جمع ہیں تو کوئی حرج نہیں اور ان میں سے ایک بھی کم ہے تو ملازمت حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۸)

سوال: کس طرح کی انگوٹھی مردوں کو پہننا جائز ہے؟

جواب: چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن کی مرد کو پہننا جائز ہے۔ (احکام شریعت جلد اول صفحہ ۳۰)

سوال: چھینک کیا ہے اور یہ کیوں آتی ہے اور اس پر الحمد للہ کیوں پڑھا جاتا ہے؟

جواب: انسان ہو کہ جانور چھوٹا ہو کہ بڑا سبھی کے دل میں خون گردش کرتا ہے اور صاف ہو کر دل سے تمام رگوں میں پہنچتا ہے۔ جب خون میں کوئی کاربن یعنی کہ کچرا آ جاتا ہے تو دل میں خون پہنچنے میں رکاوٹ آ جاتی ہے جس کی وجہ سے چلنے پھرنے کیلئے دل کی دھڑکن میں بھی رکاوٹ آ جاتی ہے اور پھر چھینک آنے پر جھٹکے کے ساتھ خون واپس چل دیتا ہے۔ کاربن دور ہو جاتی ہے اور پھر سے ایک لمحے کے بعد دل کی دھڑکن شروع ہو جاتی ہے۔ اگر چھینک نہ آئے تو آدمی کے دل کی دھڑکن رُک جائے اور انسان کی موت واقع ہو جائے۔ یہ چھینک آنا، دھڑکن لمحہ بھر کو روک کر واپس شروع ہونا قدرت کے ہاتھ کی بات ہے۔ انسان کے بس کی بات نہیں۔ اسلئے چھینک آنے پر اللہ تعالیٰ کا یہ لفظ بول کر شکریہ واحسان ادا کیا جاتا ہے۔

سوال: جنت کو جنت اور جہنم کو جہنم کیوں کہتے ہیں؟

جواب: جنت کے معنی ہوتے ہیں چھپا ہوا باغ چونکہ وہ باغ اس کی بہاریں اسکے محلات دنیا والوں کی نگاہوں سے چھپے ہوئے ہیں اس لئے اُسے جنت کہتے ہیں۔

اور جہنم کا لفظ یہ عجمی (غیر عربی) ہے۔ اصل میں جہنم کا لفظ چاہ نم تھا یعنی گہرا کنواں۔ چونکہ وہ نہایت ہی گہرا مقام ہے اور گویا آگ کا کنواں ہے اس لئے اس کو جہنم کہا گیا۔

سوال: تابوتِ سکینہ کیا ہے؟ سنا ہے اس میں انبیاء کرام کی تصویریں تھیں۔ تصویر تو اسلام میں حرام ہے پھر یہ حرام چیز کیسے؟

جواب: تفسیر جلالین، تفسیر مدارک، تفسیر خازن، روح البیان وغیرہ میں ہے کہ یہ ایک خوبصورت صندوق تھی جو شمشاد کی لکڑی سے بنی ہوئی تھی جس کی لمبائی چوڑائی دو ہاتھ تھی، اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام پر ابتدا میں نازل فرمایا تھا۔ اس صندوق میں تمام انبیاء کرام کی تصویریں تھیں اور ان کے مکانات وغیرہ بھی تھے۔ امام الانبیاء حضور ﷺ کی بھی تصویر مبارک ایک سرخ یا قوت میں نقش تھی۔ آپ ﷺ حالت نماز میں تھے اور آپ کے اردگرد صحابہ کرام باادب کھڑے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے ان تمام تصویروں کو دیکھا۔ خیال رہے کہ صندوق میں جو تصویریں تھیں وہ کسی انسان کی بنائی ہوئی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے دست قدرت سے بنا یا تھا۔ انسان کی یا کسی جاندار کی تصویر کسی مخلوق کو بنانا حرام ہے۔ البتہ خدائے تعالیٰ کیلئے جائز کیوں کہ اللہ تعالیٰ خالق و مالک ہے اور اس کا نام مصور بھی ہے۔ وہ جو چاہے سو کرے مگر مخلوق کو اسکے احکام کی خلاف ورزی کرنے کا حق نہیں۔

(تفسیر جلالین، تفسیر مدارک)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: بعض جاہل پیراور پیر پرست کہتے ہیں کہ سجدہ تعظیمی جائز ہے اور قرآن سے ثابت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کوفرشتوں نے سجدہ تعظیمی کیا

جواب: فرشتوں کا یہ سجدہ حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت کا حکم نہ تھا کیونکہ شرعی حکم نبی کے ذریعہ انسان یا جنات پر جاری ہوتا ہے۔فرشتوں پر حکم شرعی جاری نہیں ہوگا۔یہاں یہ حکم خصوصی طور پر صرف فرشتوں کو ہی دیا گیا۔

لہذا: یہ شریعت آدم کا حکم نہ تھا۔نیز یہ سجدہ صرف ایک ہی بار حضرت آدم علیہ السلام کو ہوا۔ ہمیشہ سجدہ کرنے کا حکم نہ تھا۔حضرت یعقوب علیہ السلام کے دین میں بھی۔سجدہ تعظیمی کا جائز ہونا قرآن سے ثابت نہیں ہوتا۔یعقوب علیہ السلام کا یوسف علیہ السلام کوسجدہ کرنا نہ تعظیمی تھا نہ حکم شرعی۔اگر تعظیمی ہوتا تو حضرت یوسف علیہ السلام والد کوسجدہ کرتے کیونکہ حضرت یعقوب علیہ اسلام آپکے والد ہیں اور تعظیم والدین کی کیجاتی ہے نہ کہ ولد کی۔معلوم ہوا کہ یہ صرف خواب کی تعبیر پوری کرنے کے لئے تھا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فرزند کے ذبح کیلئے۔تیار ہوجانا خواب کی تعبیر کیلئے تھا۔اسی طرح ان کا اپنے بیوی بچوں کو جنگل بیابان میں چھوڑ آنا۔ یہ تمام چیزیں دین ابراہیم کے شرعی احکام نہ تھے۔غرضیکہ تعظیم سجدے کا گزشتہ پیغمبروں میں جائز ہونا اور ہمارے یہاں حرام ہونا دونوں حدیث سے ثابت ہیں۔شریعت محمدی میں سجدہ تعظیمی حرام،حرام،حرام ہے۔

سوال: حدیث اورسنت میں کیا فرق ہے؟

جواب: حدیث اور سنت میں یہ فرق ہے کہ حدیث تو حضور ﷺ کا ہر وہ قول یا فعل شریف ہے جو روایت میں آجائے خواہ ہمارے لئے وہ قابل عمل ہو یا نہ ہو

لیکن سنت حضور ﷺ کا ہر وہ قول یا عمل شریف ہے جو ہمارے لئے بھی لائق عمل ہو۔

حضور ﷺ کا بیک وقت نو یا گیارہ بیبیاں اپنے نکاح میں رکھنا یا اونٹ پر سوار ہو کر طواف کعبہ فرمانا یا اپنی نواسی حضرت امامہ کو اپنے کندھے پر بیٹھا کر نماز ادا فرمانا حدیث سے ثابت ہے مگر سنت نہیں، ہم اس پر عمل ہرگز نہیں کر سکتے۔ اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا علیکم بسنتی میری سنت کو لازم پکڑو، یہ نہ فرمایا علیکم بحدثی میری حدیث کو لازم پکڑو۔

لہذا: دنیا میں اہلحدیث کوئی نہیں ہو سکتا اور ہم بفضلہٖ تعالیٰ اہل سنت ہیں کیونکہ اہل حدیث کا معنیٰ یہ حدیث پر عمل کرنے والا ناممکن ہے۔ مگر اہل سنت کے معنیٰ ہیں ہر سنت پر عمل کرنے والا یہ ممکن ہے۔

سوال: گیارہویں شریف کی فاتحہ میں رباعی شریف پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ رباعی یہ ہے۔

سید و سلطان فقیر و خواجہ مخدوم و غریب
بادشاہ وشیخ ودرویش وولی مولانا

اور اگر یہ رباعی پڑھنا جائز ہے تو مکمل طریقہ فاتحہ گیارہویں شریف کا براہ مہربانی تحریر فرمادیجئے۔

جواب: احکام شریعت میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ رباعی نہ پڑھی جائے۔ اس میں بعض الفاظ خلاف شان اقدس ہیں۔ فاتحہ ایصال ثواب کا نام ہے۔ جو کچھ قرآن مجید و درود شریف سے ہو سکے پڑھ کر ثواب نذر کرے اور ہمارے خاندان کا معمول یہ ہے کہ سات بار درود غوثیہ پھر ایک بار الحمد شریف و آیۃ الکرسی پھر سات بار سورہ اخلاص پھر تین بار درود غوثیہ۔

(احکام شریعت حصہ ۳ رصفحہ ۲۳۰)

سوال: جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہوتا ہے۔ تو کیا جو کسی کا مرید نہیں اس کا حشر شیطان کے ساتھ ہوگا؟

جواب: سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص راہ سلوک میں قدم رکھے اور اس کا کوئی پیر نہ ہو تو شیطان اس کو لے جا کر گرا سکتا ہے یہ مطلب نہیں کہ جس کا کوئی پیر نہ ہو اس کا حشر شیطان کے ساتھ ہوگا۔

(فتاویٰ شارح بخاری، کتاب العقائد کہ جلد ۲ رصفحہ ۲۴۳)

سوال: پندرہ اگست اور ۲۶ رجنوری منانا کیسا ہے؟

جواب: ۱۵ اگست جائز طریقے سے منانے میں کوئی حرج نہیں کہ اس کا مطلب ہوتا ہے انگریزوں سے آزادی ملنے کی خوشی، فی نفسہ اس میں شرعاً کوئی خرابی نہیں۔ رہ گیا ۲۶ رجنوری یہ منانا جائز نہیں یہ دن اس یادگار میں منایا جاتا ہے کہ کانگریس نے اپنا دستور بنا کر اسی تاریخ سے نافذ کیا ہے اس لئے اس دن کے منانے کا مطلب یہ ہے کہ کانگریس کے اس دستور کو ہم شرعی طور پر صحیح مانتے ہیں حالانکہ وہ شرعی طور پر صحیح نہیں۔ ہاں اگر ۲۶ رجنوری اس نیت سے منائی جائے کہ اس دن مسلمانوں کو اپنے بعض معاملات جیسے نکاح، طلاق، میراث وغیرہ میں احکام شرعیہ کے نفاذ کی اجازت ملی تو اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس میں خلاف شرع کوئی کام نہ ہو۔

(فتاویٰ فقیہ ملت صفحہ ۲۸۸ جلد ۲)

سوال: اکثر بال بڑھانے والے لوگ حضرت گیسو دراز کو دلیل لاتے ہیں؟

جواب: یہ جہالت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے بکثرت احادیث صحیحہ میں ان

مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں سے مشابہت پیدا کرتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت اور تشبہ کیلئے ہر بات میں پوری وضع بنانا ضروری نہیں ایک ہی بات میں مشابہت کافی ہے۔

اور حضور اقدس ﷺ نے ایک عورت کو ملاحظہ فرمایا کہ مردوں کی طرح کندھے پر کمان لٹکائے جارہی ہے اس پر بھی یہی فرمایا کہ ان عورتوں پر لعنت جو مردوں سے تشبہ کریں۔ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کو مردانہ جوتا پہنے دیکھا کہ اس پر بھی یہی حدیث روایت فرمائی کہ مردوں سے تشبیہ کرنے والیاں ملعون ہیں۔ جب صرف جوتے یا کمان لٹکانے میں مشابہت موجب لعنت ہے تو عورتوں کے سے بال بڑھانا اس سے سخت تر موجب لعنت ہوگا کہ وہ ایک خارجی چیز ہیں۔اور یہ خاص جزو بدن تو شانوں سے نیچے گیسو رکھنا بحکم احادیث صحیحہ ضرور موجب لعنت ہے اور چوٹی گندھوانا اور زیادہ، اور اس میں شگاف ڈالنا اور اس سے سخت تر۔

حضرت سیدی محمد گیسو دراز قدس سرہ نے تشبہ نہ کیا تھا ایک گیسو محفوظ رکھا تھا اور اس کے لئے ایک وجہ خاص یہ تھی کہ اکابر علماء واجلہ سادات سے تھے جوانی کی عمر میں سادات کی طرح شانوں تک دو گیسو رکھتے تھے کہ اس قدر شرعاً جائز بلکہ سنت سے ثابت ہے۔ایک بار سرراہ بیٹھے تھے حضرت نصیرالدین محمود چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سواری نکلی انھوں نے اٹھ کر زانوئے مبارک پر بوسہ دیا حضرت خواجہ نے فرمایا سید فروتر ک سید اور نیچے بوسہ دو انھوں نے پائے مبارک پر بوسہ کیا فرمایا سید فروترک انھوں نے گھوڑے کے سم پر بوسہ دیا، ایک گیسو کہ رکاب مبارک میں اُلجھ گیا تھا وہیں اُلجھا رہا اور رکاب سے سم تک بڑھ گیا حضرت نے فرمایا سید فروترک انھوں نے ہٹ کر زمین پر بوسہ دیا گیسو رکاب مبارک سے جدا کر کے حضرت تشریف لے گئے لوگوں کو تعجب ہوا کہ ایسے جلیل سید اتنے بڑے عالم نے زانو پر بوسہ دیا اور حضرت راضی نہ

ہوئے اور نیچے بوسہ دینے کو حکم فرمایا انھوں نے پائے مبارک کو بوسہ دیا اور نیچے کو حکم فرمایا گھوڑے کے سم پر بوسہ دیا اور نیچے کو حکم فرمایا یہاں تک کہ زمین پر بوسہ دیا۔

یہ اعتراض حضرت سید گیسودراز نے سنا فریایا لوگ نہیں جانتے کہ میرے شیخ نے ان چار بوسوں میں کیا کیا عطا فرما دیا۔ جب میں نے زانوئے مبارک پر بوسہ دیا عالم ناسوت منکشف ہو گیا، جب پائے اقدس پر بوسہ دیا عالم ملکوت منکشف ہوا، جب گھوڑے کے سم پر بوسہ دیا عالم جبروت منکشف تھا، جب زمین پر بوسہ دیا لاہوت کا انکشاف ہو گیا، اس ایک گیسو کو کہ اسی جلیل نعمت کا یادگار رکھا اور اسے ایسی تجلی رحمت نے بڑھایا تھا نہ ترشوایا اسے تشبہ سے کیا، علاقہ عورتوں کا ایک گیسو بڑا نہیں ہوتا۔ نہ اتنا دراز، اور اسکے محفوظ رکھنے میں یہ راز اس کی سند ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فعل ہے۔ جب حضور اقدس ﷺ نے طائف شریف فتح فرمایا اذان ہوئی بچوں نے اس کی نقل کی ان میں ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے ان کی آواز بہت اچھی تھی حضور ﷺ نے آپ کو بلایا اور سر پر دست مبارک رکھا اور ان کو مؤذن مقرر فرمایا۔

ماں نے برکت کیلئے پیشانی کے ان بالوں کو جن پر دست اقدس رکھا گیا تھا محفوظ رکھا جس وقت بال کھولے جاتے تو زمین پر آجاتے تھے۔ اسے بھی تشبیہ سے کچھ علاقہ نہیں۔ عورتیں فقط پیشانی کے بال نہیں بڑھاتیں۔ اور ان کا محفوظ رکھنا اس برکت کیلئے تھا۔ (الملفوظ حصہ دوم صفحہ ۹۰/۹۶)

سوال: حافظ کتنوں کی شفاعت کرے گا؟ سنا گیا ہے کہ اپنے اعزہ سے دس شخصوں کی۔

جواب: ہاں اور اسکے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس سے مشرق سے مغرب تک روشن ہو جائے اور شہید پچاس شخصوں کی حاجی ستر کی اور علماء بے گنتی لوگوں کی شفاعت کریں گے، حتی کہ علماء کے ساتھ جن لوگوں کو کچھ بھی

تعلق ہوگا ان کی شفاعت کریں گے۔کوئی کہے گا میں نے وضو کیلئے پانی دیا تھا کوئی کہے گا میں نے فلاں کام کر دیا تھا لوگوں کا حساب ہوتا جائیگا اور وہ جنت کو بھیجے جائیں گے علماء کا حساب کب کا ہو چکا ہوگا اور وہ روکے جائیں گے، عرض کریں گے الٰہی لوگ جارہے ہیں، ہم کیوں روکے گئے ہیں فرمایا جائے گا، تم آج میرے نزدیک فرشتوں کے مانند ہو۔شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت سے لوگ بخشے جائیں، ہر سُنّی عالم سے فرمایا جائے گا اپنے شاگردوں کی شفاعت کر اگر چہ آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں۔ (الملفوظ حصہ اوّل صفحہ۳۳)

سوال: کیا ماں سے دودھ بخشوانا ضروری ہے؟

جواب: ماں سے دودھ بخشوانا نہ ضروری اور نہ اس کی کوئی حاجت بلکہ یہ ایک جاہلانہ خیال ہے کیونکہ اپنے بچوں کو دودھ پلانا ماؤں کا حق ہے تو انہیں دودھ پلا کر اپنا حق ادا کرتی ہے نہ کہ بچوں پر قرض کا بوجھ ڈالتی ہیں۔

البتہ: بچے پر یہ ان کا احسان ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کا مرتبہ اونچا کر دیا ہے اور اولاد کو بھی حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔

(ماہنامہ کنزالایمان دہلی صفحہ ۱۱ر شمارہ مئی ۲۰۱۰)

سوال: ماہواری کے دنوں میں بیوی سے ہم بستری کرنا کیسا ہے؟

جواب: ماہواری کے دنوں میں بیوی سے ہم بستری کرنا، ناجائز وحرام ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ جلد ۱ر صفحہ ۳۹)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: بہت سے لوگ گائے، بکری یا مرغی اس شرط پر دوسروں کو دیتے ہیں کہ تم اس کی پرورش کرو بچے اور انڈے جس قدر ہونگے وہ ہم لوگ آپس میں بانٹ لیں گے۔اس طرح کا معاملہ کرنا جائز ہے یا،نہیں؟

جواب: اس طرح کا معاملہ کرنا جائز نہیں اس صورت میں بچّے اور انڈے اُسی کے ہیں جس کی گائے، بکری یا مرغی ہے، دوسرے کو اسکے کام کی مناسب مزدوری ملے گی۔ (فتاویٰ ہندیہ جلد۴ رصفحہ ۱۴۰)

سوال: امانت کا روپیہ کسی کو قرض دینا جائز ہے یا،نہیں؟

جواب: امانت کا روپیہ کسی کو قرض دینا جائز نہیں۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد۲ رصفحہ ۴۲۸)

سوال: عورت حلال جانور کو ذبح کرسکتی ہے یا،نہیں؟

جواب: ذبیحہ میں عورت کا وہی حکم ہے جو مرد کا ہے۔لہذا: عورت ذبح کر سکتی ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۵ رصفحہ ۹۸)

سوال: علماء کرام کو بُرا بھلا کہنا کیسا ہے؟

جواب: علماء کی توہین کرنے والا منافق ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد۶ رصفحہ ۲۶)

سوال: خرگوش جو بلّی کی طرح ایک تیز رفتار جانور ہوتا ہے اس کا گوشت کھانا حرام ہے یا حلال؟

جواب: خرگوش جانور کا گوشت کھانا حلال ہے۔(فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم صفحہ ۴۲۹)

سوال: ننگے سر قرآن مجید کی تلاوت کرنا کیسا ہے؟

جواب: ننگے سر قرآن شریف پڑھنا یا سننا ہر حال میں ممنوع ہے، اور اگر **معاذ اللہ** استخفاف کی نیت سے ہو تو کفر ہے۔

(فتاویٰ شریفیہ جلد اوّل صفحہ ۶۳۴)

سوال: بکرا یا مرغی بسم اللہ، اللہ اکبر کہتے ذبح کیا اور چھری تیز ہونے کے سبب سر جدا ہو جائے تو اس کا کھانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: کھانا جائز ہے۔ (فتاویٰ افریقہ صفحہ ۱۱۰)

سوال: عورتوں کو مانگ میں سندور لگانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: سندور یا اس کی مثل دوسرا کوئی رنگ عورتوں کو مانگ میں لگانا حرام ہے۔

(فتاویٰ امجدیہ جلد ۴ صفحہ ۶۰)

سوال: عورتوں سے مصافحہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: اپنے محرمات "ماں، دادی، نانی، ساس، بیٹی، وغیرہ" سے مصافحہ کرنے کی رخصت ہے۔ غیر محرم سے مصافحہ کرنا، ناجائز ہے۔

(فتاویٰ یوروپ صفحہ ۵۳۲)

سوال: مصنوعی قبر کی زیارت کرنا کیسا ہے؟

جواب: مصنوعی قبر کی زیارت حرام ہے۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم صفحہ ۵۴۳)

سوال: کانچ کی چوڑی پہننا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز بلکہ شوہر یا ماں باپ کا حکم ہو تو واجب ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد۹ر صفحہ۱۹۶)

سوال: سوکھائی ہوئی مچھلی یا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: خشک گوشت یا مچھلی کا کھانا جائز ہے۔(فتاویٰ امجدیہ جلد۳ر صفحہ۲۹۸)

سوال: مسجد میں بلا کنکشن ''چوری'' سے بجلی جلانا کیسا ہے؟

جواب: مسجد میں بلا کنکشن چوری سے بجلی جلانا منع ہے۔

(فتاویٰ فقیہ ملّت جلد۱ر صفحہ۱۹۲)

سوال: بلاؤز مسلمان عورتوں کو پہننا کیسا ہے؟

جواب: بلاؤز مسلمان عورتوں کو پہننا حرام ہے کیونکہ اس میں پیٹ اور پیٹھ بھی کھلی رہتی ہے جو شوہر کے علاوہ کسی کے سامنے کھولنا حرام ہے۔

(فتاویٰ بحرالعلوم جلد۴ر صفحہ۱۸۶)

سوال: چمڑا کھانا کیسا ہے؟

جواب: مذبوح حلال جانور کی کھال بیشک حلال ہے شرعاً اس کا کھانا ممنوع نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد۸ر صفحہ۳۲۴)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: اگر کسی نے اپنے گھر کو گوبر اور مٹی سے لیپا تو یہ لیپنا کیسا ہے؟

جواب: مٹّی کے ساتھ گوبر ملا کر لیپنا جائز نہیں کہ وہ نجاست غلیظہ ہے اور اس سے تیمّم کرنا بھی جائز نہیں کہ تیمّم کے لئے مٹّی کا پاک ہونا ضروری ہے۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد ۱ صفحہ ۱۷۱)

سوال: مزاراتِ اولیاء پر عورتوں کا جانا کیسا ہے؟ اور اگر کوئی عورت صحیح معنوں میں آسیب زدہ ہو تو کیا وہ جا سکتی ہے؟

جواب: سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ غنیّۃ میں ہے یہ نہ پوچھ کہ عورتوں کا مزار پر جانا جائز ہے یا نہیں۔ بلکہ یہ پوچھ کہ اس پر کس قدر لعنت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور کس قدر صاحب قبر کی جانب سے جس وقت وہ گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے اور جب تک واپس نہ آتی ہے فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں۔ سوائے روضۂ رسول کے کسی مزار پہ جانے کی اجازت نہیں۔

وہاں کی حاضری البتہ سنت جلیلہ عظیمہ قریب بواجبات ہے اور قرآن کریم نے اسے مغفرت کا ذریعہ بنایا۔ الملفوظ صفحہ ۲۴۰ فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ لعن اللہ زوارات القبور قبروں کی زیارت کو جانے والی عورتوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

مذکورہ بالا عبارت سے واضح ہو گیا کہ عورتوں کا مزاراتِ اولیاء پر جانا، نا جائز و حرام ہے لیکن اگر کوئی عورت صحیح معنوں میں آسیبی ہے اور مزارات اولیاء پر جانے سے شفاء مل رہا ہے جیسے کچھو چھہ شریف یا دیگر مزارات اولیاء سے لوگوں کو فائدہ پہونچتا ہے تو شرعاً اجازت ہے کیونکہ یہ مجبوری ہے جیسے غیر محرم کو ستر دکھانا حرام ہے مگر بغرض علاج ڈاکٹر کو دکھانے کی اجازت ہے۔ اور اس کا ثبوت قرآن کریم سے ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

انما حرم علیکم المیتة والدم ولحم الخنز وَمَا اُھل به لغیر الله فمن اضطر غیر باغ ولا عادفلا اثم علیه ان الله غفور حیم اس نے یہی تم پر حرام کئے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا تو جو ناچار ہو نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔(کنزالایمان سورہ بقرہ آیت نمبر۱۷۳)

یعنی اللہ تعالیٰ نے مردار اور خون اور سور کا گوشت حرام فرمایا مگر ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ جو کوئی ناچار ہو یعنی مجبور تو کھا سکتا ہے اس مقدار میں کی اس کی جان بچ جائے، یعنی ضرورت سے زیادہ نہ کھائے، اور نہ بغیر ضرورت یعنی خواہش سے کھائے۔

یونہی وہ قوانین جو صحیح معنوں میں آسیب زدہ ہیں اور ان کا علاج کسی اور طریقے سے نہیں ہو پا رہا ہے تو وہ اتنے دن کے لئے مزارات اولیاء پر جا سکتی ہے کہ انکی پریشانی دور ہو جائے مگر اس میں بھی شرطیں ہیں۔ جو مندرجہ ذیل میں ہے۔(۱) شوہر یا کسی محرم کے ساتھ ہوں (۲) بہتر عمدہ لباس میں نہ ہوں جس سے غیروں کا دل اُن کی طرف مائل ہو (۳) بغیر زینت کے ہوں نہ کہ سنگار وغیرہ کر کے جانا جیسے کہ اکثر عورتیں کر کے جاتی ہیں (۴) مرد وعورت کا خلط ملط نہ ہو (۵) پردے کا مکمل انتظام ہو۔

ان شرطوں کے ساتھ اگر کوئی عورت جاتی ہے تو بوجہ مجبوری رخصت یعنی اجازت ہے مگر یاد رہے کہ وہاں جا کر اپنی مرضی سے حاضری نہ لگائے یعنی مکر کر کے چلائے شور وغل کرے جیسا کہ مشاہدہ ہے کہ اکثر عورتیں مکر کرتی ہیں اور جھوٹ بول کر بھائی رشتہ دار کو بدنام کرتی ہیں۔ ہاں اگر شیطان اوپر حاضر ہو کر کچھ چلائے تو کوئی بات نہیں مگر اس وقت بھی پردے کا مکمل خیال رکھا جائے۔

اور کچھ نہ ہوا ہو یونہی حاضری لگانا عورتوں کو قطعاً جائز نہیں جیسا کہ اکثر

عورتیں ہر جمعرات کو مزارات اولیاء پر حاضری لگاتی رہتی ہے وہ بھی عمدہ عمدہ لباس پہن کر مکمل سنگار کر کے یہ شرعاً جائز نہیں جیسا کہ مذکورہ بالا عبارت سے ظاہر ہے۔

سوال: کیا پیر کیلئے سیّد ہونا ضروری ہے؟

جواب: پیر کے لئے سیّد ہونا ضروری نہیں ہے، ضروری چیز ورع وتقویٰ ہے قرآن کریم میں ہے ان اکرمکم عند الله اتقکم (الحجرات ۱۳۱)

تم میں اللہ کے حضور شرافت وعزت والے تقویٰ و پرہیز گاری والے ہیں حضرت سیدنا غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ خود نجیب الطرفین حسنی حسینی سیّد ہیں۔ لیکن آپ کے پیر ومرشد شیخ ابوسعید مخزومی اوران کے شیخ ابوالحسن ہکاری اور اُنکے مرشد شیخ ابوالفرح طرطوسی یوں ہی سلسلہ بسلسلہ شیخ عبدالواحد تمیمی، شیخ ابوبکر شبلی جنید بغدادی شیخ سری سقطی، شیخ معروف کرخی رضی اللہ عنھم میں سے کوئی بھی سیّد وآل رسول نہیں۔

سلطان الھند خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے پیر ومرشد خواجہ عثمان ہارونی بھی سیّد نہیں تھے۔ پھر بھی یہ کہنا کہ پیر کے لئے سیّد ہونا ضروری ہے بہت بڑی حماقت ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ پیر کے لئے سیّد ہونے کی شرط ٹھہرانا تمام سلاسل کو باطل کرنا ہے۔ سلسلہ عالیہ قادریہ میں سیّدنا امام علی رضا اور حضور غوث اعظم کے درمیان جتنے حضرات ہیں سادات کرام سے نہیں اور سلسلہ عالیہ چشتیہ میں تو سیدنا مولا علی کے بعد ہی امام حسن بھری میں جو نہ سیّد ہیں، نہ قریشی، اور نہ عربی اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا خاص آغاز ہی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۹ صفحہ ۱۱۴)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: حفاظت آسیب کیلئے بزرگوں کے نام پر چراغ روشن کرنا کیسا ہے؟

جواب: حفاظت آسیب کیلئے چراغ جلانا منع نہیں ہے، اگرچہ وہ کسی بزرگ کی طرف منسوب کرے جیسے کچھوچھہ کا چراغ سرکار مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور بریلی کا چراغ سرکار اعلیٰ حضرت کی طرف منسوب کرتے ہیں، کیونکہ یہ فضول خرچی نہیں ہے بلکہ ایک قسم کا علاج ہے جیسے علاج کیلئے بدن کو کاٹنا خون نکالنا حالانکہ کسی کے بدن کو کاٹنا اور ایذا دینا حرام ہے مگر بغرض علاج جائز ہے یوں ہی چراغ روشن کرنا اور اس سے آسیب دور کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ علامہ تطہیر صاحب قبلہ تحریر فرماتے ہیں کہ اعمال اور وظائف کی کتابوں میں جو آسیب وغیرہ کے علاج کیلئے چھوٹے چراغ اور بڑا چراغ روشن کرنے کیلئے لکھا ہے وہ الگ چیز ہے وہ کسی بزرگ کے نام سے روشن نہیں کیا جاتا اور اس کا جلانا بلاشبہ درست ہے۔

(غلط فہمیاں اور ان کی اصلاح صفحہ ۱۵۲/۱۵۳)

البتہ: وہ چراغ روشن کرے جو کسی علاج کی غرض سے نہ ہو بلکہ یونہی جلایا جائے جیسے بعض لوگ سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کے نام پر جمعرات یا سوموار گھی کا چراغ روشن کرتے ہیں یہ جائز نہیں کہ یہ فضول خرچی ہے اور نہ ہی اس سے سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کی روح پاک خوش ہوتی ہے۔

حدیث: حضور ارشاد فرماتے ہیں جو ہمارے دین میں کوئی ایسی بات نکالے جس کی اس میں اصل نہ ہو تو وہ مردود ہے۔ (ابن ماجہ)

سوال: بزرگوں کی تصویریں گھروں میں رکھنا کیسا ہے؟

جواب: بزرگوں کی تصویریں گھروں میں رکھنا حرام حرام اشد حرام ہے، دُنیا میں بت پرستی کا آغاز ایسے ہی ہوا کہ اچھے اور نیک لوگوں کی محبت میں اُن کی تصویر

یں بنا کر گھروں اور مسجدوں میں تبرکاً رکھ لیں دھیرے دھیرے وہی معبود ہوگئیں۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے۔ دُنیا میں بُت پرستی کی ابتداء یونہی ہوئی کہ صالحین کی محبت میں ان کی تصویریں بنا کر گھروں اور مسجدوں میں تبرکاً رکھیں اور ان سے لذت عبادت کی تائید سمجھی شدہ،شدہ،وہی معبود ہوگئیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۹ صفحہ ۴۷)

سوال: اپنے اور اپنے بچوں کے گلے میں ٹائی لگانا کیسا ہے؟

جواب: ٹائی لگانا، نا جائز وحرام ہے یہ عیسائیوں کا مذہبی شعار ہے انکے عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے پھانسی دی تھی،عیسائی اس پھانسی کے پھندے کو یادگار کے طور پر اپنے گلے میں آج تک ڈالے ہوئے ہیں مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اس سے دور رہیں اور ایسے اسکولوں میں اپنے بچوں کو نہ پڑھائیں۔ جہاں ٹائی باندھنا بچوں کیلئے لازم ہو یا پھر ٹائی کا قانون وہاں سے کوشش کرکے ختم کرائیں۔

فتاویٰ مصطفویہ میں ہے: ٹائی لگانا اشد حرام ہے وہ شعار کفار بدانجام ہے نہایت یمہ کام ہے وہ کھلا رد فرمان خداوند ذوالجلال والاکرام ہے ٹائی نصاریٰ کے یہاں انکے عقیدہ باطلہ میں یادگار ہے، حضرت سیدنا مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے سولی دیئے جانے اور سارے نصاریٰ کا فدیہ ہوجانے کی **والعباد باللہ** ہر نصرانی یوں ٹائی اپنے گلے میں ڈالے رہتا ہے ہر ٹوپ میں نشان صلیب رکھتا ہے جسے کراس مارک کہتا ہے ٹائی کی طرح یہ کراس مارک بھی رد قرآن ہے۔ **والعیاذ باللہ** کہ قرآن کہتا ہے۔

ما قتلوہ وما صلبوہ یہود نے عیسیٰ مسیح کو قتل کیا نہ سولی دی۔

(فتاویٰ مصطفویہ صفحہ ۵۲۶)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: اسلام میں داڑھی شریف رکھنے کا کیا حکم ہے؟ اور اس کا منڈانا کیسا ہے؟

جواب: اسلام میں داڑھی رکھنا واجب ضروری ہے اور اس کا منڈانا، ناجائز وگناہ ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں **حلق کردن لحیۃ حرام است، و روش افرنج و ہنود وجو القیان کہ ایشاء راقلندریہ پر گویند** داڑھی منڈانا حرام ہے یہ افرنگیوں، ہندوؤں اور انگریزوں کا طریقہ ہے، جو قلندریہ ہی کہلاتے ہیں۔ (اشعۃ اللمعات جلد ۱ رصفحہ ۲۱۲)

امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، یہ داڑھی کم ازکم چار انگل چھوڑنا واجب ہے اور اس سے کم رکھنا جائز نہیں، حرام ہونے میں یہ بھی منڈانے کے مثل ہے اگر چہ منڈانا خبیث تر ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد ۲۲ رصفحہ ۶۸۹)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں وہ تھوڑی کرنے سے سب منڈا دینا سخت وخبیث تر ہے۔ کہ حرام، حرام میں فرق ہوتا ہے۔ بھنگ، چرس، شراب سب حرام ہیں مگر شراب سب میں بدتر ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد ۲۲ رصفحہ ۶۰۶)

سوال: چہرے کے کون سے بال داڑھی میں شمار ہوتے ہیں؟

جواب: داڑھی تین جگہ پر ہوتی ہے (۱) قلموں سے نیچے کنپٹیوں پر (۲) جبڑوں پر (۳) تھوڑی پر، کانوں پر یا گالوں پر اُگنے والے بال داڑھی میں شامل نہیں۔

لہذا: ان کو کاٹنے میں حرج نہیں۔ امام اہلسنت فرماتے ہیں داڑھی قلموں کے نیچے سے کنپٹیوں، جبڑوں، تھوڑی پر جمتی ہے اور عرضاً اس کا بالائی حصہ کانوں اور گالوں کے بیچ ہوتا ہے، جس طرح بعض لوگوں کے کانوں پر رونگٹے ''بال'' ہوتے ہیں وہ داڑھی سے خارج

ہیں۔گالوں پر جو خفیف بال کسی کے کم کسی کے آنکھوں تک نکلتے ہیں وہ بھی داڑھی میں داخل نہیں۔ یہ بال قدرتی طور پر ہوتے ریش سے جدا وممتاز ہوتے ہیں اس کا مسلسل راستہ مجھے قلموں کے نیچے سے ایک مخروطی شکل پر جانب ذقن "تھوڑی" کی جانب ہو جاتا ہے یہ بال اس راہ سے جدا ہوتے ہیں، نہ ان میں موئے محاسن کے مثل قوت نامیہ "بڑھنے کی طاقت" اُنکے صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بسا اوقات ان کی پرورش باعث تشویہ خلق و تقبیح صورت ہوتی ہے۔ جو شرعاً پسندیدہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲/صفحہ ۵۹۶)

سوال: داڑھی میں ایک یا دو بال سفید ہوں تو ان کو اکھیڑنا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا لا تنشفوا الشب سفید بال نہ اکھیڑو۔ (سنن ابو داؤد جلد ۲/صفحہ ۲۲۲)

بہار شریعت میں ہے: سفید بالوں کو اکھاڑنا یا قینچی سے چن کر نکلوانا مکروہ ہے ہاں مجاہد اگر اس نیت سے ایسا کرے کہ کفار پر اس کا رعب طاری ہو تو جائز ہے۔

(بہار شریعت حصہ ۱۶/صفحہ ۵۸۷)

سوال: کسی شخص کے مرنے کے بعد چالیس دن تک اس کے لواحقین میں سے کوئی عورت مہندی نہیں لگا سکتی، نئی چوڑیاں اور نئے کپڑے نہیں پہن سکتی ہے؟ ان باتوں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: یہ سب واہی تباہی ہے اور زمانہ جاہلیت کی رسمیں ہیں تین دن سے زائد سوگ کرنا صرف اس عورت کیلئے ہے جس کا شوہر مر جائے دوسروں پر کوئی ایسی پابندی نہیں۔

(تجہیز و تکفین اور عدت و سوگ کے اہم مسائل صفحہ ۱۳۷)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: حلال جانوروں کے وہ کون سے اجزاء ہیں جنہیں کھانے سے شریعت نے منع کیا ہے؟

جواب: حلال جانور میں ۲۲/ایسے اجزاء ہیں جن کو کھانا منع ہے ان میں سے بعض اجزاء حرام اور بعض مکروہ ہیں۔ وہ ۲۲/ بائیس اجزاء یہ ہیں۔

(۱) رگوں کا خون (۲) پتہ (۳) مثانہ (۴) علامت مادہ یعنی فرج (۵) علامت نر یعنی ذکر ''آلۂ تناسل'' (۶) کپورے (۷) حرام مغز (۸) گردن کے دو پٹھے کہ شانوں تک کھینچے ہوتے ہیں (۹) جگر ''کلیجی'' کا خون (۱۰) تلی کا خون (۱۱) گوشت کا خون کہ ذبح کے بعد گوشت میں نکلتا ہے (۱۲) دل کا خون (۱۳) پت یعنی وہ زرد پانی جو پتے میں ہوتا ہے (۱۴) ناک کی رطوبت (۱۵) پاخانہ کا مقام (۱۶) اوجھڑی کھانا مکروہ تحریمی ہے (۱۷) آنتیں (۱۸) نطفہ ''منی'' (۱۹) وہ نطفہ جو خون ہو گیا ہو (۲۰) وہ نطفہ جو گوشت کا لوتھڑا ہو گیا ہو (۲۱) وہ نطفہ جو پورا جانور بن گیا ہو اور مردہ نکلا ہو یعنی بغیر ذبح کے مر گیا ہو (۲۲) غدود۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲۰/صفحہ ۲۴۰)

سوال: تعزیہ بنانے والوں کو تعزیہ بنانے کے لئے چندہ دینا یا تعزیہ بنانے میں مدد کرنا کیسا ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملّت امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں تعزیہ میں کسی قسم کی امداد جائز نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: **ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان** گناہ اور زیادتی کے معاملات میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو۔ (پارہ ۶/سورہ مائدہ آیت نمبر ۲)

مزید ارشاد فرماتے ہیں علم، تعزیے میں جو کچھ صرف ہوتا ہے سب اسراف

وحرام ہے۔(فتاویٰ رضویہ جدید جلد ۲۴ صفحہ ۵۰۵)

سوال: شہدائے کربلا کے روضوں کی تصویریں اور نقشے گھروں اور دکانوں میں آویزاں کرسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ شریف کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہدائے کربلا رضی اللہ عنہم کے مقدس روضوں کی تصویر، نقشہ بنا کر رکھنا اور ان کو دیکھنا یہ تو جائز ہے کیونکہ یہ ایک غیر جاندار چیز کی تصویر یا نقشہ ہے۔

لہذا: جس طرح کعبہ شریف، بیت المقدس، نعلین شریفین وغیرہ کی تصویریں اور ان کے نقشے بنا کر رکھنے کو شریعت نے جائز ٹھہرایا ہے اسی طرح شہدائے کربلا کے روضوں کی تصویریں اور نقشے بھی یقیناً جائز ہی رہیں گے لیکن ہر سال سینکڑوں ہزاروں روپئے کے خرچ سے کربلا کا نقشہ بنا کر اس کو پانی میں ڈبو دینا یا زمین میں دفن کر دینا یا جنگلوں میں پھینک دینا یہ یقیناً حرام وناجائز ہے کیونکہ یہ اپنے مال کو برباد کرنا ہے اور مسلمان جانتا ہے کہ مال کو ضائع اور برباد کرنا حرام وناجائز ہے۔ (جنتی زیور تخریج شدہ صفحہ ۱۵۵/۱۵۶)

حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ بھی ارشاد فرماتے ہیں اگر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف کا صحیح نقشہ تیار کیا جائے جس کی زیارت کی جائے اُسے دفن نہ کیا جائے بلکہ محفوظ رکھا جائے بلاشبہ جائز ہے۔ (فتاویٰ نعیمیہ صفحہ ۱۹۲)

سوال: ابوطالب نے ایمان قبول کرلیا تھا یا نہیں؟

جواب: قرآن وحدیث اور ائمہ دین کے اقوال سے یہ بات ثابت ہے کہ ابوطالب نے مرتے وقت ایمان قبول نہیں کیا تھا۔

بخاری شریف میں ہے: جب ابوطالب کی موت کا وقت آیا تو نبی کریم ﷺ

اس کے پاس آئے، اس کے پاس ابوجہل بھی تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا اے چچا لا الہ الا اللہ کہو کہ یہ وہ کلمہ ہے کہ جس کے ذریعے میں اللہ کی بارگاہ میں تیرے لئے جھگڑوں گا تو ابوجہل اور عبداللہ بن ابی اُمیہ نے کہا کہ اے ابوطالب کیا عبدالمطلب کے دین سے اعراض کروگے تو وہ دونوں اس سے یہ بات کہتے رہے یہاں تک کہ ابو طالب نے جو آخری کلمہ کہا وہ یہ تھا کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں ضرور اس کے لئے استغفار کروں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ کردیا جائے، تو یہ آیت نازل ہوئی: **ما کان للنبی و الذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی من بعد ماتبین لھم انھم اصحاب الجحیم** (پارہ۱۱/سورہ توبہ آیت نمبر۱۱۳)

نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ ان پر ظاہر ہوگیا کہ وہ دوزخی ہیں، اور یہ آیت نازل ہوئی۔ **انک لا تھدی من احببت** (پارہ۲۰/سورہ قصص آیت نمبر۵۶)

بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو۔

(بخاری شریف کتاب المناقب باب قصۂ ابی طالب جلد۵/صفحہ۵۲)

علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی سنہ 855 ہجری اس کے تحت تحریر فرماتے ہیں: **وھٰذا کلہ ظاھر علی انۃ مات علی غیر الاسلام** اس سے مکمل طور سے ظاہر ہے کہ وہ ابوطالب غیر اسلام پر مرا۔ (عمدۃ القاری جلد صفحہ ۱۷/۱۸)

کنز العمال جلد۱۲/صفحہ۱۵۲/ میں ہے: حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: **کانت مشیئۃ اللہ فی اسلام عمی عباس ومشیتی فی اسلام عمی ابو طالب فغلبت مشیۃ اللہ علیٰ مشیتی**

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے میرے چچا عباس کا مسلمان ہونا چاہا اور میری خواہش یہ تھی کہ میرا چچا ابوطالب مسلمان ہو اللہ تعالیٰ کا ارادہ میری خواہش پر غالب آیا کہ ابو

طالب کافر رہا اور عباس مشرف باسلام ہوئے۔(کنزالعمال جلد۱۲رصفحہ۱۵۲)

ردالمحتار میں ہے:**والمصر علی عدم الاقرار مع المطالبة به کافر وفاقایکون ذالک من امارات عدم التصدیق ولهذاطبقوا علی کفر ابی طالب** ترجمہ: جس سے اسلام کا مطالبہ کیا جائے اور وہ اسلام کا اقرار نہ کرنے پر مصر ہوتو وہ بھی بالاتفاق کافر ہے کہ یہ دل میں تصدیق نہ ہونے کی علامت ہے اسی وجہ سے علماء نے ابوطالب کے کفر پر اجماع کیا ہے۔ (ردالمحتار مع درمختار جلد۴رصفحہ۲۲۲)

امام اھلسنّت مجدد دین وملّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ متواترہ سے ابوطالب کا کفر پر مرنا اور دم واپسی ایمان لانے سے انکار کرنا اور عاقبت کار اصحاب نار سے ہونا ایسے روشن ثبوت سے ثابت جس سے کسی سنی کو مجال دم زدن نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد۲۹رصفحہ۶۶۱)

سوال: شرط لگانا کیسا ہے؟

جواب: اگر دونوں کی جانب سے مال کی شرط ہو مثلاً تم جیت گئے تو میں اتنا مال دوں گا اور اگر میں جیت گیا تو تم سے اتنا لوں گا۔ یہ صورت جوا ہے جو کہ حرام ہے ہاں اگر دونوں نے اپنے ساتھ ایک تیسرے شخص کو شامل کرلیا جس کو محلل کہتے ہیں اور ٹھہرایہ کہ اگر یہ جیت گیا تو رقم مذکور یہ لے گا اور اگر ہار گیا تو یہ کچھ بھی نہیں دے گا تو یہ صورت جائز ہے۔ (عالمگیری ودرمختار)

سوال: اسقاط حمل کیلئے دوا کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: اسقاط حمل کیلئے دوا کا استعمال کرنا منع ہے۔ بچہ کی صورت بنی ہو یا نہ بنی ہو دونوں کا ایک ہی حکم ہے ہاں اگر عذر ہو مثلاً عورت کے شیر خوار بچہ ہے اور حمل سے دودھ خشک ہوجائے گا اور بچہ کے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہے تو اس مجبوری سے حمل

ساقط کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اسکے اعضاء نہ بنے ہوں۔ اوراس کی مدت ایک سو بیس دن ہے۔ (ردالمحتار)

سوال: کس صورت میں جھوٹ بولا جاسکتا ہے اوراس پر گناہ بھی نہیں ہے؟

جواب: تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے۔ یعنی اس میں گناہ نہیں۔

ایک جنگ کی صورت میں کہ جہاں اپنے مقابل کو دھوکا دینا جائز ہے۔ اسی طرح جب ظالم ظلم کرنا چاہتا ہو۔ اسکے ظلم سے بچنے کیلئے بھی جائز ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ دو مسلمانوں میں اختلاف ہے اور یہ ان دونوں میں صلح کرانا چاہتا ہے مثلاً ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ تمہیں اچھا جانتا ہے۔ تمہاری تعریف کرتا ہے۔ یا اس نے تمہیں سلام کہلا بھیجا ہے اور دوسرے کے پاس بھی اسی قسم کی باتیں کریں تا کہ دونوں میں عداوت کم ہو جائے اور صلح ہو جائے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ بیوی کو خوش کرنے کیلئے کوئی بات خلاف واقع کہہ دے" مثلاً وہ حسین نہ ہو اور کہہ دے کہ تم بہت حسین ہو۔

(بہار شریعت حصہ ۱۷ جھوٹ کا بیان۔ الفتاویٰ الہندیہ جلد ۵ صفحہ ۳۵۲)

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ترمذی نے اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جھوٹ کہیں ٹھیک نہیں مگر تین جگہوں میں۔ مرد اپنی عورت کو راضی کرنے کے لئے بات کرے۔ اور لڑائی میں جھوٹ بولنا۔ اور لوگوں کے درمیان میں صلح کرانے کیلئے جھوٹ بولنا۔ (سنن ترمذی جلد ۳ صفحہ ۳۷۷)

سوال: حلال اور حرام جانوروں اور پرندوں کی نشانیاں کیا ہیں؟

جواب: حرام اور حلال جانوروں کی نشانیاں درج ذیل ہیں: بہار شریعت میں حضور صدر الشریعہ علامہ مفتی امجد علی اعظمی رضوی علیہ الرحمہ والرضوان حلال اور حرام جانوروں کے بارے میں بیان فرماتے ہیں۔

(۱) کیلے ”جانوروں کے منہ میں آگے کی طرف والے دو دانت جن سے وہ شکار پکڑتا ہے“ والا جانور جو کیلے سے شکار کرتا ہو حرام ہے جیسے شیر، گیدڑ، لومڑی، بجو، کتا وغیر ہا کہ ان سب میں کیلے ہوتے ہیں اور شکار بھی کرتے ہیں۔ اونٹ کا کیلا ہوتا ہے مگر وہ شکار نہیں کرتا۔ لہذا: وہ اس حکم میں داخل نہیں۔ (درمختار)

(۲) پنجہ والا پرندہ جو پنجہ سے شکار کرتا ہے حرام ہے جیسے شکرا، باز، بہری، چیل حشرات الارض، حرام، ہیں جیسے، چوہا، چھپکلی، گرگٹ، گھونس سانپ، بچھو، بر (بھڑ) مچھر پسّو، کھٹمل، مکھی، کلی، مینڈک، وغیر ہا۔ (درمختار وردالمحتار)

(۳) گھریلو گدھا اور خچر حرام ہے اور جنگلی گدھا جسے گورخر کہتے ہیں حلال ہے۔ گھوڑے کے متعلق روایتیں مختلف ہیں یہ آلہ جہاد ہے اسکے کھانے میں تقلیل آلہ جہاد ہوتی ہے۔ لہذا: نہ کھایا جائے۔ (درمختار)

(۴) کچھوا خشکی کا ہو یا پانی کا حرام ہے۔ غراب ابقع یعنی کوّا جو مردار کھاتا ہے حرام ہے۔ اور مہوکا کہ یہ بھی کوے سے ملتا جلتا ایک جانور ہوتا ہے حلال ہے۔ (درمختار)

(۵) پانی کے جانوروں میں صرف مچھلی حلال ہے۔ جو مچھلی پانی میں مر کر تیر گئی یعنی جو بغیر مارے اپنے آپ مر کر پانی کی سطح پر تیرنے لگی وہ حرام ہے۔ ٹڈی بھی حلال ہے۔ مچھلی اور ٹڈی یہ دونوں بغیر ذبح حلال ہیں جیسا کہ حدیث میں فرمایا کہ دو مردے حلال ہیں مچھلی اور ٹڈی۔

(۶) پانی کی گرمی یا سردی سے مچھلی مر گئی یا مچھلی کو ڈورے میں باندھ کر پانی میں ڈال دیا اور مر گئی یا جال میں پھنس کر مر گئی یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال دی جس سے مچھلیاں مر گئیں اور یہ معلوم ہے کہ اس چیز کے ڈالنے سے مریں یا گڑھے میں مچھلی پکڑ کر ڈال دی اور اس میں پانی تھوڑا تھا اس وجہ سے، جگہ کی تنگی کی وجہ سے مر گئی ان سب صورتوں میں وہ مری ہوئی مچھلی حلال ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

(۷) جھینگے کے متعلق اختلاف ہے کہ یہ مچھلی ہے یا نہیں اسی بناء پر اس کی

حلت وحرمت میں بھی اختلاف ہے بظاہر اس کی صورت مچھلی کی سی نہیں معلوم ہوتی بلکہ ایک قسم کا کیڑا معلوم ہوتا ہے۔لہذا: اس سے بچنا ہی چاہئے۔

(۸) چھوٹی مچھلیاں بغیر شکم چاک کئے بھون لی گئی ان کا کھانا حلال ہے۔(درالمختار)

(۹) مچھلی کا پیٹ چاک کیا اس میں موتی نکلا اگر یہ سیپ کے اندر ہے تو مچھلی والا اس کا مالک ہے۔شکاری نے مچھلی بیچ ڈالی ہے تو وہ موتی مشتری کا ہے اور اگر موتی سیپ میں نہیں ہے تو مشتری شکاری کو دے دے اور یہ لقطہ ہے۔اور مچھلی کے شکم میں انگوٹھی یا روپیہ یا اشرفی یا کوئی زیور ملا تو لقطہ ہے اگر یہ شخص خود محتاج وفقیر ہے تو اپنے صرف میں لاسکتا ہے۔ورنہ تصدق کرے۔(درمختار)

(۱۰) بعض گائیں ،بکریاں غلیظ کھانے لگتی ہیں ان کو جلالہ کہتے ہیں اسکے بدن اور گوشت وغیرہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے اس کو کئی دن تک باندھ رکھیں کہ نجاست نہ کھانے پائے جب بدبو جاتی رہے ذبح کرکے کھائیں اسی طرح جو مرغی غلیظ کھانے کی عادی ہو اسے چندروز بند رکھیں جب اثر جاتا رہے ذبح کرکے کھائیں۔جو مرغیاں چھوٹی پھرتی ہیں ان کو بند کرنا ضروری نہیں جبکہ غلیظ کھانے کی عادی نہ ہوں اور ان میں بدبو نہ ہو ہاں بہتر یہ ہے کہ ان کو بھی بند رکھ کر ذبح کریں۔(عالمگیری ردالمختار)

(۱۱) بکرا جو خصی نہیں ہوتا وہ اگر پیشاب پینے کا عادی ہوتا ہے اور اس میں ایسی سخت بدبو پیدا ہو جاتی ہے کہ جس راستہ سے گزرتا ہے وہ راستہ کچھ دیر کے لئے بدبودار ہو جاتا ہے اس کا بھی حکم وہی ہے جو جلالہ کا ہے کہ اگر اسکے گوشت سے بدبو دفع ہوگئی تو کھاسکتے ہیں ورنہ مکروہ وممنوع۔

(۱۲) بکری کے بچہ کو کتیا کا دودھ پلاتا رہا اس کا بھی حکم جلالہ کا ہے چندروز تک اسے باندھ کر چارہ کھلائیں کہ وہ اثر جاتا رہے۔(عالمگیری)

(۱۳) بکری سے کتے کی شکل کا بچہ پیدا ہوا،اگر وہ بھونکتا ہے تو نہ کھایا جائے اور اگر اس کی آواز بکری کی طرح ہے کھایا جاسکتا ہے اور اگر دونوں طرح آواز دیتا ہے

تو اسکے سامنے پانی رکھا جائے اگر زبان سے چاٹے کتا ہے اور مونھ سے پیئے تو بکری ہے اور اگر دونوں طرح پیئے پانی تو اسکے سامنے گھاس اور گوشت دونوں چیزیں رکھیں گھاس کھائے تو بکری مگر اس کا سر کاٹ کر پھینک دیا جائے کھایا نہ جائے اور گوشت کھائے تو کتا ہے اور اگر دونوں چیزیں کھائے تو اسے ذبح کر کے دیکھیں اس کے پیٹ میں معدہ ہے تو کھا سکتے ہیں اور نہ ہو تو نہ کھائیں۔ (عالمگیری۔ درمختار)

(۱۴) جانور کو ذبح کیا وہ اُٹھ کر بھاگا اور پانی میں گر کر مر گیا یا اونچی جگہ سے گر کر مر گیا اسکے کھانے میں حرج نہیں کہ اس کی موت ذبح ہی سے ہوئی، پانی میں گرنے یا لڑھکنے کا اعتبار نہیں۔ (عالمگیری)

(۱۵) زندہ جانور سے اگر کوئی ٹکڑا کاٹ کر جدا کر لیا گیا مثلاً دنبہ کی چکی کاٹ لی یا اونٹ کا کوہان کاٹ لیا یا کسی جانور کا پیٹ پھاڑ کر اسکی کلیجی نکال لی یہ ٹکڑا حرام ہے جدا کرنے کا یہ مطلب ہے کہ وہ گوشت سے جدا ہو گیا اگر چہ ابھی چمڑا لگا ہوا ہو اور اگر گوشت سے اس کا تعلق باقی ہے تو مردار نہیں یعنی اسکے بعد اگر جانور کو ذبح کر لیا تو یہ ٹکڑا ابھی کھایا جا سکتا ہے۔ (درمختار۔ ردالمحتار)

(۱۶) جانور کو ذبح کر لیا ہے مگر ابھی اس میں روح باقی ہے اس کا کوئی ٹکڑا کاٹ لیا یہ حرام نہیں کہ ذبح کے بعد اس جانور کا زندوں میں شمار نہیں اگر چہ جب تک جانور ذبح کے بعد ٹھنڈا نہ ہو جائے اس کا کوئی عضو کاٹنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

(۱۷) شکار پر تیر چلایا اس کا کوئی ٹکڑا کٹ کر جدا ہو گیا اگر وہ ایسا عضو ہے کہ بغیر اسکے جانور زندہ رہ سکتا ہے تو اس کا کھانا حرام ہے اور اگر بغیر اسکے زندہ نہیں رہ سکتا مثلاً سر جدا ہو گیا تو سر بھی کھایا جائے گا اور وہ جانور بھی۔ (عالمگیری)

(۱۸) زندہ مچھلی میں سے ایک ٹکڑا کاٹ لیا یہ حلال ہے اور اس کاٹنے سے اگر مچھلی پانی میں مر گئی تو وہ بھی حلال ہے۔

(بہار شریعت جلد۳/حصہ۱۵/صفحہ از۳۲۴ تا ۳۲۶)

سوال: بعض لوگ فاتحہ میں گھی کا چراغ جلا کر رکھتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ فضول ہے اس سے بچنا ضروری ہے، حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں فاتحہ کے وقت گھی کا چراغ جلانا فضول ہے اور بعض اوقات داخل اسراف ہوگا اس سے احتراز چاہئے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۹ رصفحہ ۶۱۶)

سوال: روپیہ کا مالا پہننا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: روپیہ کا مالا پہننا، ناجائز وحرام ہے۔ (فتاویٰ فقیہ ملت جلد ۲ رصفحہ ۳۴۱)

سوال: غیر مسلم یا عیسائی نے مچھلی کا شکار کیا ہے۔ وہ مچھلی غیر مسلم سے یا عیسائی سے لے کر مسلمان کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: غیر مسلم اور عیسائی سے مچھلی خرید کر کے مسلمانوں کو اس کا کھانا جائز ہے۔

فتاویٰ عزیزیہ میں ہے: مچھلی کا شکار اگر کافر یا مجوسی نے کیا ہے تو اس کا کھانا حلال ہے کیونکہ مچھلی تمام احکامات میں حکم ذبح نہیں رکھتی۔ (فتاویٰ عزیزیہ)

سوال: گورنمنٹ لاٹری کا جو روپیہ ملتا ہے اس کا لینا کیسا ہے؟

جواب: لاٹری ایک قسم کا جوا ہے اور جوا حرام ہے جو شخص لاٹری کا ٹکٹ خریدے اس پر توبہ واستغفار لازم ہے۔ لیکن اگر کسی کو اس طرح روپیہ مل گیا ہو تو حلال ہے کہ گورنمنٹ خالص حربی کافروں کی ہے۔ (فتاویٰ برکاتیہ صفحہ ۲۰۹)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: کیا خود حضور ﷺ قبروں پر تشریف لے جاتے تھے؟

جواب: ہاں۔ابن ابی شیبہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ ہر سال کے شروع میں شہدائے اُحد کی قبروں پر تشریف لے جاتے تھے۔ (شامی شریف جلد ا رصفحہ ۶۰۶)

سوال: کیا صحابہ کرام بھی قبروں پر جاتے تھے اور کیا انہیں فائدہ ملتا تھا؟

جواب: جی ہاں جاتے تھے۔

ابو جوزاء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں سخت قحط پڑ گیا۔لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی۔آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے مزار اقدس پر حاضر ہو۔چھت میں ایک سوراخ ''اوپر'' بناؤ تا کہ قبر مبارک اور آسمان کے درمیان پردہ نہ رہے لوگوں نے ایسا ہی کیا تو اس زور کی بارش ہوئی کی خوب سبزہ اگا اور اونٹ اسے چر کر خوب موٹے ہوگئے یہاں تک کہ ان کی چربی پھٹ پڑی تھی۔تو اس سال کو خوشحالی کا سال کہا جانے لگا۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۶۵)

سوال: کیا حضور ﷺ کے علاوہ بھی کسی دوسرے اللہ کے ولی کی قبر پر جانا جائز ہے؟ کیا تابعین یا تبع تابعین بھی قبر پر جاتے تھے؟ کیا ان کو بھی فائدہ حاصل ہوتا تھا؟

جواب: امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے برکت حاصل کرتا ہوں اور ان کی قبر کے پاس جاتا ہوں جب مجھے کوئی حاجت در پیش ہوتی ہے تو میں دو رکعت نماز پڑھتا ہوں ان کی قبر کے پاس اللہ تعالیٰ سے دُعاء کرتا ہوں تو حاجت جلد پوری ہو جاتی ہے۔ (ردالمحتار جلد ا رصفحہ ۶۰۶)

سوال: کیا نومولود بچے کے سر کے بال جب تک منڈے نہ جائیں وہ بال ناپاک ہوتے ہیں؟

جواب: عوام میں جو مشہور ہے کہ نومولود بچے کا بال جب تک نہ منڈائے پاک نہ ہوگا یہ غلط ہے بلکہ بچے کو نہلانے کے بعد بچہ کا بال وجسم پاک ہوجاتا ہے۔

البتہ: پیدائشی بال منڈوانا سنت ہے نومولود بچے کے سر کے بال یا جسم کا کوئی بھی حصہ بذات خود ناپاک نہیں ہوتا ہے۔ البتہ: نجاست لگنے کی وجہ سے ناپاک ہے اب اگر اس نجاست کو دور کردیا جائے تو وہ پاک ہوجائے گا۔

حضور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں جو چیزیں بذات خود نجس نہیں بلکہ کسی نجاست کے لگنے سے ناپاک ہوتیں تو ان نجاست کو ہر رقیق بہنے والی چیز سے دھوکر پاک کر سکتے ہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۲ / صفحہ ۳۹۷)

سوال: کچھ نوجوان لڑکے سر کے بال میں ڈیزائن وغیرہ بنواتے ہیں ایسا کرنے والوں پر شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کرنا، ناجائز ہے یہ تقلید نصاریٰ اور فاسق وفاجر کا طریقہ ہے۔

جیسا کہ حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: آج کل سر پر گچھا رکھنے کا رواج بہت زیادہ ہوگیا ہے کہ سب طرف سے بال نہایت چھوٹے چھوٹے اور بیچ میں بڑے بال ہوتے ہیں یہ بھی نصاریٰ کی تقلید میں ہے اور ناجائز ہے پھر ان بالوں میں بعض داہنی جانب یا بائیں جانب مانگ نکالتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے۔ سنت یہ ہے کہ بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶)

فتاویٰ قاضی خاں میں ہے: **الخیاط اذا استوجر علی خیاطه شیه من ذی الفساق ویعطی له فی ذلک کثیرا جر الا یستحب له ان یعمل الانه اعانة علی**

المصعتہ (فتاویٰ رضویہ جلد۳ ؍قدیم صفحہ ۴۲۶)

مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ جس طرح فاسق و فاجر کا لباس درست نہیں ہے اسی طرح فاسق و فاجر کے جیسا بال ترشوانا بھی درست نہیں ہے۔

الانتباہ: مسلمانوں کے جذبات اتنے زیادہ کمزور ہو گئے کہ وہ اپنے وقار کو کھوتے چلے جا رہے ہیں انکو اس بات کا احساس نہیں کہ ہم کیا تھے کیا ہو گئے۔ مسلم کے ہر فرد کو اسلامی تعلیمات کا مجسمہ ہونا چاہیے تا کہ دوسری قوموں پر اس کا اثر پڑے نہ کہ خود مغربی تہذیب و تمدن کے سانچے میں ڈھل جائیں۔

(فتاویٰ مشاہدی جلد ا؍صفحہ ۹۸؍۹۹)

سوال: رات کے وقت پیڑ سے پھل پھول توڑنا اور پیڑ کاٹنا کیسا؟

جواب: کسی بھی وقت میں شرعاً کوئی قباحت نہیں بوقت ضرورت بالکل کاٹ سکتے ہیں، توڑ سکتے ہیں کوئی حرج نہیں۔

جیسا کہ فتاویٰ مرکز تربیت افتاء میں ہے: عوام میں مشہور ہے کہ رات میں درخت سو جاتے ہیں یہ بے اصل ہے درخت سوتے جاگتے نہیں بلکہ وہ اپنے حال پر تسبیح پڑھتے ہیں اور سجدہ ریز رہتے ہیں، قرآن پاک میں ہے: **وَالنَّجمُ وَالشَّجَرُ یسجُدَانِ** اور سبزے اور درخت سجدہ کرتے ہیں۔ (پارہ ۲۷؍رکوع ۱۱ آیت ۶)

نیز ارشاد باری ہے: **وان من شئیء اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمدِہ** یعنی ہر شئی اس کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ (سورۃ الاسریٰ آیت نمبر ۴۴)

یہی وجہ ہے کہ قبرستان سے ہری گھاس اور پودے اُکھاڑنا ممنوع ہے ان کی تسبیح سے مردہ کو انس حاصل ہوتا ہے۔ ردالمحتار میں ہے: **یکرہ قطع النبات الرطب من المقبرۃ دون الیابس** جلد ۲؍صفحہ ۱۷۴؍قبر سے سبز پودھوں کو کاٹنا مکروہ ہے۔

لہٰذا: عوام میں جو مشہور ہے رات میں درخت وغیرہ سو جاتے ہیں یہ بے

اصل بے بنیاد ہے اور پھل پھول وغیرہ کا توڑنا شرعی نقطہ نظر سے مطلق جائز ہے خواہ دن ہو یا رات۔ (فتاویٰ مرکز تربیت افتاء جلد ۲ صفحہ ۶۱۳)

سوال: مسلمان نائی جو بال وغیرہ کاٹتے ہیں ان کے گھر کا کھانا پینا کیسا ہے؟

جواب: مسلمان نائی جو بال وغیرہ کاٹتے ہیں ان کے گھر کا کھانا پینا جائز ہے لیکن کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے جیسا کہ فتاویٰ مرکز تربیت افتاء جلد دوم میں ہے کہ: مسلمان نائی کے لئے داڑھی مونڈنے کی اُجرت لینا حرام ہے وجہ یہ ہے کہ داڑھی مونڈنا اور مونڈوانا حرام ہے اور حرام و ناجائز کام پر اُجرت لینا بھی حرام و ناجائز ہے۔

درمختار باب الاجارۃ الفاسدہ میں ہے **ولا تصح الاجارة لاجل المعاصی مثل الغناء والنوح والملاهی اھ۔** (جلد ۶ صفحہ ۵۵) اور البحرالرائق میں ہے **وان اعطاها الاجر وقبضه لا يحل له ويجب عليه رده علىٰ صاحبه اھ۔** (جلد ۸ صفحہ ۲۰)

یہ شخص اگر عین اسی مال حرام سے کھلائے تو نہ کھائیں لیکن جب اس کا مال حلال و حرام دونوں طرح کا ہے اور دونوں باہم مخلوط ہوتا ہے تو یہ معلوم ہی نہیں ہوسکتا کہ خاص مال حرام سے ضیافت کا انتظام ہوا ہے۔ علاوہ ازیں اُجرت میں روپئے پیسے ملتے ہیں جو خود کھائے نہیں جاتے بلکہ ان سے کوئی چیز مطعومات و مشروبات میں سے خریدی جاتی ہے جس پر عموماً عقد و نقد جمع نہیں ہوتے اس لئے اس کے یہاں کھانا مال سے حرام کھانا نہیں ہوا, تاہم علماء فقہا, حفاظ, قراء، ائمہ کو اس کے یہاں کھانے سے احتراز کرنا چاہئے تاکہ اس سے لوگوں کو عبرت ہو۔

(فتاویٰ مرکز تربیت افتاء جلد ۲ صفحہ ۵۳۲)

سوال: زیر ناف کے بال کتنے دنوں میں کاٹنا چاہئے نیز حیض کے بعد جب غسل کرتے ہیں تو اس وقت غسل سے پہلے اُتارے جاتے ہیں ایسا کرنا کیسا؟

جواب: (ا) زیر ناف کے بال کو دور کرنا مستحب اور بہتر ہے جمعہ کے دن اور پندرہویں روز بھی جائز ہے چالیس روز سے زائد گزار دینا مکروہ وممنوع۔

جیسا کہ حضور صدر الشریعہ علامہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں تحریر فرماتے ہیں: کہ موئے زیر ناف دور کرنا سنت ہے۔ ہر ہفتہ میں نہانا، بدن کو صاف ستھرا رکھنا اور موئے زیر ناف دور کرنا مستحب ہے اور بہتر جمعہ کا دن ہے اور پندرھویں روز کرنا بھی جائز ہے اور چالیس روز سے زائد گزار دینا مکروہ وممنوع۔

(درمختار، عالمگیری)

لہذا: موئے زیر ناف زائل کرنے سے غسل واجب نہیں ہوتا وجوب غسل صرف خروج منی، وطی، انقطاع، حیض ونفاس سے ہوتا ہے۔

(بہار شریعت حصہ ۱۳/صفحہ ۵۸۷/مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، کراچی)

(۲) غسل سے پہلے بال کاٹنا: غسل کرنے سے پہلے ناپاکی کی حالت میں زیر ناف کا بال، بغل کے بال، سر کے بال، ناک کے بال، اور ناخن وغیرہ نہ کاٹیں کہ یہ مکروہ ہے اور اس سے سخت بری لاعلاج بیماریوں کے ہوجانے کا بھی خطرہ ہے۔

(کیمیائے سعادت صفحہ ۲۶۷/ بہار شریعت جلد ۲/حصہ ۱۴/صفحہ ۱۲۳)

احیاء العلوم میں ہے: ناپاک حالت میں زیر ناف کا بال، ناخن، سر کے بال وغیرہ کاٹنا منع ہے کیوں کہ آخرت میں تمام اجزا، اس کے پاس واپس آئیں گے تو ناپاک اجزا کا ملنا اچھا نہیں۔ یہ بھی مذکور ہے کہ ہر بال انسان سے اپنی ناپاکی کا مطالبہ کرے گا۔ (احیاء العلوم جلد ۲/صفحہ ۹۳/ماخوذ قرینۂ زندگی صفحہ ۱۶۲)

لہذا: معلوم ہوا ہے کہ ناپاک حالت میں بال وغیرہ کاٹنے سے گریز کرنا چاہیئے۔

سوال: بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ کنواری لڑکیوں کے ہاتھ میں ایک کنگن پہننا ضروری ہیں ورنہ اس کے ہاتھ سے پانی پینا حرام ہو جاتا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: چوڑی، کنگن یہ ایک زیب وزینت کا ذریعہ ہے جس کی شریعت نے عورت کی فطرت کو مدنظر رکھ کر اجازت دی ہے، یہ کوئی فرض یا واجب نہیں سوال میں مذکور بات محض جہالت ہے عوام کی گھڑی ہوئی یہ شریعت پر افتراء ہے اور کہنا غلط ہے اس سے پرہیز کریں۔ **لہذا:** جو لڑکیاں چوڑیاں نہیں پہنتیں ان کے ہاتھ کا کھانا پینا بلاشبہ جائز ہے۔ (کتب عامہ) **البتہ:** عورتوں کو بغیر زیور رہنا مکروہ ہے اور بے زیور نماز پڑھنا ناپسندیدہ ہے، ایک ڈورا ہی سہی گلے میں ڈال لے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲ / صفحہ ۱۲۶ تا ۱۲۸ مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سوال: کیا کوئی لڑکی اپنے استاد کا ہاتھ تعظیماً چوم سکتی ہے یا مصافحہ کر سکتی ہیں؟

جواب: نابالغ لڑکی اُستاد کا ہاتھ تعظیماً چوم سکتی ہیں لیکن بالغ ہے تو اُستاد سے بھی پردہ فرض ہے۔ حضور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرّحمہ فرماتے ہیں: رہا پردہ اُس میں اُستاذ و غیر اُستاذ، عالم و غیر عالم پیر سب برابر ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۳ / صفحہ ۶۳۹)

لہذا: بالغ لڑکی کیلئے اُستاد کا ہاتھ چومنا یا مصافحہ کرنا جائز نہیں۔

(پردے کے بارے میں سوال و جواب، صفحہ ۸۳)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: عورتوں کا شادی بیاہ اور اموات پر جانا کیسا ہے؟ اور کیسے جائیں؟ برقعہ پہن کر یا برقعہ پہنے بغیر؟

جواب: شادی بیاہ اور موت کی وہ جگہیں جہاں خلاف شرع امور کا ارتکاب عموماً پایا جائے وہاں عورتوں کا جانا شرعاً ممنوع ہے۔ اور یوں ہی جہاں جانے میں عورتوں کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہو وہاں بھی ان کا جانا جائز نہیں۔

فتح القدیر وغیرہ کتب فقہ حنفی میں ہے: وفی ماعدا ذلک من زیارت الاجانب وعیادتھم والولیمة لم یاذن لھا ولو اذن وخرجت کانا عاصین اور اگر ایسی جگہ ہے جہاں خلاف شرع امور کا ارتکاب نہیں ہوتا، اور نہ ہی وہاں کسی فتنہ کا قوی اندیشہ ہو تو ایسی جگہ عورتوں کے جانے میں حرج نہیں۔

بہر حال: اگر شادی موت میں عورت کے لئے جانا ضروری ہو تو باپردہ جائے خواہ برقعہ پہن کر یا چادر اوڑھ کر اور وہاں حتی الوسع باپردہ رہنے کی کوشش کرے۔
(فتح القدیر کتب حنفی)

سوال: عورت کے سر کے بال کھلے ہوئے ہوں یا گندھے ہوئے بعض علاقوں میں عورتیں سر کے بال گوندھواتی ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب: عورت کے سر کے بال کھلے ہونا یا گوندھا ہونا ضروری نہیں ہاں زمانۂ قدیم سے یہ رواج چلا آرہا ہے کہ عورتیں بال گوندھواتی ہیں، اس لئے بہتر گوندھوانا ہی ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ولا باس للمرأة ان تجعل فی قرونھا وذوائبھا شیأ من الوبر کذا فی فتاوی قاضی خان یعنی عورت کے لئے اس میں کوئی حرج نہیں کہ اپنی چوٹیوں اور منڈھیوں کو ریشم کا دھاگہ ''پراندہ'' استعمال کرے

جیسا کہ فتاویٰ قاضی خان میں ہے۔(فتاویٰ عالمگیری)

سوال: عورت کا تنگ لباس بنانا اور پہننا جس سے اس کی کمر اور پستان وغیرہ اعضاء جسمانی واضح طور پر نظر آئیں کیسا ہے؟

جواب: عورت کے لئے ایسا لباس پہننا اور بنوانا جس سے اس کی کمر اور دوسرے اعضاء جسمانی کی ہیت نظر آئے،اگرچہ کپڑا موٹا ہو کہ جسم نظر نہ آئے شرعاً ممنوع ہے اور ایسا پتلا اور تنگ سلا ہوا کپڑا پہننا جس سے اعضائے جسمانی نظر آرہے ہوں سخت حرام ہے۔

آج کل کی جاہل بے پردہ عورتیں اس شرعی حکم کی مطلق پرواہ نہیں کرتیں بلکہ وہ تنگ اور باریک لباس پہن کر مردوں کے لئے زیادہ سے زیادہ جاذب نظر بننے کی کوشش کرتی ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسی بے باک عورتوں کو اپنا خوف اور آخرت کا ڈر نصیب کرے۔آمین (مسلمان عورتوں کا رہن سہن صفحہ ۵)

سوال: محرم الحرام کو کھچڑا پکانا کیسا ہے؟

جواب: حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جب جودی پر رُکی،تو لوگوں کے پاس راشن قریب قریب ختم تھا انہوں نے جس کے پاس جتنا غلّہ تھا سب اِکٹھا فرمایا سب کو ملا کر پکایا ہے،یہی کھچڑا ہے کسی چیز کے ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ اللہ جل وعلا رسول اللہ ﷺ نے اُسے منع نہیں فرمایا اصل اشیاء میں اباحت ہے۔

ارشاد ربانی ہے:ھو الذی خلق لکم مافی الارض جمیعا اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کی ساری چیزیں پیدا فرمائی ہے۔

ارشاد ہوا:لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسو کم یعنی چیزوں کے بارے میں پوچھا مت کرو کہ اگر حکم ظاہر کردیا جائے تو تمہیں ناگوار ہو۔

حدیث میں ارشاد ہے: ما سکت لہ فھو عنہ اللہ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ جس کو منع نہ فرمائیں وہ مباح جائز ہے۔

علماء فرماتے ہیں: **الاصل فی اشیاء اباحۃ**، چیزوں میں اصل مباح جائز ہوتا ہے۔

لہذا: ثابت ہو گیا کہ جن چیزوں کے بارے میں کوئی حکم وارد نہیں وہ اصل کے اعتبار سے مباح اور جائز رہیں گی جب تک اس امر کی حرمت وکراہت کی تصریح نہ وارد ہو، اگر اصل کو نہ مانے تو بتائے اس زمانہ میں طرح طرح کے غذائیں بریانی کیک، بسکٹ، پیسٹری، ڈبل روٹی، منجن، چائے، قہوہ وغیرہ وغیرہ کھانے کا جواز کہاں سے ثابت ہے کس آیت کس حدیث میں ان کا جواز مصرح ہے ہر ذی علم ان کے جواز پر یہی دلیل لائیگا کہ چونکہ ان کی ممانعت نہیں اور اشیاء میں اصل اباحت ہے۔

لہذا: یہ بھی مباح ہے، اسی طرح جو جاہل 10 محرم الحرام کو کھچڑا پکانا حرام بتاتا ہے وہ یہ بتائیں کہ کس آیت میں اس کی ممانعت ہے کون سی حدیث سے اس کی حرمت ثابت ہے اگر وہ اس کی حرمت پر کوئی دلیل نہ سکے اور ہرگز ہرگز نہیں لاسکتا تو اس جاہل سے کہہ دو کہ شریعت پر افترا مت کرو، نئی شریعت مت گڑھو، جب اصل اشیاء میں اباحت ہے تو کھچڑا ابھی اصل کے اعتبار سے جائز ومباح رہے گا، حرام نہیں ہوسکتا یہ وہ اصل کلی ہے جس سے صرف ایک یہی مسئلہ حل نہیں ہوتا بلکہ کثیر مسائل متنازعہ کا تصفیہ ہوجاتا ہے گیارہویں شریف کی نیاز شب برأت کا حلوہ اور عید کی سویّاں یہ سب اصل کے اعتبار سے جائز ومباح ہے۔

ولکن الوھابیۃ قوم لا یعقلون صم بکم عمی فھم لا یرجعون کھچڑا کے رواج کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حدیث میں فرمایا گیا ہے: **من وسع علی عیالہ فی ھذہ اللیلۃ وسع اللہ سائر السنۃ** یعنی جو اپنے عیال پر اس رات وسعت دے مولا عزوجل پورے سال اسے وسعت عطا فرمائے کھچڑا میں وہ تمامی غلے اور چیزیں ہوتی ہیں جنہیں انسان سال بھر کھاتا ہے اس دن سب کو کھلانے میں اس بات کی امید

ہے کہ اس حدیث وفرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ اسے سال بھر تک ان تمام چیزوں کی وسعت عطا فرمائے لیکن ان رازوں کو وہ کیا جانے جن کی دین کے ساتھ عقلیں بھی لے لی گئی ہیں۔(عامہ کتب)

سوال: بغرض علاج عورت کا ڈاکٹر یا معالج کے پاس جانا کیسا ہے؟

جواب: اگر علاج کرنے والی کوئی عورت نہ ملے اور مجبوراً ڈاکٹر یا معالج کے پاس جانا پڑے تو اس میں شرعاً حرج نہیں"الضرورات تبیح المحظورات" قاعدہ کلیہ شرعیہ ہے۔حضور صدرالشریعہ بہارشریعت میں فرماتے ہیں:

عورت کو فصد کرانے کی ضرورت ہے اور کوئی عورت ایسی نہیں جو اچھی طرح فصد کھولے تو مرد سے فصد کرانا جائز ہے۔(عالمگیری)

سوال: عورتوں کو بازار میں خریداری کے لئے بھیجنا کیسا ہے؟

جواب: عورتوں کو خریداری کے لئے بازار میں بھیجنا جائز نہیں۔مردوں پر لازم ہے کہ وہ عورتوں کو ضرورت کی اشیاء خود بازار سے خرید کر لا کر دیں۔آج کل جس طرح عورتیں فیشنی حالت میں بازاروں میں جاتی اور دکانداروں سے بے تکلف سودا بازی کرتی ہیں، یہ شرعاً سخت حرام ہے۔ایسی عورتیں جب تک اس حالت پر رہتی ہیں اللہ کی لعنت میں رہتی ہیں۔

امام احمد طحطاوی فرماتے ہیں:سئل القاضی عن جواز خروج النساء الی المقابر فقال لا تسال عن الجواز والفساد فی مثل هذا وانما تسال عن مقدار ما یلحقها من اللعن فیه واعلم بانها کلما قصدت الخروج کانت فی لعنة الله وملائکتة واذا خرجت استشرفها الشیاطین من کل جانب واذا اتت القبور یلعنها روح المیت واذا رجعت کانت فی لعنة الله کذا فی شرح عن التتارخانیه قال البدرالعینی فی شرح البخاری وحاصل الکلام انها تکرة للنساء بل تحرم فی هذاالزمان لا سیم

ا نساء مصر لان خروجهن على وجه فيه الفساد و الفتنة

(حاشیہ مراقی الفلاح صفحہ ۳۴۰)

مقام غور ہے کہ عورت بے پردہ ہو کر قبور کی زیارت کے لئے جائے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور وہ گناہ میں رہتی ہے تو اگر وہ بن ٹھن کر حسن نمائی کرتی ہوئی بازار میں سودا خریدنے کے لئے جائے تو اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں کی لعنت کیوں نہ برسے گی۔ اور وہ لوٹنے تک کیوں نہ گناہ میں مبتلا رہے گی۔ اللہ کریم جل شانہ ہماری مسلمان عورتوں کو شرم و حیا کی دولت عنایت فرمائے آمین ۔(مراقی الفلاح صفحہ ۳۴۰)

سوال: کتنی عمر کے بچیوں کے سر کے بال کٹوانا جائز ہے اور ان کے بال کٹوانے کی جگہ منڈوانا کیسا ہے؟

جواب: نادان بچوں کے بال کٹوانے یا مونڈنے میں حرج نہیں لیکن با ہوش بچیوں کے سر کے بال مونڈنے یا کٹانے میں ان کے والدین یا ورثاء پر گناہ ہے۔ اور بالغ بچیاں خود اپنی مرضی سے بال کٹائیں تو گناہ خود ان پر ہے۔ جب کہ ان کے والدین ان کی اس حرکت پر رضامند نہ ہوں، ورنہ وہ بھی گنہگار رہوں گے۔

(الحدیقۃ الندیہ جلد ۵ صفحہ ۵۸۵)

سوال: عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے والدین اور عزیز و اقارب کے ہاں جا سکتی ہے یا نہیں؟ اور اگر وہ بغیر اجازت چلی جائے تو کیا حد ہے؟

جواب: عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کی زیارت کے لئے نہیں نکل سکتی اور اگر وہ والدین کی زیارت یا عیادت کے لئے اذن مانگے تو خاوند کو اجازت دے دینی چاہئے۔ اور اگر وہ اس کی اجازت کے بغیر میکے چلی جائے تو اس پر گناہ

ضرور ہے مگر کوئی شرعی حد لازم نہیں ہوتی۔ (الحدیقۃ الندیہ جلد۲ رصفحہ ۳۶۰)

سوال: تانبے، پیتل کے تعویذوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: مرد وعورت دونوں کو مکروہ اور سونے چاندی کے مرد کو حرام عورت کو جائز۔

(الملفوظ حصہ ۳ رصفحہ ۳)

سوال: عورت پر مرد کے اور مرد پر عورت کے کیا حق ہیں؟

جواب: مرد پر عورت کا حق نان ونفقہ دینا، رہنے کو مکان دینا، مہر وقت پر ادا کرنا، اس کے ساتھ بھلائی کا برتاؤ رکھنا، اسے خلاف شرع باتوں سے بچانا۔ قال اللہ تعالیٰ: وعاشروھن بالمعروف اور انکے ساتھ اچھی گزراں کرو وقال اللہ تعالیٰ: یا ایھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا اے وہ لوگ جو ایمان لاتے ہو اپنے آپ اور اپنے اہل کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

اور عورت پر مرد کا حق امور متعلقہ زوجیت میں اللہ ورسول کے بعد تمام حقوق حتی کہ ماں باپ کے حق سے زائد ہے، ان امور میں اس کے احکام کی اطاعت اس کے ناموس کی کی نگاہداشت عورت پر فرض اہم ہے، بے اس کے اذن کے محارم کے سوا کہیں نہیں جاسکتی اور محارم کے یہاں بھی ماں باپ کے یہاں پر آٹھویں دن وہ بھی صبح سے شام تک کیلئے۔ اور بہن، بھائی، چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی کے یہاں سال بھر بعد۔ اور شب کو کہیں نہیں جاسکتی۔

حضور پاک ﷺ فرماتے ہیں: اگر میں کسی کو کسی غیر خدا کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے، اور ایک حدیث میں ہے، اگر شوہر کے نتھنوں سے خون اور پیپ بہہ کر اس کی ایڑیوں تک جسم بھر گیا ہو اور عورت اپنی زبان سے چاٹ کر اُسے صاف کرے تو اس کا حق ادا نہ ہوگا۔ (احکام شریعت حصہ اوّل صفحہ ۱۳۲)

سوال: سرخ دسترخوان پر کھانے میں کیا حکمت ہے؟ اور کہاں سے ثابت ہے؟

جواب: سرخ دسترخوان پر کھانا سنت ہے کیونکہ حضور ﷺ کھاتے تھے۔ چنانچہ شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرمودہ اند کہ در سفر حضرت ﷺ سفرہ سرخ بودے۔ (سفر السعادہ صفحہ 426)

یعنی شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ زادراہ سرخ دسترخوان پر کھاتے تھے۔

(سفر السعادہ صفحہ 426)

سوال: کھانا کھاتے وقت روٹی کے چار ٹکڑے کرنا کیسا ہے؟ یا کوئی حکمت ہے؟

جواب: کھانا کھاتے وقت روٹی کے چار ٹکڑے کرنا ضروری نہیں اور نہ ہی اس میں کوئی حکمت ہے۔ فتاویٰ رضویہ جلد 9 صفحہ 304 پر ہے روٹی کے چار ٹکڑے کرنا کوئی ضروری بات نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 9 صفحہ 304)

سوال: رات کے وقت آئینہ کا دیکھنا منع ہے یا نہیں؟ خصوصاً عورتوں کو اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگھار کرتے وقت آئینہ دیکھنے کی سخت ضرورت پڑتی ہے کیا حکم ہے؟

جواب: رات کو آئینہ دیکھنے کی کوئی ممانعت نہیں، بعض عوام کا خیال ہے کہ

اس سے منہ پر چھائیاں پڑتی ہیں اور اس کا بھی کوئی ثبوت نہ شرعاً ہے نہ طبعاً نہ تجربۃً اور عورت اپنے شوہر کے لئے آئینہ دیکھے ثواب عظیم کی مستحق ہے اور ثواب کی بات بے اصل خیالات کی بنا پر منع نہیں ہوسکتا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۹ رصفحہ ۱۱۹)

سوال: کیا مسلمان عورتوں کو ساڑی یا لہنگا پہننا ناجائز وگناہ ہے؟

جواب: جن علاقوں میں صرف غیر مسلم عورتیں ہی لہنگا اور ساڑی پہنتی ہیں اور انہیں لباس کفار خیال کیا جاتا ہے ان علاقوں میں مسلمان عورتوں کو لہنگا اور ساڑی پہننا ناجائز وگناہ ہے لیکن جن علاقوں میں یہ مسلمانوں کا بھی لباس ہے یعنی مسلم وغیر مسلم سبھی عورتیں پہنتی ہیں وہاں ان کا استعمال جائز ہے۔

حاشیہ فتاویٰ امجدیہ میں مفتی آلِ مصطفیٰ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ جہاں لوگ اسی لئے باعث افتخار جانتے ہو وہاں مسلم عورتوں کو یہ لباس پہننا ممنوع مکروہ ہے اور جہاں مسلم وغیر مسلم سب پہنتی ہوں وہ ان لباسوں کا استعمال بلاشبہ جائز ہے۔

(حاشیہ فتاویٰ امجدیہ جلد 4 صفحہ 146)

اور مشکوٰۃ شریف میں ہے: **عن جابر قال رش قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان الذی رش الماء علی قبرہ بلال بن رباح بقربۃ بدا من قبل راسۃ حتی انتھی الی رجلیہ** حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پر پانی چھڑکا یا گیا اور پانی چھڑکنے کی خدمت حضرت بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشکیزہ سے اس طرح انجام دی کہ سرہانے کی جانب سے پانی چھڑکنا شروع کیا یہاں تک کہ قدموں تک آ کر ختم کردیا۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ 149، بیہقی فی دلائل النبوہ صفحہ 358، فتاویٰ سراوستی جلد 1 صفحہ 243)

اور تحریر فرماتے ہیں: اکابر فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے دو باپ نہیں ہوسکتے

ایک وقت میں ایک عورت کے دو شوہر نہیں ہو سکتے ایک مرید کے دو پیر نہیں ہو سکتے۔ یہ وسوسہ ہے اس پر عمل نہ کیا جائے۔" یک در گیر محکم گیر" یعنی ایک ہی دروازہ پکڑو مگر مضبوطی سے۔ پریشان نظری والا کسی طرف سے فیض نہیں پاتا۔

حدیث شریف میں ارشاد ہوا: من رزق فی شیء فلیلزمه یعنی جس کو کسی چیز میں یعنی اس کے سبب سے رزق دیا جائے تو چاہئے کہ اس پر لزوم اختیار کرے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 603، فتاویٰ سراوستی جلد دوم صفحہ 225)

سوال: ایک شخص دو پیروں کا مرید ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

جواب: اگر کوئی شخص ایک پیر کا مرید ہو گیا تو دوسرے پیر سے مرید نہیں ہو سکتا۔ البتہ: دوسرے پیر سے طالب ہوسکتا ہے۔

جیسا کہ مجدد اعظم امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالی عنہ تحریر فرماتے ہیں: مرید غلام ہے اور طالب وہ کہ غیبت شیخ میں بضرورت یا باوجود شیخ کسی مصلحت سے جسے شیخ جانتا ہے یا مرید شیخ غیر شیخ سے استفادہ کرے اسے جو کچھ حاصل ہو وہ بھی فیض شیخ ہی جانے ورنہ دو در والا کبھی فلاح نہیں پاتا۔

اولیاء کرام فرماتے ہیں: لا یفلح مرید بین شیخین یعنی جو دو پیروں کے درمیان ہو کامیاب نہیں ہوتا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 558)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمت بالخیر

آداب قـــــــرآن

سوال: عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ قرآن خوانی اور تیجوں کی محفلوں میں سارے لوگ بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں کیا سب لوگوں کو ایک ساتھ بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنا جائز ہے؟

جواب: سب لوگوں کو ایک ساتھ بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کرنا ناجائز و حرام ہے اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم یہ ہے کہ سب آہستہ آہستہ پڑھیں۔

فتاویٰ فیض الرسول میں ہے: مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے قرآن مجید پڑھیں یہ حرام ہے اکثر تیجوں اور قرآن خوانی کی مجلسوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد اوّل صفحہ ۲۴۹)

سوال: قرآن مجید اگر ہاتھ سے چھوٹ کر گر جائے تو کچھ لوگ اس کو تول کر برابر وزن کا آٹا یا چاول خیرات کرتے ہیں اور اس خیرات کو اس کا کفارہ خیال کرتے ہیں اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن مجید کو جان بوجھ کر گرانا گناہ ہے اور بہ نیت اہانت کفر، لیکن اگر دھوکے سے بھول کر ہاتھ سے چھوٹ جائے یا الماری وغیرہ سے گر جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ بھول چوک معاف ہے لیکن پھر بھی اگر بطور خیرات کچھ راہ خدا میں خرچ کر دیا جائے تو اچھی بات ہے لیکن قرآن شریف کو تولنا اور اس کے برابر غلّہ وغیرہ خیرات کرنے کو کفارہ سمجھنا غلط فہمی ہے۔

(عوام میں مشہور غلط فہمیوں کی اصلاح صفحہ ۲۶۸)

سوال: بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ قرآن مجید پڑھتے وقت اگر اُٹھ کر کہیں جانا ہوتا ہے تو بند کر دیتے ہیں کھلا ہوا چھوڑ کر نہیں جاتے وہ کہتے ہیں کہ اگر کھلا ہوا چھوڑ دیا جائے تو شیطان پڑھتا ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟

جواب: قرآن مجید پڑھتے وقت اگر اُٹھ کر کہیں جانے کی ضرورت پڑ جائے تو قرآن مجید کو بند کر دینا ہی چاہئے کھلا ہوا چھوڑ کر جانا ادب کے خلاف ہے لوگوں میں جو مشہور ہے کہ اگر کھلا ہوا چھوڑ دیا جائے تو شیطان پڑھتا ہے بے اصل ہے۔

بہار شریعت میں ہے: مسلمانوں میں یہ دستور ہے کہ قرآن مجید پڑھتے وقت اگر اُٹھ کر کہیں جاتے ہیں تو بند کر دیتے ہیں کھلا ہوا چھوڑ کر نہیں جاتے یہ ادب کی بات ہے مگر بعض لوگوں میں مشہور ہے کہ اگر کھلا ہوا چھوڑ دیا جائے گا تو شیطان پڑھے گا اس کی اصل نہیں ممکن ہے کہ بچوں کو اس ادب کی طرف توجہ دلانے کے لئے ایسا اختراع کیا ہو۔

(بہار شریعت حصہ ۱۶/ صفحہ ۴۹۶)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمت بالخیر

ایصـــال ثـــواب کا بیـــان

سوال: جیسا کہ اہل سنت کا یہ عمل ہے کہ میت کے گھر تیسرے روز جمع ہوکر قرآن خوانی اور تسبیح وغیرہ پڑھ کر مرحوم کو ایصال ثواب کرتے ہیں اسی طرح ہندو لوگ بھی میّت کے گھر چوتھے روز جمع ہوکر اپنے دھرم کے مطابق جو عمل کرتے ہیں اس میں مسلمانوں کو شریک ہونا کیسا ہے؟ او رجو شریک ہوتے ہیں اسکے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے۔

جواب: ہندو مُردے کے مرن بھوج میں شریک ہونا حرام ہے بلکہ منجر الی الکفر ہندو یہ کھانا اس نیت سے کرتے ہیں کہ کھانے والے جو کچھ کھائیں گے وہ میت تک پہنچے گا۔ تو اس کا ایمان جاتا رہا کیوں کہ اس نے کافر کو ثواب کا اہل جانا اور یہ کفر ہے۔

(فتاویٰ شارح بخاری جلد۲ ر صفحہ ۶۳۰)

سوال: کیا فاتحہ کی شیرینی کافر کو دینا جائز ہے؟

جواب: فاتحہ کی شیرینی کافر کو دینا منع ہے۔ فتاویٰ مصطفویہ میں ہے۔ حربی کافر کو نہ فاتحہ کی شیرینی دینی درست نہ غیر فاتحہ کی۔ (فتاویٰ مصطفویہ صفحہ ۴۵۳)

فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ سے کسی نے سوال کیا کہ قربانی کا گوشت عقیقہ کا گوشت فطرہ، زکوٰۃ اور فاتحہ کی شیرینی کیا کافروں کو دے سکتے ہیں؟ امام صاحب دینے سے منع کرتے ہیں۔ اسکے جواب میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ قربانی کا گوشت وغیرہ کافر کو دینے سے جو امام صاحب منع کرتے ہیں وہ حق پر ہیں۔

(فتاویٰ فیض رسول جلد۲ ر صفحہ ۵۲۲)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال: میّت کے تیسرے، ساتویں، چہلم کے دن مسلمانوں کا جمع ہوکر قرآن مجید وکلمہ طیبہ پڑھنا اور چنوں وغیرہ پر کچھ پڑھ کر تقسیم کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: یقیناً جائز، بلکہ مستحسن ومستحب ہے کیونکہ اس طرح مسلمانوں کے جمع ہونے کا مقصد اعظم میّت کو ایصال ثواب کرنا ہی ہوتا ہے جو قرآن وسنت اور اجماع امت سے ثابت ہے کہ ہر طرح کے نیک اعمال کا ثواب مُردوں کو پہنچتا ہے اور وہ خوش ہوتے ہیں قرآن پڑھنا بھی ثواب، کلمہ طیبہ پڑھنا بھی ثواب، چنوں کو تقسیم کرنا بھی ثواب اوران کے علاوہ بھی جو چیزیں صدقہ کرنے کیلئے رکھیں ان کو صدقہ کرنا بھی ثواب اس کو جمع کر کے میّت کو پہنچایا جائے تو کیا حرج۔

احیاء العلوم میں ہے: جب الگ الگ افراد حرام نہیں تو مجموعہ کہاں سے حرام ہو جائے گا، احیاء العلوم صفحہ ۵۹۷/اسی احیاء العلوم میں دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ جب مباحات کے افراد مباح ہوں تم مجموعہ بھی مباح ہوگا۔ (احیاء العلوم صفحہ ۵۹۷)

سوال: قل کا جو ختم انسان کے مرنے کے بعد تیسرے دن کیا جاتا ہے اس تیسرے دن کی کیا وجہ ہے؟

جواب: قل کا جو ختم پڑھا جاتا ہے اس کا مقصد ایصال ثواب ہے اور ایصال ثواب شریعت اسلامیہ میں جائز ہے۔

مشکوٰۃ شریف باب الفتن میں ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں **من یضمن لی منکم ان یصلی فی مسجد العشأ رکعتین و یقول هذه لابی هریره** تم میں سے کون میرے لئے اس بات کی ضمانت اٹھاتا ہے یہ کہ مسجد عشاء میں دو رکعتیں پڑھے اور کہے کہ یہ ابوہریرہ کے لئے ہیں۔ بدنی عبادت میں

اگر چہ نیابت جائز نہیں۔یعنی کوئی شخص دوسرے کی طرف سے نماز پڑھے تو دوسرے کی نماز نہیں ہوگی۔

جیسا کی مالی عبادت کا ثواب دوسرے شخص کو بخش سکتا ہے۔اسی طرح بدنی عبادت کا ثواب بھی دوسرے شخص کو بخشنا جائز ہے۔اس حدیث سے جیسا کہ بدنی عبادت کے ثواب کا ثبوت ہوا ہے اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ برکت کی نیت سے بزرگان دین کی مسجدوں میں نماز پڑھنا بھی باعث ثواب ہے۔

امام احمد بن حنبل اپنی مسند شریف میں فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم لوگ اپنی اموات کے لئے دُعاء کرتے ہیں، ان کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں اور حج کرتے ہیں کیا یہ چیزیں ان اموات کو پہنچتی ہیں تو فرمایا ضرور ان کو ملتی ہیں اور فرمایا: **و یفرحون به کما یفرح احدکم بالهدیة** اور وہ خوش ہوتے ہیں جیسے کہ تم میں سے کوئی ہدیہ سے خوش ہوتا ہے۔

حضرت سعد بن عبادہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میری ماں یعنی اُم سعد کا انتقال ہو گیا ہے تو کون سا صدقہ سب سے بہتر ہوگا تو فرمایا پانی، انہوں نے ایک کنواں کھودا اور کہا: **هذه لام سعد** یہ کنواں اُم سعد کا ہے۔

ایصال ثواب کا ثبوت قرآن پاک میں بھی موجود ہے۔مثال کے طور پر دیکھئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ قرآن نے بیان کیا ہے۔جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام ایک آبادی میں پہنچے تو اہل قریہ نے ان بزرگوں کی میزبانی کا شرف حاصل کرنے سے صاف انکار کر دیا۔جب یہ دونوں حضرات ایک بوسیدہ دیوار کے پاس پہنچے جو گرنے کے قریب تھی۔جناب خضر نے آگے بڑھ کر اس کی مرمت شروع کر دی اور اس کو درست کر دیا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ نے اس ناشکر گزار گاؤں کی بلا وجہ

خیر خواہی کی۔ اگر چاہتے تو کم از کم اس محنت کی اُجرت ہی لے لیتے تو خضر نے فرمایا یہ دیوار دو یتیموں کی ملکیت ہے اس کے نیچے ایک خزانہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہوئی کہ دیوار گرنے نہ پائے تاکہ خزانہ محفوظ رہے اور یہ یتیم جوان ہو کر اپنے اس موروثی سرمایہ کے وارث ہوں۔ وجہ یہ کہ ان کا باپ ایک مرد صالح تھا۔ مفسرین کا بیان ہے کہ وہ مرد صالح ان یتیموں کیا جداد میں سات پشت اوپر ہو گزرا تھا۔

اس واقعہ سے ظاہر ہو گیا کہ مرد صالح کا صلاح وتقویٰ کا اثر و نفع دوسرے تک پہنچ سکا اور پہنچا۔ یتیوں کی منفعت کے خیال سے اور دیوار اور خزانہ کی حفاظت ان نابالغ بچوں کے اپنے اعمال کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ باپ کے عمل کا فائدہ یتیموں کو ملا گویا کہ مرد صالح کی نیکوکاری کا فائدہ اس کو اپنی ذات کو بھی ہے اس کے طفیل میں اس کی اولاد کو بھی نفع پہنچا۔ لہذا: ایصال ثواب کا اعمال خیر کا نفع موصل اور موصل الیہ دونوں کو پہنچتا ہے اور کسی کے حق میں کمی نہیں ہوتی۔

اسی قصہ میں ایک دوسرا واقعہ یہ ہے کہ: اثنائے سفر میں جناب خضر نے ایک کم سن بچے کو مار ڈالا اور وجہ یہ بتائی کہ اس بچے کے والدین خداترس وصالح تھے۔ یہ بچہ بڑا ہو کر فاسق و فاجر ہوتا جن سے صالح والدین کے خیالات و اعمال بھی یقیناً متاثر ہوتے۔ لہذا: اس کو قتل کر دیا اور اس کے بدلے ایک صالح اولاد اس کے والدین کے گھر پیدا ہوگی۔

اس واقعہ سے معلوم ہوا کی والدین کے صلاح اور تقویٰ کے نتیجہ میں متوفی بچہ عذاب آخرت سے بچالیا گیا۔ گویا کی بلوغ کے بعد فسق وضلالت کی وجہ سے مستحق عذاب ہوتا لیکن والدین کے صلاح وتقویٰ کی وجہ سے بچپن کی موت نے اس کو آخرت میں جنت کا حقدار بنادیا۔

لہذا: پہلے قصہ میں ایک کا عمل خیر دوسرے کے لئے اس دنیا میں کارآمد ہوا، اور دوسرے واقعہ میں ایک کا عمل خیر دوسرے کیلئے آخرت میں نفع بخش ہوا، یہی

ایصال ثواب کا مفہوم اور مطلب ہے کہ ایک کا عمل خیر دوسرے کے لئے آخرت میں نفع بخش ہو، فاتحہ، تیجہ، دسواں، چالیسواں وغیرہ اسی ایصال ثواب کے افراد ہیں۔ان میں تلاوت قرآن جو کہ بدنی عبادت ہے اور صدقہ یعنی مالی عبادت ہے ان دونوں کو جمع کر کے ثواب پہنچایا جاتا ہے۔وہابیہ ایصال ثواب کو تو دبی زبان سے مان لیتے ہیں۔لیکن فاتحہ، تیجہ وغیرہ کا انکار کرتے ہیں حالانکہ یہ سب ایصال ثواب کے افراد ہیں۔گویا کہ وہابیہ اور دیابنہ ایصال ثواب کو کلیات فریضہ یا مثل افلاطونیہ سے تصور کرتے ہیں کہ ایصال ثواب ایسی کلی ہے جس کا کوئی فرد ہی نہیں حالانکہ یہ وہابیہ کا ایک خودساختہ عقیدہ ہے جو کہ قرآن اور حدیث کے بالکلیہ خلاف ہے۔قرآن پاک اور حدیث میں ایصال ثواب کا ثبوت واضح طور پر موجود ہے انکار جہالت اور محض تعصب ہے۔

انوار ساطعہ صفحہ ۱۴۵ر میں ہے: کہ حضور علیہ السلام نے حضرت سیدنا حمزہ کے لئے تیسرے، ساتویں، چالیسویں، دن چھٹے ماہ اور سال بھر بعد صدقہ دیا۔

حدیث میں ہے کہ جو شخص گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے پھر اس کا ثواب مردوں کو بخشے تو اس کو تمام مردوں کے برابر ثواب ملے گا۔

فتاویٰ شامی میں ہے: جو ممکن ہو قرآن پڑھے سورہ فاتحہ، سورہ بقرہ، کی اوّل آیات اور آیت الکرسی اور آمن الرسول اور سورہ یاسین اور سورہ ملک اور سورہ تکاثر اور سورہ اخلاص بارہ یا گیارہ یا سات یا تین مرتبہ پڑھے، پھر کہے یا اللہ جو کچھ میں نے پڑھا اس کا ثواب فلاں کو یا فلاں لوگوں کو پہنچا دے۔معلوم ہوا کہ ایصال ثواب کا ثبوت قرآن اور حدیث اور فقہاء کرام کے اقوال سے روز روشن کی طرح موجود ہے بلکہ بطور عقیدہ اور تعامل ایصال امت مسلمہ میں رائج ہے اور ہر عمل خیر جس کا ثواب عامل کو پہنچتا ہے اس کا ایصال اموات کی طرف ہوسکتا ہے اور تیجا میں بھی ایصال ثواب ہی ہوتا ہے قل اور تیجے کے ختم کے تیسرے دن کی وجہ یہ ہے کہ تیسرے دن عام طور

پر مسلمان جمع ہوکر ایصال ثواب کے لئے فاتحہ قل وغیرہ پڑھتے ہیں یہ تیسرا دن تعزیت کا آخری دن ہے اس کے بعد سوائے غایب کی تعزیت کرنا منع ہے۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے: **ووقتها من حين يموت الى ثلاثه ايام ويكره بعدها الا ان يكون المعزى او المعزى اليه غائبا** اور ماتم پرسی کا وقت مرنے کے وقت سے تین دن تک ہے اس کے بعد مکروہ ہے مگر یہ کہ تعزیت ''ماتم پرسی'' دینے والا یا لینے والا غائب ہو۔ تیسرے دن تو لوگ عام طور پر تعزیت کے لیے آتے رہتے ہیں۔ اسی لئے تمام لوگ جمع ہو کر ایصال ثواب کے لئے قل اور فاتحہ پڑھتے ہیں۔ جب تعزیت تین دن تک ہی ہے۔ سوائے غائب کے لئے اس لئے تیجہ کا دن تیسرا روز مقرر کیا ہے۔ پھر تیجہ کا ثبوت حدیث پاک سے بھی گزر چکا ہے۔

لہذا: قل کے لئے تیسرا دن مقرر کیا گیا ہے۔ یہ بات بھی معلوم ہوگئی تاریخ کا تعین بھی جائز ہے بلکہ شرعی طور پر ثابت ہے۔ اسی لئے تو تعزیت کی تقید ایام ثلاثہ تک ہے۔ بعض وہابیہ اور دیابنہ ایصال ثواب کے قائل تو ہو جاتے ہیں لیکن کہتے ہیں کہ ہم تاریخ کے تعین کے مخالف ہیں حالانکہ ان کے پاس کوئی دلیل شرعی نہیں ہے۔ نہ تو قرآن میں تعین ایام کی ممانعت ہے اور نہ حدیث وآثار صحابہ سے حرمت کا ثبوت ملتا ہے بلکہ ان کے خلاف کسی شرعی ممانعت کا نہ ہونا تعین ایام کے لئے کافی ہے کیونکہ مجتہدین ومحدثین وفقہاء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے۔ کسی چیز کی حرمت کے لئے شریعت کی طرف سے حرمت پر نص ضروری ہے کیونکہ ہر چیز مرتبہ جواز میں ہے جب تک حرمت کی تصریح نہ ہوگی اور حرمت ثابت نہ ہوگی پھر بھی ہم جب شرعی واجبات و فرائض پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ان میں اکثر احکام کسی واقعہ سے متعلق ہیں اور ان کی تعمیل میں دن اور تاریخ اور وقت کا باقاعدہ لحاظ رکھا گیا ہے۔

مثلاً عید قربان، ماہ رمضان، شب قدر، جمعہ اسی طرح شریعت میں اور بھی کافی امثلہ ہیں جن میں تاریخ کا تعین شارع علیہ السلام کی طرف سے کیا گیا ہے اور

یہ بات بھی ظاہر ہے۔جب تک تاریخ کا تعین نہ کیا جائے تمام دنیاوی امور انتظامیہ سرانجام نہیں ہوسکتے۔دیکھئے شادی اور نکاح،ولیمہ یا کسی اجتماع کے لئے تاریخ معین نہ کی جائے تو کیا یہ امور ہوسکتے ہیں ہرگز نہیں۔

لہذا: تاریخ کا تعین لازمی اور ضروری ہے۔وہابیہ اور دیابنہ بھی اپنے اجتماعات اور جو اجلاس کرتے ہیں ان کے لیے بھی تاریخ کا تعین کرتے ہیں ان کو اگر اعتراض ہی ہے تو پھر وہ بلا تاریخ ہی اپنے اجتماعات کر کے دکھائیں۔بہر صورت قل اور فاتحہ تیسرے دن کرنا جائز ہے بلکہ مرنے والے کے لئے باعث ثواب بھی ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ،انوار ساطعہ،مشکوٰۃ شریف،ودیگر کتب)

سوال: کیا بغیر وضو کے فاتحہ درست نہیں ہے؟

جواب: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اگر فاتحہ بغیر وضو کے پڑھی جائے تو فاتحہ درست نہیں ہے یہ لوگوں کی غلط فہمی ہے کیوں کہ فاتحہ پڑھنے کے لئے وضو کرنا ضروری نہیں مگر کر لینا افضل ہے کہ فاتحہ میں قرآن شریف کی تلاوت کی جاتی ہے اور قرآن شریف کو زبانی تلاوت کرنے کے لئے وضو کر لینا بہتر ہے نہ کہ واجب اور یہ تلاوت کے آداب میں سے ہے۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: قرآن عظیم پڑھنے کے لئے وضو کرنا مستحب ہے۔(بہار شریعت جلد اوّل حصہ ۲ صفحہ ۲۳)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمت بالخـــــــــــیر

متفرقات کا بیان

سوال: زمین میں زلزلہ کیسے آتا ہے؟

جواب: جب زمین میں کثرت سے گناہ ہونے لگتے ہیں تو رب تعالیٰ غافل بندوں کو آگاہ کرنے کیلئے فرشتوں کو زمین میں حرکت دینے کا حکم دیتا ہے تو فرشتے تیز اور طاقتور ہوا زمین میں داخل کر دیتے ہیں جس کی حرکت سے زمین ہلنے لگتی ہے اس کو زلزلہ کہتے ہیں۔ (فتاویٰ عزیزی جلد دوم صفحہ ۱۲۸)

امام اہلسنت فاضل بریلوی فرماتے ہیں اصلی سبب گناہ ہے۔ پیدا یوں ہوتا ہے کہ ایک پہاڑ جس کا نام قاف ہے تمام زمین کو محیط ہے اور اس کے ریشے زمین کے اندر سب جگہ پھیلے ہوئے ہیں جیسے بڑے درخت کی جڑیں دور تک اندر اندر پھیلتی ہیں جس زمین میں زلزلہ کا حکم ہوتا ہے وہ پہاڑ اپنے اس جگہ کے ریشے کو جنبش دیتا ہے پھر زمین ہلنے لگتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوازدھم صفحہ ۱۸۹)

سوال: کیا جنات انسانی جسم میں تصرف کر سکتے ہیں؟

جواب: بے شک جنات انسان کے اندر تصرف کر سکتا ہے جیسا کہ امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں کہ جن و شیاطین بعض وقت آدمی پر دخل کرتے ہیں کبھی بے ہوش کر دیتے ہیں اور کبھی اس کی زبان سے بولتے ہیں اور طرح طرح کی حرکات کرتے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۱ رصفحہ نمبر ۹۱ رضا اکیڈمی ممبئی)

اور شارح بخاری حضرت مفتی شریف الحق امجدی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں کہ جنوں کے سوار ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ گھوڑا سوار ہونے والے کی طرح سوار

ہوتا ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ وہ انسان کو بے قابو کر کے اپنے قبضے میں لے لیتا ہے اور اس کا ثبوت قرآن مجید سے ملتا ہے۔ سورہ بقرہ میں ہے کہ **الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطن من المس**

(پارہ ۳ سورہ بقرہ آیت ۲۷۵)

ترجمہ: یعنی وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہونگے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جیسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا رکھا ہو۔ اس سے **معلوم** ہوا کہ شیطان انسان کے حواس کو بے کار کر دیتا ہے اور شیطان سرکش جن کو کہتے ہیں۔

(فتاوی شارح بخاری جلد صل ا صفحہ ٦٦٧)

سوال: انسان کے جسموں میں کتنی بار روح داخل ہوئی اور داخل ہوگی؟

جواب: چھ بار

(ا) یوم میثاق میں داخل ہوئی جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی ذریت نکالی اور سب سے اپنی ربوبیت کا اقرار کرایا۔

(۲) جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تو رب العزت نے حضرت ابراھیم سے فرمایا کہ اے ابراہیم مقام ابراہیم میں کھڑے ہو کر آواز دو کہ تمہارے رب کا گھر تیار ہو گیا ہے اس گھر کی زیارت اور طواف کیلئے چلے آؤ۔ حضرت ابراھیم نے آواز دی تو رب العزت نے حضرت ابراہیم کی اس آواز کو سارے جہاں کے لوگوں تک پہونچا دیا اور جو ماں کے ارحام اور باپ کے اصلاب میں تھے ان میں بھی روح ڈال کر یہ آواز پہنچائی گئی۔

(۳) جب حضرت موسیٰ علیہ سلام نے تورات شریف میں امت محمدیہ ﷺ کی فضیلت و کمال کا ذکر کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے خواہش ظاہر کی کہ مجھے امت محمدیہ کا دیدار اور ان کی آواز سنوائی جائے۔ تو خداوند قدوس نے

امت محمدیہ کی آواز کو ان کے باپوں کے اصلاب میں روح ڈال کر سنوایا۔
(۴) ماں کے شکم میں داخل ہوتی ہے پھر موت کے وقت نکال لی جاتی ہے۔
(۵) قبر میں منکر نکیر کے سوال و جواب کے وقت داخل ہوتی ہے۔
(۶) میدان حشر میں جمع کرنے کیلئے حضرت اسرافیل علیہ السلام کے صور پھونکنے کے وقت داخل کی جائے گی۔(فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۸۹)

سوال: مرنے کے بعد ارواح کہاں رہتی ہیں؟

جواب: مسلمانوں میں بعض کی روحیں قبر پر رہتی ہیں۔بعض کی چاہ زمزم میں اور بعض کی آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتی ہیں اور بعض کی آسمان اوّل، دوم ہفتم تک اور بعض کی اعلیٰ علیین میں اور بعض کی سبز پرندوں کی شکل میں زیر عرش نور کی قندیلوں میں اور بعض کی سبز پرندوں کی شکل میں جنت میں سیر کرتی ہیں اور بعض کی روحیں جنت میں رہتی ہیں۔جیسے انبیاء اور شہدا کی روحیں اور مومنین کی روحیں جنت میں حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ کی نگرانی میں ہیں۔اور کفار میں بعض کی روحیں چاہ وادی برہوت میں اور بعض کی زمین میں اوّل، دوم، ہفتم تک اور بعض کی سجّین میں اور بعض کی حضر موت میں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۴ صفحہ ۱۲۰)

سوال: آدمی کے مرنے کے بعد اُسے خوشبو کیوں لگاتے ہیں؟

جواب: ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت عزرائیل علیہ السلام حضرت آدم کی تخلیق کیلئے زمین سے مٹی اُٹھا کر لے گئے تو زمین نے بارگاہ خداوندی میں شکایت کی کہ یا اللہ مٹی اٹھانے سے مجھ میں کمی آگئی۔خدا نے جواب دیا گھبراؤ مت یہ جب تم میں واپس آئیگا تو پہلے سے زیادہ حسین و جمیل اور خوشبودار ہوگا۔یہی وجہ ہے کہ میت کو عطر و مشک سے معطر کیا جاتا ہے۔(روح البیان جلد ۱ صفحہ ۶۸)

سوال: عذاب فقط روح پر ہوتا ہے یا جسم پر بھی؟

جواب: روح و جسم دونوں پر، یو ہیں ثواب بھی، حدیث میں ہے ایک لنگڑا باغ کے سامنے پڑا تھا اور میوے دیکھ رہا تھا مگر اس تک جا نہ سکتا تھا اتفاقاً ایک اندھے کا اس طرف سے گزر ہوا کہ باغ میں جا سکتا تھا مگر میوے اسے نظر نہ آتا لنگڑے نے اندھے سے کہا تو مجھے باغ میں لے چل وہاں جا کر ہم اور تم دونوں میوے کھائیں اندھا اس کو اپنی گردن پر سوار کر کے باغ میں لے گیا لنگڑے نے میوے توڑے اور دونوں نے کھایا اس صورت میں کون مجرم ہوگا؟ دونوں ہی مجرم ہیں اندھا جسم ہے اور لنگڑا روح۔ (الملفوظ حصہ اوّل صفحہ ۷۳)

سوال: ہر ایک کے ساتھ کتنی روحیں ہیں؟

جواب: صرف ایک روح ہے۔ اگر مسلمان ہے تو علیین میں اور کافر ہے تو سجین میں جو شخص قبر پر جاتا ہے اس کو بخوبی دیکھتی ہے اس کی بات سنتی سمجھتی ہے مرنے کے بعد روح کا ادراک بیشمار بڑھ جاتا ہے خواہ مسلمان کی ہو یا کافر کی شاہ عبدالعزیز صاحب فرماتے ہیں۔ روح را قرب و بعد مکانی یکساں است روح کو دیکھو کوئیں کے اندر سے انسان کو دیکھتی ہے یعنی نگاہ اٹھتے ہی زمین سے فلک تک پہنچتی ہے جو یہاں سے آٹھ ہزار برس کی راہ پر ہے حدیث میں روح زندہ و مردہ کی مثال پرند کی فرمائی کہ جب پنجرے میں بند ہے اسی کے لائق پر کھول سکتا ہے جب قفس سے نکال دو پھر اسکی اُڑان دیکھو۔ (الملفوظ حصہ اوّل صفحہ ۷۳)

سوال: طلب اور بیعت میں کیا فرق ہے؟

جواب: طالب ہونے میں صرف طلب فیض ہے اور بیعت کے معنیٰ پورے

طور سے بکنا۔ بیعت اس شخص سے کرنا چاہئے جس میں یہ چار باتیں ہوں ورنہ بیعت جائز نہ ہوگی (۱) سنی صحیح العقیدہ ہو (۲) کم از کم اتنا علم ضروری ہے کہ بلا کسی کی امداد کے اپنی ضرورت کے مسائل کتاب سے خود نکال سکے (۳) اس کا سلسلہ حضور اقدس ﷺ تک متصل ہو۔ کہیں منقطع نہ ہو (۴) فاسق معلن نہ ہو۔ اسی سلسلہ بیان میں ارشاد ہوا کہ لوگ بیعت بطور رسم ہوتے ہیں، بیعت کے معنی نہیں جانتے۔ بیعت اسے کہتے ہیں کہ حضرت یحیٰ منیری کے ایک مرید دریا میں ڈوب رہے تھے حضرت خضر علیہ السلام ظاہر ہوئے اور فرمایا اپنا ہاتھ مجھے دے کہ تجھے نکال لوں ان مرید نے عرض کی یہ ہاتھ حضرت یحیٰ منیری کے ہاتھ میں دے چکا ہوں اب دوسرے کو نہ دوں گا حضرت خضر علیہ السلام غائب ہوگئے اور حضرت یحیٰ منیری ظاہر ہوئے اور ان کو نکال لیا۔

(الملفوظ جلد دوم صفحہ ۴۱/۴۲)

سوال: کسی شیخ سے بیعت کر کے دوسرے سے رجوع کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر پہلے میں کچھ نقصان ہو تو بیعت ہوسکتی ہے ورنہ نہیں، البتہ: تجدید کرسکتا ہے۔

خود حضور ﷺ سلمہ ابن اکوع سے ایک جلسہ میں تین بار بیعت لی جہاد کو جارہے تھے پہلی بار سلمہ نے بیعت کی تھوڑی دیر بعد حضور نے فرمایا سلمہ تم بیعت نہ کرو گے، عرض کی حضور ابھی کر چکا ہوں فرمایا وایضاً پھر بھی، انھوں نے پھر بیعت کی اخیر میں جب سب حضرات بیعت سے فارغ ہوئے تو پھر ارشاد ہوا سلمہ تم بیعت نہ کرو گے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ میں دو بار بیعت کر چکا ہوں فرمایا وایضاً پھر بھی، غرض ایک جلسہ میں سلمہ سے تین بار بیعت لی، ان پر تاکید بیعت میں راز یہ تھا کہ وہ ہمیشہ پیادہ جہاد فرمایا کرتے اور مجمع کفار کا تنہا مقابلہ کرنا ان کے نزدیک کچھ نہ تھا، ایک بار

عبدالرحمٰن فزاری جوکہ کافر تھا اپنے ہمراہیوں کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کے اونٹوں پر آپڑا، چرانے والے کو قتل کیا اور اونٹ لے گیا سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر ہوئی پہاڑ پر جا کر ایک آواز دی کہ یا صباحاہ یعنی دشمن ہے مگر اس کا انتظار نہ کیا کہ کسی نے سنی یا نہیں کوئی آتا ہے یا نہیں۔

تنہا ان کافروں کا تعاقب کیا وہ چار سو تھے اور یہ اکیلے وہ سوار تھے اور یہ پیادہ مگر نبوی مدد ان کے ساتھ تھی اس محمدی شیر کے سامنے سے انہیں بھاگتے ہی بنی اب یہ تعاقب میں ہیں اپنا جز پڑھتے جاتے ہیں۔

میں سلمہ ابن اکوع ہوں اور تمہاری ذلت وخواری کا دن ہے ایک ہاتھ گھوڑے کی کونچوں پر مارتے ہیں وہ گرتا ہے سوار زمین پر آتا ہے دوسرا ہاتھ اس پر پڑتا ہے وہ جہنم جاتا ہے یہاں تک کہ کافروں کو بھاگنا دشوار ہو گیا گھوڑوں پر سے اپنے اسباب پھینکنے لگے کہ ہلکے ہو کر زیادہ بھاگیں یہ اسباب ایک جگہ جمع فرماتے اور پھر وہی رجز پڑھتے ہوئے ان کا تعاقب کرتے اور انہیں جہنم پہنچاتے یہاں تک کہ شام ہو گئی کافر ایک پہاڑ پر ٹھہرے اسکے قریب دوسری پہاڑی پر انھوں نے آرام فرمایا دن ہونے پر وہ اتر کر چلے وہ اسی طرح ان کے پیچھے اور وہی رجز وہی قتل یہاں تک کہ گائے یہ قتل وتعاقب کرتے کرتے قتل گئے تھے اندیشہ ہوا کہ مبادہ کفار کی مدد آئی ہو جب دامن گرد پھٹا تکبیروں کی آوازیں آئیں اور دیکھا کہ حضرت ابوقتادہ مع بعض دیگر صحابہ رضی اللہ عنھم گھوڑوں پر تشریف لا رہے ہیں۔

اب کیا تھا کفار کو گھیر لیا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فارس رسول ﷺ کہا جاتا تھا یعنی لشکر حضور کے سوار جس طرح سلمہ رضی اللہ عنہ کو راجل رسول ﷺ یعنی لشکر اقدس کے پیادے، ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود بارگاہ رسالت ﷺ میں۔ اسد من اسد اللہ ورسولہ فرمایا اللہ ورسول کے شیروں میں سے ایک شیر ان کو اس جہاد کی طبر ان کے گھوڑے نے دی، تھان

''گھوڑے کا اسطبل'' پر بندھا ہوا چمکا انھوں نے ہاتھ پھیرا۔ پھر چمکا فرمایا واللہ کہیں جہاد ہے گھوڑا کس کر سوار ہوئے اب یہ تو معلوم نہیں کہ کدھر جائیں باگ چھوڑ دی اور کہا جدھر تو جانتا ہے چل، گھوڑا اڑا اور یہاں لے آیا، اس عبدالرحمٰن فزاری سے پہلے کسی لڑائی میں ان سے وعدہ جنگ ہو گیا تھا یہ وقت اسکے پورا ہونے کا آیا، وہ پہلوان تھا اس نے کشتی مانگی انھوں نے قبول فرمائی اس محمدی شیر نے خوک ''خنزیر'' شیطان کو دے مارا خنجر لے کر اسکے سینہ پر سوار ہوئے، اس نے کہا میری بیوی کے لئے کون ہوگا فرمایا نار اور اس کا گلا کاٹ دیا سرکاری اونٹ اور تمام غنیمتیں اور وہ اسباب کہ جا بجا کفار پھینکتے اور سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستے میں جمع فرماتے گئے تھے سب لاکر حاضر بارگاہ انور کیا۔ (الملفوظ حصہ دوم صفحہ ۶۷)

سوال: بچوں کی بیعت کس عمر میں ہوسکتی ہے؟

جواب: اگر ایک دن کا بچہ ہو ولی کی اجازت سے بیعت ہوسکتا ہے۔

(الملفوظ حصہ دوم صفحہ ۴۷)

سوال: شوہر کا انتقال ہو جائے تو عورت کتنے دن تک سوگ منائے گی؟

جواب: عورت پر چار مہینے دس دن سوگ واجب ہے۔

(الامن والعلیٰ صفحہ ۲۲۶)

سوال: جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ہمزاد بھی پیدا کرتا ہے۔ آیا اُسکے انتقال کے بعد وہ ہمزاد قید کر دیا جاتا ہے یا آزاد کر دیا جاتا ہے؟

جواب: مجدد اعظم، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے الملفوظ حصہ سوم صفحہ ۳۰ ر پر فرمایا مسلمان کا ہمزاد قید کر لیا جاتا ہے اور کافر کا بھوت ہو جاتا ہے ''یعنی وہ آزاد

رہتا ہے" جب لوگ دنیا میں بھیجے جاتے ہیں، اُنکے ساتھ کراماً کاتبین اور شیاطین ہوتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ انسان کافر ہو یا مسلمان سب کے ساتھ ہمزاد ہوتے ہیں، مرنے کے بعد مسلمان کا ہمزاد قید کرلیا جاتا ہے، اور کافر کا آزاد چھوڑ دیا جاتا ہے۔

(فتاویٰ شارح بخاری جلد ۱ر صفحہ ۲۶۸/۲۶۹)

سوال: حضرت آدم علیہ السلام کا مزار کہاں واقع ہے؟

جواب: منیٰ میں مسجد خیف کے قریب، یا جبل ابوقیس یا سراندیپ میں۔

(زرقانی جلد اوّل صفحہ ۱۸ر تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صفحہ ۱۷۲)

سوال: حضرت حوا رضی اللہ عنہا کی قبر کہاں واقع ہے؟

جواب: جدّہ میں۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی زیارت آخرت میں نصیب ہوگی دنیا میں نصیب نہ ہونے کی کیا حکمت ہے؟

جواب: امام مالک رحمتہ اللہ علیہ اس حکمت کا افادہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کا سبب یہ ہے کہ دنیا والوں کے قویٰ ضعیف ہیں اس لئے وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی زیارت نہیں کر سکتے۔ بخلاف آخرت کے، کہ وہاں ان کے قویٰ میں ضعف نہیں ہوگا بلکہ ان کی قوت میں اضافہ ہوگا۔

اس لئے وہاں زیارت کرسکیں گے کیونکہ آخرت میں ان کی تخلیق بقاء کیلئے ہے۔ اور شب اسریٰ اپنے سر کی آنکھ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہون احضور ﷺ کی خصوصیت ہے اور آپ کی یہ خصوصیت آپ کے لئے بطور معجزہ وکرامت کے ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۲۰۷)

سوال: کیا خواتین بھی جنت میں اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہونگیں؟

جواب: ایک قول کے مطابق رویت نصیب نہ ہوگی کیونکہ ان کے بارے میں کوئی خاص دلیل وارد نہیں۔ اور ایک قول کے مطابق ان کو بھی زیارت نصیب ہوگی کیونکہ رویت کی نصوص عام ہے۔

ایک قول کے مطابق انہیں صرف ان کی خاص عیدوں کے ایّام میں زیارت نصیب ہوگی اور آیام جمعۃ المبارک کے عیدوں میں مردوں کے ساتھ ان کو زیارت نصیب نہ ہوگی۔ اسی قول کو اس لئے راجح قرار دیا گیا ہے اس میں ایک حدیث وارد ہے ابن رجب نے اسی پر حزم کیا ہے۔

امام جلال الدین رحمتہ اللہ علیہ نے تمام صدیقات کو اس سے مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے فرمایا: کہ وہ مردوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوں گی اور یہ شرف انہیں بطور ان کی کرامت کے ہوگا۔

(الفتاویٰ الحٰویہ جلد ۲ر صفحہ ۳۶۳ر فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۶۰۸)

سوال: کیا ایمان کو حسنات کے ساتھ وزن کیا جائے گا؟

جواب: علامہ قرطبی نے حکیم ترمذی سے نقل کیا ہے کہ ایمان کا وزن نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس کے مقابلے میں کوئی چیز نہ ہوگی کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ انسان کے اندر ایمان و کفر دونوں جمع ہوسکیں "پھر ان دونوں کا باہم وزن کیا جائے" اور جن احادیث سے ایمان کو وزن کیا جانا معلوم ہوتا ہے ان کی یہ تاویل کی گئی ہے کہ ایمان کے اصل واجب سے جو چیز زیادہ ہوگی اس کا وزن کیا جائے گا۔ (فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۲۲۱)

سوال: اجمیر شریف میں جنتی دروازہ کا نام جنتی کیوں دیا گیا ہے؟

جواب: حضرت پیر سیّد غلام حیدر علی شاہ صاحب جلال پوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب آداب مرشد کامل میں ''ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صفحہ نمبر ۴۲۱'' کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ کی طبیعت ناساز تھی۔ حضرت بابا فرید گنج شکر علیہ الرحمہ کو حکم ہوا کہ عطّار کی دوکان سے جا کر نسخہ بند ھوالائیں۔ آپ علیہ الرحمہ بیٹھے دکان میں نسخہ بندھوا رہے تھے کہ شور ہوا، ایک بزرگ پالکی میں سوار ہوکر آرہے ہیں۔ اور منادی ''ندا کرنے والا'' ان کے آگے آگے ندا کررہا ہے جو اِن کی زیارت کریگا ان شاء اللہ عَزَّوَجَل وہ جنّتی ہوگا۔ لوگ جوق در جوق زیارت کو جارہے تھے۔ لیکن بابا صاحب علیہ الرحمہ نے التفات ''یعنی توجہ'' ہی نہ کی بلکہ جب پالکی نزدیک آئی تو دوکان کے اندر کے حصے میں تشریف لے گئے۔ ہر چند لوگوں نے اصرار کیا مگر آپ نے توجہ نہ فرمائی جب پالکی گزر گئی تو آپ نسخہ لئے مرشِد کامل کی خدمت بابرکت میں حاضر ہونے کیلئے روانہ ہوئے حضرت خواجہ بختیار کاکی علیہ الرحمہ نے دیر سے آنے کی وجہ دریافت کی تو آپ نے جواب میں تمام واقعہ عرض کردیا آپ کے پیرو مرشِد علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا فرید ''علیہ الرحمہ'' کیا تمہیں جنّت کی ضَرورت نہ تھی کہ زیارت نہ کی۔

بابا فرید گنج شکر علیہ الرحمہ نے عرض کی حضور میں ڈرتا تھا! کہ کہیں زیارت کر کے جنّتی ہوجاؤں اور جنّت میں آپ کا مقام جانے کہاں ہو، اور اس طرح قِیامت کے دن آپ کی قدم بوسی سے محروم رہ جاؤں۔ میرے لئے جنّت وہ جگہ ہے جہاں آپ کی ہم نشینی کی نعمت حاصل ہو۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ اپنے مرید با اَدب کی یہ بات سن کر بہت خوش ہوئے اور جوش میں آکر فرمایا اے فرید اس کی زیارت کرنے

سے لوگ آج کے دن جنّتی ہوتے ہیں تو تمہارے دروازے سے قِیامت تک جو بھی گزریگا" اِن شَاءَ الله عَزَّوَجَلَّ " وہ جنّتی ہوگا اس لئے اس کا نام جنتی دروازہ ہو گیا اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

(آدابِ مرشدِ کامل، حصہ دوم صفحہ ۱۱۰)

سوال: قسم کا کفارہ کیا ہے؟

جواب: دس مسکینوں کو اپنی اوسط "درمیانے طریقے" کے مطابق دو وقت کا کھانا کھلائے یا دس مسکینوں کو لباس فراہم کرے اور اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو تین روزے رکھے۔ (شریعت محمدی کے فقہی مسائل صفحہ ۱۹۰)

سوال: کیا آخرت میں بچوں کو ان کی صورت پر اٹھایا جائے گا

؟اور کیا حورعین کے ساتھ ان کی شادی ہوں گی ؟ اور کیا غلمان جنت، حورعین کی جنس سے ہیں؟

جواب: چھوٹے بچے کا حشر اس کی اپنی خلقت وصورت پر ہوگا اور اس کے بعد جنت میں داخل ہونے کے وقت اس کی خلقت میں اضافہ کیا جائے گا حتی کہ وہ بالغ کی طرح بن جائے گا اور اس کے بعد اس کی شادی دنیا کی خواتین اور حورعین سے ہوگی، حورعین اور غلمان جنت کی جنس ایک ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۵۲۱)

سوال: حضور ﷺ کا عقیقہ کس نے کیا اور کب کیا؟

جواب: حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ولادت کے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کیا اور قریش کی دعوت کی۔ (خصائل کبریٰ جلد اوّل صفحہ ۵۰)

سوال: خانہ کعبہ میں نماز کی حالت میں آپ ﷺ پر اونٹ کی اوجھڑی کس نے ڈالی اور کس نے اُتاری؟

جواب: دشمن رسول عقبہ ابن ابی معیط نے ڈالی تھی اور آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ نے اُتاری تھی۔

جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت میں یہ درد انگیز واقعہ مذکور ہے۔اس وقت حضرت فاطمہ کی عمر 54 سال کی تھی۔

(سیرت مصطفیٰ صفحہ ۲۰۷)

سوال: اگر میت کے نماز، روزوں کا فدیہ ادا کرنا چاہیں تو اس کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: میّت کی عمر معلوم کر کے اس میں سے نو سال عورت کے لئے بارہ سال مرد کے لئے نکال دیجئے۔ باقی جتنے سال بچے ان میں حساب لگائے کہ کتنی مدت تک وہ ''مرحوم'' بے نمازی رہا، بے روزہ رہا، یا کتنی نمازیں یا روزے اس کے ذمے قضا کے باقی ہیں، زیادہ سے زیادہ اندازہ لگا لیجئے بلکہ چاہیں تو نابالغی کی عمر کے بعد بقیہ تمام عمر کا حساب لگا لیجئے، اب فی نماز ایک صدقہ فطر خیرات کیجئے، ایک صدقہ فطر کی مقدار تقریباً دو کلو پینتالس گرام گندم یا اس کا آٹا یا اس کی رقم ہے ایک دن کے چھ صدقہ فطر بنیں گے پانچ فرض اور ایک وتر واجب نماز کا، مثلاً اگر ایک صدقہ فطر کی رقم پچاس 50 روپئے ہو تو ایک دن کی نمازوں کا فدیہ 300 تین سو روپئے بنا، ایک ماہ کی نمازوں کا فدیہ 9000 نو ہزار اور ایک سال کی نمازوں کا فدیہ 10800 ایک لاکھ آٹھ ہزار بنے گا اسی طرح اپنی کل باقی نمازوں کا حساب لگا کر جو فدیہ بنے وہ کسی

شرعی فقیر کو دے دیں۔ (مسجد کے احکام صفحہ ۳۲۷/۳۲۸)

سوال: کہتے ہیں کہ امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد کبوتر نے اپنے پاؤں خون امام سے تر کیئے اور کربلاء معلیٰ سے پرواز کرتا ہوا مدینہ منورہ میں سرکار مدینہ ﷺ کی بارگاہ میں فریاد کے لئے حاضر ہوا، اس وقت سے کبوتر کے پاؤں سرخ ہو گئے یہ بات کہاں تک درست ہے؟

جواب: امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد کبوتر کا اپنے پاؤں خون امام سے تر کرنے اور پھر کربلائے معلیٰ سے پرواز کرتے ہوئے دونوں جہاں کے تاجدار جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں فریاد کے لئے حاضر ہونے کا واقعہ میری نظر سے نہیں گزرا۔ البتہ: تفسیر صاوی میں کبوتر کے پاؤں سرخ ہونے کا ایمان افروز واقعہ کچھ یوں ہے۔

طوفان نوح گزر جانے کے بعد جب نوح علیہ السلام کی کشتی کوہِ جودی پر ٹھہر گئی تو حضرت سیدنا نوح علیہ السلام نے زمین کی خبر لانے کے لئے کسی کو بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو سب سے پہلے مرغی نے عرض کی میں زمین کی خبر لاؤں گی آپ ﷺ نے اس کے بازوؤں پر مہر لگا کر فرمایا تجھ پر میری مہر لگ چکی ہے کہ تو ہمیشہ لمبی پرواز نہیں کر سکے گی اور میری اُمت تجھ سے فائدہ حاصل کرے گی پھر آپ ﷺ نے کوّے کو بھیجا مگر وہ ایک مُردار کو دیکھ کر اس پر اتر پڑا اور واپس نہیں آیا آپ ﷺ نے اس پر لعنت فرمائی، اور اس کے لئے خوف میں مبتلا رہنے کی دُعاء کردی۔

چنانچہ کوّے کو حل و حرم میں کہیں بھی پناہ نہیں پھر آپ ﷺ نے کبوتر کو بھیجا تو وہ زمین پر نہیں اترا بلکہ ملک سبا سے زیتون کی ایک پتی چونچ میں لے کر آ گیا۔

آپ ﷺ نے اس سے فرمایا تم زمین پر نہیں اُترے اس لئے پھر جاؤ اور

زمین کی خبر لاؤ چنانچہ کبوتر دوبارہ روانہ ہوا اور مکہ مکرمہ میں حرم کعبہ کی زمین پر اُترا، اور دیکھ لیا کہ پانی زمین حرم سے ختم ہو چکا ہے اور سرخ رنگ کی مٹی ظاہر ہوگئی ہے کبوتر کے دونوں پاؤں سرخ مٹی سے رنگین ہوگئے اور وہ اُسی حالت میں حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کے پاس واپس آ گیا اور عرض کی یا نبی اللہ میرے لئے یہ بات خوشی کا باعث ہوگی کہ آپ ﷺ میرے گلے میں خوبصورت ہار پہنا دیجئے اور میرے پاؤں سرخ فرما دیجئے اور مجھے زمین حرم میں رہائش کا شرف بخش دیجئے حضرت سیدنا نوح علیہ السلام نے کبوتر کی چونچ اور گردن پر دست شفقت پھیرا، اُسے ہار پہنایا اس کے پاؤں کو سرخی عطا فرمائی اس کے لئے اور اس کی اولاد کے لئے برکت کی دُعاء مانگی۔

(تفسیر صاوی پارہ ۱۲/سورہ ہود آیت نمبر ۴۸)

سوال: کیا ابلیس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟

جواب: ہاں اگر حضرت آدم علیہ السلام کے قبر کو سجدہ کر لے۔

روایت میں ہے کہ ایک دین ابلیس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر کہنے لگا کہ حضور میں بہت بڑا گنہگار ہوں اللہ تعالیٰ نے آپ کو کلیم بنایا ہے میں چاہتا ہوں کہ خدا کی بارگاہ میں توبہ کرلوں آپ میرے لئے خدا کی بارگاہ میں سفارش کریں تاکہ اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول فرما لے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دُعاء کی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی اے موسیٰ ابلیس کی توبہ تمہاری سفارش سے قبول کروں گا۔

لیکن شرط یہ ہے کہ ابلیس حضرت آدم کی قبر کو سجدہ کرلے۔ ابلیس نے سن کر کہا جب آدم کی زندگی میں سجدہ نہ کیا تو اب مرنے کے بعد کیا سجدہ کروں۔

دوسری روایت میں ہے کہ ابلیس کے ایک لاکھ سال تک دوزخ میں جلنے کے بعد اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے نکالے گا۔ اور میدان قیامت میں حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے کھڑا کرے گا۔ اور اس سے کہا جائے گا کہ حضرت آدم کو سجدہ

کرلے۔ تیری خطا معاف ہے، تب بھی وہ سجدہ کرنے سے انکار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں ڈال دے گا۔

(روح البیان جلد اوّل صفحہ۲۷)

سوال: کیا مرنے کے بعد کسی کا دوبارہ جنم ہوگا؟

جواب: مرنے کے بعد کسی کا بھی دوسرا جنم نہیں ہوگا یعنی دوبارہ پیدا نہیں کیا جائے گا کیونکہ جو ایک بار پیدا ہو گیا۔ موت آ گئی تو مرنے کے بعد اس کی روح نہ کسی دوسرے بدن میں جائے گی نہ اس کو دوبارہ پیدا کیا جائے گا بلکہ قیامت آنے تک اس کی روح عالم برزخ ''دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے'' میں رہے گی لیکن یہ خیال رکھنا کہ کسی کی روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے چاہے آدمی کا بدن ہو یا جانور کا یا پیڑ پودے میں یہ سراسر غلط اور اسلامی عقیدہ کے خلاف ہے۔ اس کا ماننا کفر ہے۔ اسی کو ''آوا گون'' اور مناسخ کہتے ہیں۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: یہ خیال کہ وہ روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے خواہ آدمی کا بدن ہو یا کسی اور جانور کا جس کو مناسخ اور آواگون کہتے ہیں محض باطل اور اس کا ماننا کفر ہے۔ (بہار شریعت جلد ا رصفحہ ۲۶)

سوال: کیا اللہ کے ولیوں کے پاس طاقت اور اختیار ہے؟

جواب: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔ میرا بندہ نفل پڑھ کر میرا قرب ''نزدیکی'' حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اُسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اُس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے میں اُس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اگر وہ مجھ سے

سوال کرتا ہے تو میں جواب دیتا ہوں اگر وہ مجھ سے پناہ چاہتا ہے تو میں اُسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔ (بخاری شریف جلد۲ ر صفحہ ۹۶۳)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے ولیوں کا سننا دیکھنا، بولنا صرف ان ہی کا نہیں بلکہ اللہ کا سننا، دیکھنا، پکڑنا، بولنا ہوا کرتا ہے۔

سوال: حاتم طائی مسلمان تھا یا کافر اور اُسے سخی کہنا کیسا ہے؟

جواب: حدیث شریف میں آتا ہے: کہ جب حاتم طائی کی بیٹی کو ایک جنگ کے موقع پر گرفتار کرکے بارگاہ رسالت ﷺ میں پیش کیا گیا تو حاتم طائی کی بیٹی نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عریضہ پیش کیا جسے نبی کریم ﷺ نے سنا اور جواب مرحمت فرمایا۔ حاتم طائی کی بیٹی اور نبی کریم ﷺ کے درمیان جو گفتگو ہوئی اُسے درج ذیل حدیث پاک کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

فقالت یا محمد صلی اللہ علیه وسلم ان رأیت ان تخلی عنی ولا تشتمت احیاء العرب فانی بنت سید قومی وان ابی کان یحمی الزمار ویفک العانی ویشبع الجائع ویطعم الطعام ویفشی السلام ولم یرد طالب حاجة قط انا ابنة حاطم طائی فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم یا جاریة هذه صفةالمؤمنین حقالوکان ابوک مسلمالترحمنا علیه خلواعنها فان اباها کان یحب مکارم الاخلاق وان اللہ تعالی یحب مکارم الاخلاق الخ

(کنز العمال لمتقی الھند جلد۳ ر صفحہ ۶۶۱ ر احیاء علوم الدین الامامہ الغزالی ۲ ر صفحہ ۳۵۳)

حاتم طائی کی بیٹی نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے رہا فرمادیں، میں اپنی قوم کے سردار کی بیٹی ہوں۔ میرا باپ قوم کی حفاظت کرتا اور قیدی کو چھڑاتا ہے، بھوکوں کو کھانا کھلاتا ہے، مہمان نوازی کرتا ہے، اور کھانا کھلاتا اور سلام پھیلاتا اور حاجت مند کو نہ لوٹاتا میں حاتم طائی کی بیٹی ہوں۔ تو نبی کریم ﷺ نے

فرمایا اے لونڈی یہ تمام باتیں مومنین کی صفت ہیں اگر تیرا باپ مسلمان ہوتا تو ضرور ہم اس کے لئے دُعاء مرحمت فرماتے'' پھر آپ نے صحابہ کو حکم دیا'' کہ اُسے چھوڑ دو اس لئے کی کہ اس کا باپ اخلاقی خوبیوں کو پسند کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ اخلاقی خوبیاں پسند فرماتا ہے۔

دوسری حدیث میں ہے: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں آئے اور کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میرے باپ رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرتے اور کمزوروں کا بوجھ اُٹھاتے اور کھانا کھلاتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے اسلام پایا کہا نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے باپ شہرت پسند کرتے تھے تو وہ مشہور ہو گئے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۶ رصفحہ ۱۹۷)

مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ حاتم طائی مسلمان نہیں تھا، رہا حاتم طائی کو سخی کہنا تو اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔

البتہ: بطور مدح اس کو سخی نہیں کہنا چاہئے کیونکہ مذکورہ بالا حدیث سے اس کا کافر ہونا ثابت ہے اور از روئے شرع کافر تو کافر فاسق کی بھی تعریف جائز نہیں ہے۔

حدیث پاک میں آتا ہے: **ان اللہ عز وجل یغضب اذا مدح الفاسق فی الارض** جب کسی فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے۔

دوسری حدیث شریف میں ہے: **اذا مدح الفاسق غضب الرب واھتز لہ العرش** جب کسی فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور اس کی وجہ سے عرش الٰہی کانپ جاتا ہے۔

(شعب الایمان للبیہقی جلد ۴ رصفحہ ۲۳۱ رباب فی حفظ اللسان)

سوال: کیا یہ بات صحیح ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بغیر وضو نام لینے والا ہلاک ہو جاتا تھا؟

جواب: جی ہاں درست ہے۔گلزار معانی میں مذکور ہے کہ ابتدا میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جلالت کا بہت غلبہ تھا اور اس غلبہ کی یہ حالت تھی کہ جو شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام بغیر وضو کے لیتا ہلاک ہو جاتا ایک روز آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سرکار دو عالم ﷺ نے خواب میں فرمایا کہ عبدالقادر اس حالت کو چھوڑ دو کیونکہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں لوگ اللہ تعالیٰ اور میرا نام بھی بغیر ادب اور حرمت کے ذکر کریں گے،تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُمت مصطفیٰ پر رحم فرمایا اور اس حالت کو ترک کیا اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جب غوث پاک کی یہ حالت مشہور ہوئی تھی تو لوگ موت کے خوف سے آپ کا نام بغیر وضو کے نہ لیتے تھے تو بغداد کے اولیاء اکرام نے حضرت غوث اعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ لوگوں کے حال پر رحم فرمائیں اور اس سختی کو معاف فرمادیں،تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا میں تو اس حالت کو پسند نہیں فرماتا کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ عبدالقادر تو نے میرے نام کی عزت کی اور ہم تیرے نام کی عزت کریں گے اور جو عزت کرتا ہے وہ معزز بن جاتا ہے مشائخ عظام فرماتے ہیں جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام بغیر وضو کے لیتا ہے تنگ دستی اور مفلسی کا شکار ہو جاتا ہے اور جو آپ کے نام کی نذر مانتا ہے اُسے ضرور ادا کرنا چاہیئے تا کہ کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جائے۔

(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر مترجم صفحہ ۶۲)

سوال: ایک محفل سماع میں قوّال نے گایا کہ وارث کی گلی کا ایک پھیرا سو حج کے برابر ہوتا ہے تو مریدوں کو حال آ گیا سب ناچنے لگے کیا مذکورہ مصرع صحیح ہے ایسے قوال وسامعین پر کیا حکم عائد ہوتا ہے؟

جواب: یہ کلمہ کفر ہے قوال جس نے گایا اور اسے سن کر جن جن لوگوں نے حال منایا ناچے کودے خوش ہوئے ان سب پر توبہ و تجدید ایمان اور تجدید نکاح لازم

ہے ان سب کی بیعت فسخ ہوگئی۔ (فتاویٰ شارح بخاری جلد۲ر صفحہ ۵۲۱)

سوال: حشر کے میدان میں مردہ قبروں سے کپڑے پہن کر اٹھیں گے یا ننگے؟ اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ دنیا میں مردہ کے واسطے جو ، جوڑا دیا جاتا ہے وہی پہن کر اٹھیں گے اور جس کو نہیں دیا جائے گا وہ ننگا اٹھے گا۔ یہ قول صدق ہے یا کذب؟

جواب: مردے قبروں سے اپنے کفن پہنے اٹھیں گے، دوسری حدیث میں ارشاد ہوا کہ لوگ ننگے حشر کے لئے جائیں گے، اور علماء نے تطبیق یہ دی کہ قبروں سے کفن پہنے اٹھیں گے اور پھر طول مدت کے سبب وہ کفن گل کر گر پڑیں گے اور ننگے رہ جائیں گے پھر مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو اپنے کرم سے بہشتی جوڑے پہنائے گا سب سے پہلے سیدنا ابراھیم علیہ السلام کو جوڑا پہنایا جائے گا، حضور ﷺ کی تعظیم ابوۃ کے سبب۔

(فتاویٰ رضویہ قدیم جلد ۱۱ر صفحہ ۱۸ ارضا اکیڈمی ممبئی)

سوال: اولیاء میں سب سے زیادہ کس کا رُتبہ ہے؟

جواب: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

(فتاویٰ رضویہ قدیم جلد ۱۱ر صفحہ ۲۱)

سوال: حضرت غوث پاک قدس سرہ کو دستگیر کہنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دستگیر کہنا جائز ہے۔

چنانچہ سیدنا امام ابوالحسن نورالدین بہجۃ الاسرار شریف میں سید ابوالقاسم عمر بزاز قدس سرہ سے روایت فرماتے ہیں: قال سمت السید الشیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ یقول غیر مرۃ عشرا فی حسین الحلاج فلم یکن فی زمانہ من یاخذ بیدہ ولو کنت فی زمانہ لاخذت بیدہ وانا لکل من

عشر بہ مر کوبہ من اصحابی و مریدی و محبی الی یوم القیمۃ اخذ بیدہ

یعنی میں نے اپنے مولیٰ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارہا فرماتے سنا کہ میرے بھائی حسین حلاج حضرت منصور کا پاؤں پھسلا ان کے وقت میں کوئی ایسا نہ تھا کہ ان کی دست گیری کرتا اس وقت میں ہوتا تو ان کی دست گیری فرماتا اور میرے اصحاب اور میرے مریدوں اور مجھ سے محبت رکھنے والوں میں قیامت تک جس سے لغزش ہوگی میں ان کا دستگیر ہوں۔ الحمدللہ رب العالمین تمام مسلمانوں کی زبانوں پر حضور کا لقب غوث اعظم ہے یعنی سب سے بڑے فریادرس شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبدالعزیز صاحب درکنار خود اسماعیل دہلوی نے جا بجا حضور غوث پاک کو غوث اعظم یاد کیا ہے فریاد، رسی و دستگیری نہیں تو کیا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ قدیم جلد ۱۱ رصفحہ ۴۳)

سوال: حضرت خواجہ معین الدین سنجری قدس سرہ کو غریب نواز کے لقب سے پکارنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملّت امام احمد رضا خان بریلوی اللہ تعالیٰ عنہ فتاویٰ رضویہ شریف میں لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کو غریب نواز کہنا جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم جلد ۱۱ رصفحہ ۴۳)

سوال: ہمارے سرکار ﷺ کے غسل مقدس کا پانی کہاں گیا؟

جواب: فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ نے مدارج النبوہ کے حوالے سے اپنی کتاب خطبات محرم صفحہ 51 پر تحریر فرماتے ہیں کہ غسل وصال میں حضرت علی حضرت عباس حضرت فضل بن عباس حضرت قثم بن عباس اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مل جل کر آپ کو غسل دیا اور حضرت اوس بن خولی

انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانی کا گھڑا بھر بھر کر لاتے تھے۔ غسل کے بعد حضور ﷺ کی مبارک پلکوں پر پانی کے جو قطرے اور تری رہ گئی۔ جوش عقیدت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنی زبان سے چاٹ کرلیا۔

آپ فرماتے ہیں کہ اس کی برکت سے میرا علم اور قوت حافظہ بہت بڑھ گئی۔ اور باقی پانیوں کے بارے میں سیرت مصطفیٰ میں ہے کہ فرشتوں نے آسمان میں اُٹھالے گئے۔

(فتاویٰ غوثیہ جلد اوّل صفحہ ۳۷)

سوال: تیسرا کلمہ کیسے تیار ہوا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے عرش تیار کرنے کے بعد فرشتوں کو اس کے اٹھانے کا حکم صادر فرمایا۔ فرشتوں کو وزنی محسوس ہوا، فرشتوں کو اس وقت **سبحان اللہ** پڑھنے کو کہا گیا، جب فرشتوں نے پڑھا عرش کا اٹھانا بالکل آسان ہوگیا۔

فرشتوں نے مدتوں اس کلمہ کا ورد جاری رکھا۔ حتی کہ حضرت آدم علیہ السلام معرض وجود میں آگئے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو چھینک آئی تو **الحمد اللہ** کہنے کا حکم ہوا۔ جب انہوں نے **الحمدللہ** پڑھا۔ تو اللہ تعالیٰ عزوجل نے جواب دیا **یرحمک اللہ و لھذا خلقتک** اللہ تم پر رحم فرمائے میں نے اسی لئے ہی آپ کو پیدا کیا ہے۔ فرشتوں نے یہ کلمہ سن کر **سبحان اللہ** کے ساتھ **الحمدللہ** ملا کر پڑھتے رہے۔ صدیوں بعد حضرت نوح علیہ السلام کو جو بت پرستی کے خلاف **لا الہ الا اللہ** کی تلقین کا حکم ہوا تب فرشتوں نے اس کلمہ کو ملا کر **سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ** پڑھنا شروع کر دیا۔ حتی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دور آیا آپ کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کرنے کا حکم ملا تعمیل حکم کرنے لگے تو حضرت

جبرئیل علیہ السلام جنت سے دنبہ لے کر حاضر ہوئے تا کہ اسماعیل علیہ السلام کی جگہ دنبہ ذبح ہو۔حضرت ابراھیم علیہ السلام کی زبان مبارک سے خوشی خوشی **اللہ اکبر** کا لفظ نکلا۔فرشتوں نے اس کو بھی ملا لیا۔اوراب یوں پڑھنے لگے۔

سبحان اللہ والحمد للّٰہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یہ سارا سابقہ واقعہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو سنایا تو آپ نے تعجب کرتے ہوئے فرمایا۔**لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** اس پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا۔اس کلمہ کو پہلے کلمات سے جوڑ لیا جائے۔پس جوڑنے کے بعد مکمل ایسا ہو گیا۔

سبحان اللہ والحمد للّٰہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اس طرح یہ کلمہ تیار ہوا۔(نصیحت کے موتی صفحہ ۵۶/۵۷ ماخوذ از تنبیہ الغافلین)

سوال: بھوت، چڑیل، مسان یہ کس قوم سے ہیں اور دنیا میں یہ مشہور ہے کہ ہندو مرتے ہیں وہ بھوت ہو جاتے ہیں اور اکثر پلیدوں پر اپنا اثر کرتے ہیں؟

جواب: یہ اقسام شیاطین سے ہیں اور وہ خیال کہ ہندو کے مردے بھوت ہو جاتے ہیں، اور کسی پر آتے ہیں محض غلط ہے۔وہ اپنے عذاب میں محبوس ہوتے ہیں۔انہیں اس پر قدرت کہاں۔

البتہ: جن اور شیاطین بعض اوقات آدمی پر دخل کرتے ہیں۔کبھی بے ہوش کر دیتے ہیں اور کبھی اس کی زبان سے بولتے ہیں اور طرح طرح کے حرکات کرتے ہیں۔

(منتخب مسائل فتاویٰ رضویہ صفحہ ۵۶۱)

سوال: انبیاء میں سب سے لمبی عمر کس نے پائی؟

جواب: حضرت نوح علیہ السلام۔(خازن جلداوّل صفحہ ۵۱۸)

سوال: وہ کتنے انبیاء ہیں جن پر ابھی موت طاری نہیں ہوئی؟

جواب: چار (۱) حضرت ادریس علیہ السلام (۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (۳) حضرت خضر علیہ السلام (۴) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(شرح فقہ اکبر خازن رابع)

سوال: وہ کون سے نبی ہیں جو خود 40 سالہ جوان تھے ان کے فرزند 120 سال کے اور پوتے 90 سال کے بوڑھے تھے؟

جواب: حضرت عزیر علیہ السلام جو انتقال کے سو سال بعد دوبارہ زندہ کیئے گئے تو خود جوان تھے اور آپ کی اولاد بوڑھی ہو چکی تھی۔(تفسیر نعیمی پارہ۳)

سوال: وہ کون سے نبی ہیں جو دنیا میں ہزار سال تک رہے مگر کبھی زمین کا پانی نہ پیا؟

جواب: حضرت آدم علیہ السلام ہیں جو پوری زندگی بارش کا پانی پیتے رہے۔

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ)

سوال: کیا حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں؟

جواب: ہاں: جمہور کا قول ہے کہ نبی ہیں۔(تفسیر کبیر پنجم)

سوال: عالم کی کیا تعریف ہے؟

جواب: عالم کی تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مستقل ہو اور اپنی ضروریات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے۔(الملفوظ حصہ اوّل صفحہ ٦)

سوال: بیٹھ کر نفل پڑھنے کی صورت میں رکوع میں کتنا جھکے؟ کیا سرین کا اٹھانا ضروری ہے؟

جواب: بیٹھ کر نفل پڑھے تو رکوع میں اتنا جھکے کہ پیشانی جھک کر گھٹنوں کے مقابل آجائے اور اتنا جھکنے کے لئے سرین اٹھانے کی ضرورت نہیں۔

جیسا کہ مجدد اعظم امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ: بیٹھ کر نماز پڑھے تو اس کا درجہ کمال وطریقہ اعتدال یہ ہے کہ پیشانی جھک کر گھٹنوں کے مقابل آجائے اس قدر کے لئے سرین اٹھانے کی حاجت نہیں تو قدر اعتدال سے جس قدر زائد ہوگا وہ عبث و بے جا میں داخل ہو جائے گا۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 3 صفحہ 51 مطبوعہ: قدیم)

سوال: مرد کے لئے چاندی کی کھول میں تعویذات پہننا کیسا ہے؟

جواب: چاندی کے کھول میں تعویذ پہننا مردوں کے لئے جائز نہیں ہے کیونکہ یہ بھی پہننے کے حکم میں ہے اور مرد کو انگوٹھی کے علاوہ چاندی کا کچھ بھی پہننا جائز نہیں ہے۔

جیسا کہ صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ: سونے اور چاندی میں رکھ کر تعویذ پہننا بھی ناجائز ہے اور چاندی یا سونے ہی پر تعویذ کھدا ہوا ہو یہ بدرجہ اولیٰ ناجائز ہے۔ (بہار شریعت جلد 3 حصہ 16 صفحہ 416)

سوال: کھانا کھاتے وقت سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا کیسا ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص کھانا کھا رہا ہے اور اس کے منہ میں لقمہ ہے تو اسے سلام نہ کرے اگر کوئی ایسے شخص کو سلام کرلے تو اسے اختیار ہے خواہ اسی وقت جواب دے یا بعد میں اور جو چائے یا پانی پی رہا ہو اسے سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں وہ جواب دینے سے عاجز نہیں۔

جیسا کہ بہار شریعت میں ہے کہ: لوگ کھانا کھا رہے ہوں اس وقت کوئی آیا تو سلام نہ کرے یہ اس وقت ہے کہ کھانے والے کے منہ میں لقمہ ہے اور وہ چبا رہا ہے اور اس وقت وہ جواب دینے سے عاجز ہے۔

(بہار شریعت حصہ 16 صفحہ 90)

اور فتاویٰ شامی میں ہے کہ: **کما کل ظاهره ان ذالک مخصوص بحال وضع اللقمة فی الغم ومضغ وامام قبل وبعد فلا یکره لعدم العجز**

(شامی جلد 6 صفحہ 415)

لہٰذا: مذکورہ باتوں سے واضح ہوا کہ کھانا کھانے والے کو سلام اس وقت مکروہ ہے جب لقمہ اس کے منہ میں ہو اس سے پہلے یا بعد میں مکروہ نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمت بالخیـــــــــــر

شجرۂ عالیہ حضرات عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ

رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِیۡنَ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ

یا الٰہی رحم فرما مصطفٰے کے واسطے
یارسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے
کر بلائیں رد شہید کربلا کے واسطے

سید سجّاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علم حق دے باقر علم ہدیٰ کے واسطے

صدقِ صادق کا تصدق صادق الاسلام کر
بےغضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہر معروف و سری معروف دے بیخود سری
جند حق میں گن جنید باصفا کے واسطے

بہر شبلی شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبد واحد بے ریا کے واسطے

بوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد
بوالحسن اور بوسعید سعد زا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اُٹھا
قدر عبد القادر قدرت نما کے واسطے

اَحۡسَنَ اللّٰہُ لَھُمۡ رِزۡقًا سے دے رزقِ حسن
بندۂ رزاق تاج الاصفیا کے واسطے

نصر ابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیات دیں، محی جاں فزا کے واسطے

طورِ عرفان و علو و حمد و حسنٰی و بہا
دے علی، موسیٰ، حسن، احمد، بہا کے واسطے

بہر ابراہیم مجھ پر نارِ غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے

خانۂ دل کو ضیا دے روے ایماں کو جمال
شہ ضیا مولیٰ جمال الاولیا کے واسطے

دے محمد کے لئے روزی کر احمد کے لئے
خوان فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے

دین و دنیا کی مجھے برکات دے برکات سے
عشق حق دے عشقی عشق انتما کے واسطے

حُبّ اہلِ بیت دے آلِ محمد کے لئے
کر شہید عشق حمزہ پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا، تن کو ستھرا جان کو پرنور کر
اچھے پیارے شمس دیں بدر العلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادم آلِ رسول اللہ کر
حضرت آلِ رسولِ مقتدیٰ کے واسطے

نورِ جان ونورِ ایماں، نورِ قبر وحشر دے
بو الحسین احمد نوری لقا کے واسطے

کر عطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے
میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے

حامد و محمود اور حماد و احمد کر مجھے
میرے مولیٰ حضرت حامد رضا کے واسطے

سایۂ جملہ مشائخ یا خدا ہم پر رہے
رحم فرما آلِ رحماں مصطفیٰ کے واسطے

بہرِ ابراہیم بھی لطف وعطائے خاص ہو
نور کی سرکار سے حصہ گدا کے واسطے

اے خدا اختر رضا کو چرخ پر اسلام کے
رکھ دُرخشاں ہر گھڑی اپنی رضا کے واسطے

صدقہ ان اعیاں کا دے چھ عین عز علم وعمل
عفو وعرفاں عافیت ہم سب گدا کے واسطے

(حدائق بخشش)

مناجات

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیِ دیدارِ حسن مصطفٰے کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
اُن کے پیارے منہ کی صبح جاں فزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
اَمن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحب کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشید حشر
سید بے سایہ کے ظل لِوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوش خلق ستار خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حساب جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حساب خندۂ بے جا رُلائے
چشم گریان شفیع مرتضٰی کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط
آفتاب ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّمْ کہنے والے غم زُدا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دُعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمین رَبَّنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضا خواب گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدار عشق مصطفٰے کا ساتھ ہو

(حدائق بخشش)

﴿مآخذ و مراجع﴾

کتاب کا نام:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔گلدستۂ شریعت

مصنف کا نام:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا حضرالاسلام حبیبی نظامی

مطبوعہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حبیبی پرنٹنگ پریس، دھنباد، جھارکھنڈ

کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری	مکتبۃ المدینہ، کراچی
تفسیر نعیمی	مفتی احمد یار خان نعیمی	نعیمی کتب خانہ
تفسیر کبیر	امام فخرالدین محمد بن عمرالرازی	داراحیاءالتراث العربی بیروت
تفسیر عزیزی	حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی	نوریہ رضویہ پبلیکیشنز، لاہور
صحیح البخاری	امام ابوعبداللہ محمد ابن اسماعیل بخاری	رضا اکیڈمی
صحیح المسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری	کتب خانہ رشیدیہ
سنن ابن ماجہ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ	دارالمعرفہ بیروت
عمدۃ القاری	علامہ بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد عینی	دارالکتب العلمیہ بیروت
نزہۃ القاری	مفتی شریف الحق امجدی اعظمی	رضا اکیڈمی
روح البیان	علامہ محمد اسماعیل حقی حنفی	مصر
شعب الایمان	الامام ابوبکر احمد بن الحسینی البیہقی	دارالکتب العلمیہ بیروت

کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
مجمع الزوائد	علامہ ابوبکرالبیہقی	دارالکتب العلمیہ بیروت
کنزالعمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین برہان پوری	مؤسسۃ الرسالہ بیروت
مشکوٰۃ شریف	شیخ ولی الدین تبریزی	کتب خانہ رشیدیہ
الہدایہ	علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی	رضا اکیڈمی
بحرالرائق	علامہ زین الدین ابن نجیم	کوئٹہ
فتاویٰ عالمگیری	ملانظام الدین وجماعۃ من العلماء الھند	دارالفکر بیروت
فتاویٰ ہندیہ	علامہ نظام الدین حنفی	دارالفکر بیروت
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری	رضا اکیڈمی ممبئ
الدرالمختار	علامہ علاءالدین الحصکفی	دارالفکر بیروت
ردالمحتار	علامہ سید محمد بن عابدین شامی	دارالفکر بیروت
فتاویٰ فقیہ ملت	مفتی جلال الدین احمد امجدی	مکتبہ فقیہ ملت دہلی
فتاویٰ امجدیہ	علامہ صدرالشریعہ امجد علی اعظمی	قادری کتاب گھر
فتاویٰ فیض الرسول	مفتی جلال الدین احمد امجدی	دارالاشاعت فیض الرسول
حبیب الفتاویٰ	مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی	شبیر برادرز، لاہور
فتاویٰ حدیثیہ مترجم	شیخ الاسلام احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی	مکتبہ اعلیٰ حضرت منتخب مسائل
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری	آل انڈیا جماعت رضائے مصطفےٰ
فتاویٰ افریقہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری	مکتبہ نوریہ فیصل آباد
فتاویٰ مصطفویہ	ابوالبرکات محمد مصطفےٰ رضا قادری	مفتی اعظم ہند اکیڈمی
فتاویٰ بحرالعلوم	مفتی عبدالمنان اعظمی	شبیر برادرز، لاہور

کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
فتاویٰ مرکز تربیت افتاء	فیض محمد قادری	فقیہ ملت اکیڈمی
فتاویٰ عزیزی مترجم	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی	ایچ، ایم، سعید کمپنی
فتاویٰ شارح بخاری	مفتی شریف الحق امجدی	دائرۃ البرکات گھوسی
فتاویٰ جامعہ اشرفیہ	مفتی شریف الحق امجدی	مجلس فقہی مبارکپور
فتاویٰ یورپ	مفتی عبد الواحد قادری	شبیر برادرز، لاہور
تفہیم المسائل	پروفیسر مفتی منیب الرحمان	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
فتاویٰ بریلی شریف	محمد عبد الرحیم نشتر فاروقی	زاویہ پبلشرز
فتاویٰ علیمیہ	مفتی اختر حسین علیمی	شبیر برادرز، لاہور
مدارج النبوہ	شیخ عبد الحق محدث دہلوی	شبیر برادرز، لاہور
الحدیقۃ الندیہ	علامہ عبد الغنی نابلیسی	المکتبۃ النوریہ الرضویہ
تفسیر خازن	علامہ علاء الدین علی بن محمد بغدادی	مصر
مراقی الفلاح	علامہ حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی الحنفی	قدیمی کتب خانہ، کراچی
فتاویٰ شاذلیہ	مفتی محمد ابوبکر صدیق قادری	طوبیٰ ویلفیئر ٹرسٹ انٹرنیشنل
سیرت مصطفیٰ	علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی	مکتبۃ المدینہ، کراچی
فتاویٰ برکاتیہ	مفتی جلال الدین احمد امجدی	دار الاشاعت فیض الرسول
فتح القدیر	علامہ برہان الدین مرغینانی	دار الفکر بیروت
مصنف ابن ابی شیبہ	امام بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شعبہ العبسی الکوفی	المجلس العلمی بیروت
نور الایضاح	حسن ابن عمار ابن علی الشرنبلالی	یاسر ندیم اینڈ کمپنی، دیوبند
الامن والعلی	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری	رحمان پبلیشر، لاہور

کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
شرح الصدور	امام جلال الدین سیوطی	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
بہار شریعت	علامہ صدر الشریعہ امجد علی اعظمی	قادری کتاب گھر
قانون شریعت	مولانا شمس الدین احمد	شبیر برادرز، لاہور
احکام شریعت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری	نظامیہ کتاب گھر
عورتوں کا زیورِ شریعت	سید خواجہ معز الدین اشرفی	اسلامک پبلیشر
نماز میں لقمہ دینے کے مسائل	مولانا علی اصغر العطاری	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، کراچی
65 زہریلے سانپ	مولانا محمد طفیل رضوی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، کراچی
میڈیکل سائنس اور ان کے مسائل	ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری	مکتبہ ضیاء اہلسنت
جنتی زیور	علامہ عبد المصطفی اعظمی	مکتبۃ المدینہ، کراچی
الجوہرۃ النیرہ	شیخ ابو بکر بن علی بن ابو المغافر	مکتبۃ المدینہ، کراچی
انوارِ رمضان	مفتی محمد سلمان	مکتبہ امام حسن
طلاق اور عدت کے احکام	مولانا محمد شاکر علی نوری	مکتبہ طیبہ ممبئی
عوام میں مشہور غلط فہمیوں کی اصلاح	مفتی محمد سفیر الحق رضوی	مکتبہ فقیہ ملت دہلی
وقف کے شرعی مسائل	مفتی محمد قاسم قادری	صدیقی پبلشرز

کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
فتاویٰ سراوستی	مفتی محمد معین حنفی	المجمع الرضوی پیہم پور ترائی سراوستی
تجہیز و تکفین اور عدت وسوگ کے مسائل	بنت علامہ لیاقت علی قادری	اکبر بک سیلرز، لاہور
الملفوظ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا	رضا اکیڈمی
البدائع الصنائع	علامہ علاء الدین ابوبکر بن مسعود الکاسانی	مکتبہ نعیمیہ، دیو بند
شرح عقائد نسفی	علامہ سعد الدین تفتازانی	رضا اکیڈمی
جامع ترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی	دار الفکر بیروت
منح الروض الازہر	علامہ علی قادری	دار البشائر الاسلامیہ بیروت
احیاء العلوم اردو	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی	مکتبۃ المدینہ، کراچی
فتاویٰ ملک العلماء	ملک العلماء شاہ محمد ظفر الدین قادری	مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور
شرح فقہ اکبر	امام ابو منصور محمد بن محمد بن محمود حنفی	طبع علی نفقۃ اشیوان
انوار الحدیث	مفتی جلال الدین احمد امجدی	مکتبۃ المدینہ، کراچی
مسئلہ طلاق ثلاثہ	علامہ محمد شفیع اوکاڑوی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
فتاویٰ جماعتیہ	علامہ مفتی غلام رسول	جماعتیہ حیات القرآن، لاہور
نصیحت کے موتی	خادم العرفان مشتاق احمد	ضیاء القرآن پبلیکیشنز
فتاویٰ مشاہدی	مفتی ابو نعمان عطا مشاہدی	
فتاویٰ نیپال	محمد شفیق رضا شمشی	ممبئی
تفریح الخاطر فی	مناقب الشیخ عبد القادر مترجم فیضان سنت	شامی شریف

کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
فتاویٰ نظامیہ انوار شریعت، میت کے احکام	ابواسید محمد جنید رضا عطاری	مکتبہ اہلسنت ہم سے پوچھئے، تراویح کے مسائل انسائیکلوپیڈیا
موبائل فون کے ضرہری مسائل	محمد طفیل احمد مصباحی	فلاح ریسرچ، فاؤنڈیشن
فتاویٰ نعیمیہ	مفتی احمد یار خان نعیمی	ادارہ کتب اسلامیہ گجرات
عجائب الفقہ	مفتی جلال الدین امجدی	شبیر برادز
احسن الفتویٰ	مفتی رشید احمد	ایچ، ایم، سعید کمپنی کراچی
عوامی غلط فہمیاں اوران کی اصلاح	مولانا تطہیر احمد رضوی	دارالسلام، لاہور
تفسیرالبیضاوی اردو	مولانا محمد منظور الحق	مکتبہ دارالعلوم
مسلمان عورتوں کا رہن سہن	احمد حسین قاسم الحیدری	انجمن احباب اہلسنت

انتباہ!

اغلاط کی درستگی کا خاص خیال رکھا گیا ہے، باوجود اس کے اگر کوئی خامی نظر آئے تو مطلع فرمائیں۔

Habibi Printing Press

My contact 7488913796